محمد عارف
جدید ہومیوپیتھی
ہومیوپیتھک فنِ شفاء
جدید سائنس کی روشنی میں
ہومیوپیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد

نام کتاب : جدید ہومیو پیتھی

تعداد : 1000 کاپی

صفحات : 228

قیمت : -/450 روپے

مصنف و ناشر : ہومیو پیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد

0306-5551808

معاون : ہومیو پیتھک ڈاکٹر عدنان مشتاق

0300-5239344

ڈسٹری بیوٹرز

نور میڈیکوز

P/1105، اصغر مال، راولپنڈی

051-5870136

مطبوعہ:

پین گرافکس

Grams : "HOMCOUNCIL"
Phone : 051-9243605

Government of Pakistan
National Council for Homoeopathy
Fazal Town (Phase - I)
Airport Link Road, Rawalpindi.

پیغامِ تہنیت

ہومیو پیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں کیونکہ وہ ایک عرصہ سے جدید تحقیق کی روشنی میں، ہومیو پیتھی کی پریکٹس میں بغیر کسی سیاسی وابستگی کے مصروف ہیں اور مشکل اور [illegible] بیماریوں کے لئے ہومیو پیتھک معالجین میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ طبی شعبے سے متعلق اُن کے تحقیقی مقالات پاکستان کے بڑے اخبارات کی زینت بن چکے ہیں۔

ہومیو پیتھک فن شفاء کے موضوع پر ہومیو پیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد کی ماہرانہ کاوش ''جدید ہومیو پیتھی'' میری نظر سے گزری۔ اس کتاب میں ہومیو پیتھی کی پریکٹس کو بدلتے حالات کے تقاضوں کے مطابق، نئی تحقیق وتحریف سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہومیو پیتھی کے تمام شعبوں پر تحقیقی معلومات نہایت عام فہم اور مدلّل انداز میں دی گئی ہیں جو اس سے پہلے اردو کی کسی کتاب میں نہیں ملتیں۔ تمام موضوعات کو لمبی تفصیل میں جانے کے بجائے نہایت ہی جامع الفاظ میں اختصار کے ساتھ بیان کر کے قاری کے وقت کی قدر کرتے ہوئے اپنا نقطۂ نظر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ایک عام ہومیو پیتھک معالج کے لئے اس کی پریکٹس کو آسان اور کامیاب بنانے کے گُر خوبصورت انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے دوسو سالوں میں دنیا بہت آگے جا چکی ہے اور ہومیو پیتھی میں بھی نئی اختراعیں متعارف کی جا چکی ہیں لیکن یہ امر باعث مسرت ہے کہ جدید ہومیو پیتھی کے موضوع پر یہ پہلی اردو زبان کی کتاب ہے جس میں اس قدرتی طریقہ علاج کے تمام شعبوں کا جامع، مدلّل اور سائنسی بنیادوں پر احاطہ کیا گیا ہے۔

مجھے قوی اُمید ہے کہ یہ کتاب [illegible] کی ترویج وترقی اور اس مؤثر اور بے ضرر طریقہ علاج کو جدید سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے [illegible] ثابت ہوگی۔ ہمارے ملک میں پریکٹیشنرز کی سطح پر ہومیو پیتھی میں ریسرچ کا فقدان ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ماہر وتجربہ کار ہومیو پیتھ اپنے تجربات ومشاہدات کو تحریری شکل دیں تا کہ نئے آنے والے ہومیو پیتھک پریکٹیشنرز کے لئے مشعل راہ ثابت ہو سکیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس سلسلے میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد کی یہ کتاب بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوگی۔

16 اپریل 2011

ہومیو پیتھک ڈاکٹر پرویز اختر قریشی
صدر، نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۙ

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی (اللہ) شفا دیتا ہے

پارہ نمبر ۱۹، سورۃ الشعرآء (۲۶)، آیت نمبر ۸۰

تعارف

انسان ہزاروں سالوں سے ترقی اور تبدیلی کا خواہاں رہا ہے۔ اپنی اس فطری خواہش کے تحت انسان ہمیشہ بہتر سے بہتر کا متلاشی رہا ہے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے اور روزمرہ کے پیش آنے والے مسائل کے ساتھ اپنے وقت اور علم کے مطابق بہترین طریقوں سے نبرد آزما رہا ہے۔ ازل سے ہی سب سے بڑا مسئلہ جو انسان کو درپیش رہا ہے وہ اپنی بقاء (Survival) کا ہے۔ اپنے ارتقائی دور میں بھی انسان صرف اپنی بقاء کے لئے جدوجہد میں مصروف رہا اور "Survival Of The Fittest" کا اصول ارتقائی منازل سے لے کر آج تک انسانی جدوجہد کی بنیاد رہا ہے۔ اپنی بقاء کی خاطر انسان شروع سے ہی اپنی جسمانی صحت کے بارے میں فکرمند رہا ہے۔ ابتداء میں معاشرتی زندگی کی ترقی کی رفتار بہت سست تھی۔ پچھلے تقریباً ایک ہزار سالوں میں انسان کی زندگی میں تیزی سے تبدیلی آنا شروع ہوگئی۔ لیکن کچھ نشیب و فراز ایسے بھی آئے جن سے انسان کئی صدیاں پیچھے چلا گیا ہے۔ لیکن پچھلے تقریباً اڑھائی سو سالوں میں انسان نے سائنس اور دوسرے شعبوں میں اس قدر تیزی سے ترقی کی کہ زندگی یکسر بدل گئی۔ انہی اڑھائی سو سالوں میں سب سے زیادہ ایجادات بھی ہوئیں اور اسی عرصے میں انسان ہومیوپیتھی سے متعارف ہوا جس کا سہرا جرمنی کے ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن کے سر پر ہے، جس نے طب کے شعبے میں اپنی حیرت انگیز ایجادات سے نوع انسانی کو صحت مند زندگی گزارنے اور بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے نہایت قدرتی، بے ضرر اور کم خرچ طریقہ علاج سے متعارف کرایا۔

شعبہ صحت میں ابتدا میں عرب، چین اور یونان میں ایسے معالج اور محقق پیدا ہوئے جن کی جلائی ہوئی شمعیں آج تک انسانی زندگی کو منور کر رہی ہیں۔ ہومیوپیتھی کے بانی ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن جو میڈیکل ڈاکٹر تھا، یونانی طبیب ہپوکریٹس (Hippocrates 377-460 B.C.) کے اصولوں سے بہت متاثر تھا۔ وہ مروجہ غیر قدرتی طریقہ ہائے علاج اور ادویات سے سخت بدظن تھا۔ ڈاکٹر ہانیمن ایک غیر معمولی ذہانت والا انسان تھا۔ اس کی ساری زندگی تجربات اور ایجادات میں گزری۔ اس کے جنون کی حد تک تحقیق کے شوق نے سالہاسال کی انتھک محنت کے بعد ہومیوپیتھی ادویات اور طریقہ علاج کے اسرار و رموز کو پالیا۔ جس کو ''علاج بالمثل''

"Like Cures Like" کہاجاتا ہے۔ جبکہ ایلوپیتھی یادیگر کا طریقہ علاج بالضد ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے طب کے شعبے میں ایسے قوانین اور اصول وضع کیے جو آج تک ساری دنیا میں انسانی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے سلسلے میں گراں قدر رہنمائی مہیا کر رہے ہیں۔ شروع میں اس نے 30 پوٹینسی کی ادویات تیار کیں جو بے حد مفید ثابت ہوئیں تو اس کے دوستوں اور شاگردوں نے کہا اب مقصد کو پالیا ہے اس سے آگے کچھ بھی نہیں۔ لیکن ڈاکٹر ہانیمن ترقی پسند (Progressive) ذہن رکھتا تھا۔ اس نے اپنے تجربات جاری رکھے اور کچھ عرصہ بعد بڑی طاقتوں کی ادویات بھی تیار کیں۔ مرتے دم تک تجربات وایجادات کرتا رہا۔ اگر وہ زیادہ عرصہ زندہ رہتا تو ہومیوپیتھی میں نئی دریافتیں اور ایجادات کرتا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے شاگردوں اور پیروکاروں کی اکثریت نے اسی پر اکتفا کیا کہ ہم نے سچائی پالی اور اس سے آگے کچھ نہیں۔ اس لئے انہوں نے ہومیوپیتھی میں تحقیق کو آگے بڑھانے میں کوئی قابل قدر کردار ادا نہیں کیا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ کئی محققین نے دیگر ادویات کا اضافہ کیا جن کی تعداد اب 2000 سے زائد ہے۔ علاوہ ازیں شسلر اور ڈاکٹر بیچ نے بائیوکیمیک ٹشو سالٹ اور بیچ فلاورریمیڈیز کا اضافہ کرکے ہومیوپیتھی کو نئی اختراع سے آراستہ کیا۔ پچھلی چند دہائیوں میں ریپرٹری کے طریقے بھی تبدیل ہونے لگے اور نئے اور زیادہ سائنٹفک اور accurate طریقے دریافت ہوئے جس سے ہومیوپیتھی زیادہ مؤثر ہوگئی اور اس طریقہ میں Hit and Trial یا Hit or Miss کا تصور ختم ہوگیا۔ اس نئے سسٹم کو اپنانے کے لئے کھلے ذہن کے ساتھ نئی سائنس کا مطالعہ، ریاضت اور محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم ہمیشہ آسان راستے (Short cuts) اپناتے ہیں۔ ساری دنیا اس حقیقت کو مانتی ہے کہ کامیابی کے لئے کوئی شارٹ کٹ نہیں۔ انگریزی کا محاورہ ہے کہ "There Is No Short Cut To Success"۔

وقت گزرنے کے ساتھ ہومیوپیتھی صحیح معنوں میں انسان دوست ثابت ہو چکی ہے کیونکہ پرانے فرسودہ (Orthodox) اور مضر صحت طریقہ علاج کی جگہ یہ ایک نہایت مستند، قدرتی اور بے ضرر طریقہ علاج ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ انسان کا جسم و دماغ قدرت کی حسین تخلیق ہے۔ یہ کسی فیکٹری میں نہیں بنا کہ اسے مکینیکل طریقہ سے دیکھا جائے بلکہ قدرت کے اس شاہکار کو صرف قدرتی اصولوں کے مطابق دیکھنا اور علاج کرنا چاہیے۔ بدلتے حالات کے ساتھ لوگوں کا رہن سہن، خوراک اور آب و ہوا کی تبدیلی بھی ہوئی۔ پچھلے تقریباً 200 سالوں، بالخصوص پچھلے

70 سالوں میں انسان نے بے انتہا ترقی کی ہے۔ انسان نے اپنے تصورات (Fantasies) کو حقیقت میں بدل دیا۔ T.V.، انفارمیشن ٹیکنالوجی، سیٹلائٹ ٹیکنالوجی اور Cellular ٹیکنالوجی کی وجہ سے دنیا ایک Global Village بن کر رہ گئی ہے۔ رہن سہن، روزمرہ کے معمولات اور لائف سٹائل یکسر بدل گئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری خوراک میں کیمیکل اور دوسری مضرِ صحت اجزاء کی آلودگی بہت عام ہو گئی۔ پلاسٹک اور دوسرے سنتھیٹک میٹریل کا بے تحاشا استعمال، فلورائیڈ، مصنوعی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کا خوراک پر سپرے وغیرہ کی وجہ سے نئی بیماریوں نے جنم لیا۔ اس کے علاوہ فضا میں کیمیکل اور تابکاری (Radioactive Load) نے نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات اور نباتات پر بھی مضر اثرات پیدا کیے۔ غذا کو تیار کرنے کے غیر قدرتی طریقے اپنائے گئے۔ جس سے انسان کی قوت مدافعت کم ہونی شروع ہوئی۔ جس کی وجہ سے نت نئی بیماریاں جنم لیتی رہیں۔ علاوہ ازیں دوسری مہلک بیماریاں مثلاً ہیپاٹائٹس۔ بی 1965ء اور ہیپاٹائٹس۔ سی 1989ء میں ظاہر ہوئیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہماری خوراک اور کھانے پینے کی عادات میں بھی نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ قدرتی طریقہ زندگی اور قدرتی خوراک کی جگہ مصنوعی زندگی اور خوراک میں کیمیکل اور سنتھیٹک (Synthetic) میٹریل نے لے لی۔ غذائی اجناس کی پیداوار اور جانوروں کی افزائش نسل میں قدرتی اصولوں کی جگہ مصنوعی طریقے استعمال کیے جانے لگے۔ اب غذا اور ادویات میں کیمیکل کا استعمال خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ انسانی زندگی میں سہولتوں کی فراوانی اور تن آسانیوں، جسمانی محنت و مشقت اور ورزش کے فقدان کی وجہ سے ذیابیطس، بلڈ پریشر، دل کے امراض اور نظام ہضم کی بیماریوں وغیرہ میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔ ان بدلتے حالات کے مطابق ایلوپیتھی نے تو خاصی ترقی کی لیکن ہمارے ملک میں ہومیو پیتھ کی اکثریت، جو ابھی تک ڈاکٹر ہانیمن کے تجربات، ایجادات اور اس کی زندگی بھر کی محنت سے فائدہ تو اٹھا رہی ہے لیکن انہوں نے اس حیرت انگیز اور بے حد مفید سسٹم آف میڈیسن کو نئے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے کوئی قابل ذکر کاوشیں نہیں کیں۔ اکثر اوقات ماہر معالج کو بھی مناسب ترین دوائی دینے کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنی پریکٹس کو بدلتے حالات کے تناظر میں تبدیل کریں، جدید سائنٹفک طریقوں کو اپنائیں تو یقیناً کامیابی کا تناسب سو فیصد ہو سکتا ہے۔ یورپ میں پچھلے پچاس سالوں میں ہومیوپیتھی ادویات کے استعمال اور انتخاب دوا کے نئے طریقے متعارف کرائے گئے جن میں

تشخیص وتحقیق کے لئے ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیا نک سسٹم سرفہرست ہیں۔ جن سے ہومیوپیتھی کی افادیت میں بے پناہ اضافہ ہوا اور ایک کم تجربہ رکھنے والا ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی کامیابی سے انسانی بیماریوں کا علاج کرنے کے قابل ہو گیا۔ ایک خوش آئند تبدیلی بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ دوسری ادویات کے مضر اثرات سے تنگ آیا ہوا پڑھا لکھا اور صاحب ثروت طبقہ بھی ہومیوپیتھی کی طرف مائل نظر آتا ہے اور ایسے ہومیوپیتھک پریکٹیشنر کی تلاش میں رہتا ہے جو جدید اور سائنٹفک طریقہ علاج سے واقف ہو، وہ ایلوپیتھ کی طرح انسانی اناٹومی، فزیالوجی اور پیتھالوجی کا خاطر خواہ علم رکھتا ہو اور امراض کی تشخیص سائنٹفک طریقے سے کر سکے۔ لہٰذا بدلتے ہوئے حالات اور ماحول کے پیش نظر ہومیوپیتھک معالج کے لئے لازمی ہے کہ اپنی پریکٹس کو جدید طریقوں اور سائنٹفک اصولوں پر استوار کریں۔ ہومیوپیتھی یہاں ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ ہومیوپیتھی ایک اتھاہ سمندر ہے جس میں غوطے لگانے والا ہی نادر اور نایاب علم کے موتی حاصل کر سکتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں انسانی بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے تحقیق کے بے پناہ مواقع موجود ہیں۔ اگر ہم ہومیوپیتھی کی تحقیق وتحریف جاری رکھیں اور متعلقہ (Allied) علوم سے بھی فائدہ اٹھائیں تو مجھے یقین کامل ہے کہ اس دنیا میں آئندہ آنے والا دور صرف ہومیوپیتھی کا دور ہوگا۔

ہومیوپیتھی سے میرا واسطہ پچھلی صدی کی ستر کی دہائی کے اوائل میں ہوا۔ اس وقت سے آج تک میں نے اس شعبے میں کئی تغیر وتبدل دیکھے اور خاموشی سے ہونے والی تبدیلیوں کا بغور جائزہ لیتا رہا۔ ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں ابتداء سے ہی انتخاب دوا اور انتخاب پوٹینسی کا مرحلہ بیحد مشکل رہا ہے۔ ہومیوپیتھی اور ہومیوپیتھک معالج کی کامیابی اس مرحلے کی مرہون منت رہی ہے۔ شروع میں اکثر اوقات دشواریاں پیش آتی تھیں۔ کیونکہ دوا اور پوٹینسی کے انتخاب کے لئے کوئی سائنٹفک طریقہ موجود نہ تھا۔ لیبارٹری ٹیسٹوں کی سہولت بھی خاطر خواہ موجود نہ تھی۔ یہ مشکل کام صرف ڈاکٹر کے اپنے ذاتی تجربے اور علم کا مرہونِ منت تھا۔ چونکہ اکثر پرانے اور مزمن امراض کے مریضوں میں ظاہری واصلی (Genuine) علامات میں تبدیلی آجاتی ہے اس لئے نہ تو ڈاکٹر پوری علامات کا ادراک کر سکتا ہے اور نہ ہی مریض پوری طرح بیان کر سکتا ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر کو کئی کئی دفعہ دوا تبدیل کرنا پڑتی ہے اس دوران اکثر اوقات مرض بڑھتا رہتا ہے اور مریض ہومیوپیتھی سے مایوس ہو جاتا ہے۔ دوا اور پوٹینسی کے انتخاب کے لئے مختلف طریقے آزمائے گئے۔ مثلاً شروع میں 132 سوالوں کی فہرست بنائی گئی جن کے جواب مریض کو دینے ہوتے تھے جو ایک مشکل

کام تھا۔ یہ فہرست کم ہوتے ہوتے 15-20 سوالوں تک رہ گئی۔ پھر Coded Card اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم آ گیا۔ جس میں تمام علامات کمپیوٹر کو فیڈ (Feed) کر کے دوا اور پوٹینسی کے انتخاب کا کام کمپیوٹر کے سپرد کر دیا گیا۔ لیکن یہ طریقہ بھی ناکام ہو گیا۔ ریپرٹری کے لئے کئی کتابیں لکھی گئیں اور مختلف اصول وضع کئے گئے۔ اس کے باوجود اکثر غلطیاں سرزد ہو جاتیں۔ لیکن ہومیوپیتھی میں علاج کے لئے علامات بہت اہم ہیں اور دوا اور پوٹینسی کا انتخاب مریض کی تمام علامات (Totality of Symptoms) کو مدنظر رکھ کر ہی کیا جانا چاہیے تب ہی مکمل کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے بعد ریڈیانکس اور ریڈی ایستھیسیا کا استعمال طبی شعبے میں شروع ہوا۔ ہمارے ملک میں ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیانکس 1980ء کی دہائی میں مقبول ہونا شروع ہوئے۔ جس کی مدد سے مریض کی علامات کے مطابق دوا اور پوٹینسی کا انتخاب چند منٹوں میں کیا جا سکتا ہے جو سو فیصد درست (accurate) ہوتا ہے۔ اس سے ہومیوپیتھی کی کامیابی یقینی ہو گئی۔ اس سسٹم میں بیماریوں کی تشخیص اور تحقیق آسان ہو گئی۔ لیکن یہ دیکھا گیا کہ صرف وہی معالج اس سسٹم میں کامیاب ہوئے جو ریڈیانکس کے علاوہ انسانی اناٹومی، فزیالوجی وغیرہ کا خاطر خواہ علم اور ریڈی ایستھیسیا یعنی پنڈولم میں مہارت رکھتے تھے۔ یہ طریقہ یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور دیگر کئی ممالک میں کافی مقبول ہے۔

درحقیقت ہومیوپیتھی کی پریکٹس ایک فن ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے وسیع مطالعے، تخلیقی سوچ اور لمبے عرصہ کے تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان اوصاف والا پریکٹیشنر ہی ایک اچھا ہومیوپیتھک معالج بن سکتا ہے۔ وہ اپنے علم اور تجربے کی بناء پر نئی اختراعیں (Innovations) اور اصول مرتب کرتا ہے اور زندگی ایک طالبعلم کی طرح گزارتا ہے۔ لیکن کسی بھی شعبے میں مکمل علم اور عبور حاصل کرنے کے لئے انسان کی ایک زندگی کافی نہیں ہے۔ لہٰذا ایک قابل اور تجربہ کار پریکٹیشنر پر فرض ہے کہ وہ اپنے علم اور تجربات کو تحریری شکل دے تاکہ دوسرے اس سے مستفید ہو سکیں اور اس کی کاوشوں کو آگے بڑھا سکیں۔ چونکہ ہر انسان اپنے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں کسی علم کی تشریح کرتا ہے اس لئے ضروری نہیں کہ ہر کوئی اس سے متفق ہو۔

میں نے اس عاجزانہ کاوش میں اپنے تجربات اور مشاہدات کو انتہائی عملی شکل اور آسان زبان (language) میں بغیر کسی زیادہ مشکل اصطلاحات کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی

ہے تاکہ نہ صرف ماہر یا کم تجربہ رکھنے والے ہومیوپیتھک ڈاکٹرز مستفید ہوسکیں بلکہ ایک عام پڑھے لکھے شخص کے لئے بھی دلچسپی کا باعث بنے۔اس کے علاوہ کچھ یورپین اور امریکن ہومیوپیتھ اور محققین کے ماہرانہ خیالات اور تجربات کو بھی آپ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال اگر کوئی میرے ان خیالات سے متفق نہیں تو یہ اس کا حق ہے۔لیکن اگر کوئی دوست میری کسی غلطی سے مجھے آگاہ کرے تو میں مشکور ہونگا۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد

D.H.M.S., R.H.M.P.

Radiesthesiest, Radionic &

Homoeopathic Practitioner

ایک گزارش

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہومیوپیتھی سے دنیا میں لاکھوں مریض شفایاب ہور ہے ہیں لیکن کچھ لوگ اس کی مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ کچھ حلقوں سے لوگوں کو ڈرانے کے لئے یہاں تک پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھی کی ادویات سے کینسر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر ہومیوپیتھی کی افادیت سے انکار تو نہیں کیا جاتا لیکن ہومیوپیتھی کی ادویات میں سٹیرائیڈ کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ ہومیو پیتھ یا کچھ دوسرے لوگ ریڈیانکس کے بارے میں مخالفانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ ریڈیانکس کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں۔ ہومیوپیتھی ہو یا ریڈیانکس، ان مخالفانہ پروپیگنڈے کی وجہ پیشہ ورانہ رقابت، جہالت، کم علمی یا تعصب کے سوا اور کچھ نہیں۔ دراصل انسان کی فطرت ہے کہ وہ ہرنئی سائنس یا نئے نظریے کی مخالفت کرتا ہے اور انہیں اتنی آسانی سے ہضم نہیں کرسکتا۔

مشہور برطانوی ڈاکٹر بروس کوپن اپنی ایک تصنیف میں لکھتا ہے۔ ''سچ کو منوانے کے لئے سولی پر چڑھنا پڑتا ہے۔ پرانے اور دقیانوسی (Orthodox) طریقوں اور اصولوں کی جگہ نئے طریقے اور اصول متعارف کرانے والوں کی بے انتہا مخالفت کی جاتی ہے لیکن ان کی وفات کے بعد ان کی یادگاریں (Monuments) تعمیر کی جاتی ہیں۔'' دنیا میں بارہا دفعہ ایسا ہو چکا ہے جیسا کہ ڈاکٹر ہانیمن کی جرمنی میں اتنی مخالفت ہوئی کہ اسے اپنا ملک چھوڑ کر فرانس ہجرت کرنا پڑی، یونانی فلاسفر سقراط، جس کے طبی شعبے میں متعارف کئے گئے اصولوں اور تحقیق سے آج تک دنیا مستفید ہو رہی ہے، کو زہر دے کر مارا گیا۔ گراہم بیل جس نے ٹیلیفون ایجاد کیا اور جارج سٹیفن جس نے ریلوے کا انجن بنایا، کی کتنی مخالفت ہوئی۔ اسی طرح بے شمار محققین اور سائنسدانوں کو ان کی زندگی میں بے انتہا مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن کچھ عرصہ بعد انہی کے پیش کردہ اصولوں اور تھیوری کو اپنایا گیا۔ سب سے زیادہ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ لوگ ایسی سائنس کی مخالفت میں پیش پیش ہیں، جن کو اس کا کوئی علم نہیں، نہ ہی انہوں نے اس شعبے کی کوئی کتاب پڑھی نہ تحقیق کی۔

ہومیوپیتھی ایک لطیف فن (Fine Art) ہے۔ ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیانکس کہیں زیادہ

لطیف سائنسز (Fine Sciences) ہیں۔لطیف فن یا سائنس کو سمجھنے کے لئے لطیف (Fine) ذہن کی ضرورت ہوتی ہے۔جن لوگوں کے دماغ کی وسعت محض مادیت تک ہی محدود ہو ان کے سامنے ہومیوپیتھی، ریڈی ایستھیسیا یا ریڈیانکس کا ذکر کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہوتا ہے۔

یہ ایک احمقانہ فعل ہے کہ ہم ہر نئی شے کو اس لئے مسترد کر دیں کہ یہ نئی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ احمقانہ فعل ہوگا کہ ہر نئی شے کو بغیر مطالعے، مشاہدے، تجربے اور تجزیئے کے اندھا دھند قبول کر لیا جائے۔لہٰذا میری ہومیوپیتھ بھائیوں اور دیگر دوستوں سے گزارش ہے کہ اس قسم کے جاہلانہ پروپیگنڈے اور مخالفت سے متاثر نہ ہوں۔ہومیوپیتھی کے بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر اس نئی سائنس کا کھلے دل اور دماغ سے مطالعہ کریں جو وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے علم میں اضافہ کر سکتی ہے اور ہومیوپیتھی کی کامیابی میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ دنیا بہت تیزی سے آگے جا رہی ہے، ایسا نہ ہو کہ ہم بہت پیچھے رہ جائیں۔میں نے اکثر دیکھا ہے کہ کچھ ہومیوپیتھ بھائی پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔جو کالجوں میں پڑھائی کر لی وہی کافی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ کالج کی پڑھائی کے بعد جب ایک ڈاکٹر پریکٹیشنر بنتا ہے تو اس کی اصل پڑھائی تب شروع ہوتی ہے کیونکہ روزانہ نئے مریضوں سے واسطہ پڑتا ہے اور نئے امراض کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ایک قابل اور کامیاب پریکٹیشنر بننے کے لئے دیگر علوم، خاص طور پر جنرل نالج، اردگرد کے ماحول اور دنیا کے حالات، تاریخ، انسانی فطرت و نفسیات وغیرہ کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

ہومیوپیتھی نوجوانوں کیلئے کیا مواقع مہیا کرتی ہے؟

اکثر سوال پوچھا جاتا ہے کہ نوجوانوں کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے ہومیوپیتھی کیا مواقع مہیا کرتی ہے؟ ہمارے ملک میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے پیش نظر یہ سوال بہت اہمیت کا حامل ہے۔اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں ان نوجوانوں سے سوال کرنا پڑے گا کہ وہ زندگی میں کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ ایک طالب علم طبی شعبے میں دلچسپی کیوں رکھتا ہے؟

☆ کیا وہ اس شعبے کو آسان سمجھتا ہے؟
☆ کیا وہ اس شعبے کے ذریعے سے صرف دولت حاصل کرنا چاہتا ہے؟
☆ کیا وہ اس شعبے کو معاشرے میں باعزت مقام حاصل کرنے کا زینہ سمجھتا ہے؟
☆ کیا وہ دکھی انسانیت کی خدمت کرنا چاہتا ہے؟

جو نوجوان صرف دولت کمانا چاہتے ہیں ہومیوپیتھی انہیں کچھ نہیں دے سکتی۔وہ نوجوان جو انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار ہیں اور دکھی انسانیت کی خدمت کے ساتھ اپنی معاشی حالت بھی بہتر بنانا چاہتے ہیں اور معاشرے میں باعزت اور باوقار مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہومیوپیتھی انہیں بہت کچھ دے سکتی ہے۔ہومیوپیتھی انہیں شاندار مستقبل کے ساتھ روحانی تسکین، عزت، شہرت اور دولت دے سکتی ہے۔کیونکہ ہومیوپیتھی کی بنیاد قدرتی قوانین اور اصولوں پر ہے۔یہ بنیادی قوانین اور اصول ابدی اور اٹل ہیں۔لہٰذا ان قدرتی قوانین اور اصولوں پر عمل کر کے ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر اپنی پریکٹس کو اللہ بزرگ و برتر کے بنائے ہوئے قوانین اور اصولوں کے مطابق استوار کرتا ہے اور اس طرح وہ اپنی اس عارضی زندگی اور اصلی و آخری زندگی کو سنوارتا ہے۔جب میں ہومیوپیتھی کی پریکٹس کا ذکر کرتا ہوں تو میں اس پریکٹس کا ذکر کرتا ہوں جس میں ایک ہومیوپیتھک معالج نہ صرف ہومیوپیتھی کے فلسفے، میٹریا میڈیکا اور دیگر قوانین اور اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مریضوں کا علاج کرتا ہے، بلکہ انسانی نفسیات، اناٹومی، فزیالوجی اور پیتھالوجی کے خاطر خواہ علم کے علاوہ سماجی و معاشرتی مسائل اور دیگر عوامل مثلاً ماحولیات، اپنے اردگرد کی طرز زندگی اور عوام کی عادات واطوار جو انسانی صحت کو متاثر کرتے ہیں، پر بھی گہری نگاہ رکھتا ہے۔ یاد رہے کہ ہومیوپیتھک معالج مرض کا علاج نہیں کرتا بلکہ مریض کا علاج کرتا ہے۔ایک اچھا

ہومیو پیتھک معالج اپنی پریکٹس کو پیشہ ورانہ اصولوں پر استوار کرتا ہے نہ کہ تجارتی اصولوں پر۔ آپ سوچیں کہ جب ایک مصیبت کا مارا انسان جو عرصۂ دراز سے کسی موذی بیماری میں مبتلا ہے اور مختلف معالجوں سے علاج کرانے کے باوجود اسے صحت حاصل نہیں ہو رہی اور اپنی تمام پونجی علاج معالجہ پر خرچ کر چکا ہے، جب آپ کو بتاتا ہے کہ "ڈاکٹر صاحب میں آپ کے علاج سے بالکل تندرست ہو گیا ہوں۔" تو اس وقت آپ کو جو روحانی خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے کیا دنیا کی کوئی دولت دے سکتی ہے؟ میں اپنا یہ اصول اپنے ہر شاگرد کو بتاتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ پریکٹیشنر کی اولین ترجیح (Top Priority) مریضوں کو صحت مند بنانا ہونی چاہیے اور پیسے کو ثانوی ترجیح (Second Priority) دینی چاہیے۔ کیونکہ میرا پختہ یقین اور تجربہ بھی ہے کہ اگر کسی ڈاکٹر سے مریض شفایاب ہونا شروع ہو جائیں تو پیسہ اس کے پیچھے آتا ہے۔ اس طرح نہ صرف اسے روحانی خوشی، عزت اور شہرت حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کے تمام مالی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ہومیو پیتھک طریقہ علاج دوسرے طریقہ ہائے علاج کی نسبت سستا ہے، اگر ہومیو پیتھک معالج کچھ مستحق مریضوں کا علاج بلا معاوضہ کرے، تو بھی دولت کما سکتا ہے بشرطیکہ اس کے کلینک سے مریض شفاء پائیں۔

ڈاکٹر ہربرٹ اے۔ رابرٹس اپنی مشہور تصنیف The Principles & Art of Cure by Homoeopathy میں لکھتا ہے:

What future has Homoeopathy to offer you?
Young man, what you have to offer to Homoeopathy?

نظریہ ہومیوپیتھی

IDEOLOGY OF HOMOEOPATHY

تمام دنیا میں جب بھی دوانسان آپس میں ملتے ہیں تو سب سے پہلا سوال صحت کے بارے میں ہوتا ہے اور پھر موسم کا حال شروع ہو جاتا ہے۔ انسان ہمیشہ سے ہی اپنی صحت کے بارے میں فکر مند رہا ہے۔ کچھ یورپین مفکرین کا کہنا ہے کہ ہماری آبادی کا بڑا حصہ بیماری سے خوف زدہ ہو کر بیماری کے انتظار میں رہتا ہے اور جوں جوں عمر بڑھتی ہے یہ انتظار شدت اختیار کرلیتا ہے اور پھر حقیقت میں بدل جاتا ہے۔ اکثر لوگ سوچتے ہیں کہ ہم ڈاکٹر سے دوا کی چند خوراکیں لے کر ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ تقریباً 60% بیماریاں خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہیں (اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ کسی حادثہ کی وجہ سے زخمی ہو جانے کو بیماری نہیں گنا جاتا)۔ انسان کی قوت مدافعت کا نظام (Immune System) خود ہی انسانی صحت کی ابتدائی خرابی کو درست کرتا رہتا ہے۔ ایک صحت مند انسان کی جوانی میں قوت مدافعت پوری طرح طاقتور ہوتی ہے اور چھوٹی موٹی بدپرہیزیوں کے مضر اثرات کو زائل کرتی رہتی ہے۔ لیکن لمبے عرصہ تک اگر بدپرہیزیوں کو جاری رکھا جائے، حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدنظر نہ رکھا جائے ورزش نہ کی جائے، کاہلی اور آرام طلبی کی عادت اپنائی جائے تو قوتِ مدافعت کمزور ہو جاتی ہے اور جب بیماریاں حملہ کرتی ہیں تو انسانی جسم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر انسان حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل پیرا رہے، مناسب اور قدرتی غذا استعمال کرے اور عمر کے مطابق مناسب ورزش کرے تو اس کی قوتِ مدافعت کمزور نہیں ہوتی اور انسان صحت مند زندگی گزارتا ہے۔

ہومیوپیتھی - تاریخ کے آئینے میں

Historical Perspective of Homoeopathy:

تاریخ گواہ ہے کہ انسان ہمیشہ سے ہی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرنے اور صحت مند زندگی گزارنے کے طریقوں کا متلاشی رہا ہے۔ شروع میں بیماریوں کو ختم کرنے میں توہم پرستیوں کا بہت عمل دخل رہا ہے، جو آج بھی دنیا میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ صدیوں پہلے دنیا میں

ایسے محقق پیدا ہوئے جنہوں نے انسان کی صحت کے حوالے سے ایسے اصول اور نظریات روشناس کرائے جنہیں آج بھی طبی سائنس میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ صرف ڈھائی صدیاں قبل جرمنی میں ایک اعلیٰ درجے کی ذہانت رکھنے والا اور انسانی ہمدردی اور خدمت کے جذبے سے سرشار انسان پیدا ہوا جس کو دنیا ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن (1843ء - 1755ء) کے نام سے جانتی ہے۔ قدرت نے اسے اعلیٰ پائے کی تخلیقی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ اسے کئی زبانوں (مثلاً جرمن، انگریزی، فرانسیسی، اطالوی، یونانی اور عربی) پر مکمل عبور حاصل تھا۔ وہ اس زمانے کے بے تکے اور بے دلیل نظریات (Dogmatic Theories) سے تنگ تھا کیونکہ وہ مشاہدات دلائل اور منطقی انداز سے قائل کرنے کی فکر اور سوچ رکھتا تھا۔ اس کی فکر اور سوچ میں یہ امر شامل تھا کہ ادویات کے استعمال کا منطقی اور معقول استدلال موجود ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر ہانیمن کی بچپن سے ہی ایسی تربیت تھی جس سے وہ سائنٹفک دلائل کا قائل تھا۔ اس لئے اس کی سوچ میں یہ چیز شامل تھی کہ وہ مریضوں کے علاج کے لئے ایسے سائنٹفک اصول مرتب کر سکے جو اس سے پہلے کسی کے علم میں نہیں تھے۔ وہ ایک ایلوپیتھ ڈاکٹر تھا لیکن اٹھارھویں صدی کے نامعقول طریقۂ علاج کی وجہ سے اور پے در پے ناکامیوں سے مایوس تھا۔ ایک ایسا وقت آیا کہ اس نے میڈیکل پریکٹس کو چھوڑ دیا اور کیمسٹری اور طب کی کتابوں کے ترجمے کو اپنا ذریعۂ معاش بنا لیا۔ 1790 عیسوی میں Callen's Materia Medica کا ترجمہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ہانیمن نے سنکونا کی چھال کا بغور مطالعہ کیا۔ اس کے علم میں تھا کہ سنکونا سے نوبتی بخار (Ague) کے کئی مریض ٹھیک ہوئے تھے۔ اسی دوران اسے خیال آیا کہ اگر وہ اپنے آپ پر تجربہ کرے تو شاید یہ راز کھلے کہ یہ دوا کیسے اثر انداز ہو کر بیماری کو ختم کرتی ہے۔ اس دوا کی ایک بھاری مقدار لینے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ نوبتی بخار نے حملہ کر دیا ہو اور اس بیماری کی تمام علامات پیدا ہو گئی ہیں اس طرح اس نے دریافت کیا کہ سنکونا نہ صرف نوبتی بخار ختم کرتا ہے بلکہ اس کی علامات پیدا بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر ہانیمن نے دوسری ادویات کا تجربہ کیا تو نتیجہ یہی نکلا کہ جو دوا ایک مرض کو ختم کرتی ہے وہی دوا اس مرض کی علامات بھی پیدا کرتی ہے۔ یہاں سے اسے روشنی کی ایک کرن نظر آئی جس سے اس نے بالشل دوا کے اس راز کو پا لیا کیونکہ اسے مدلّل اور منطقی جواب مل گیا۔ دوا کی آزمائش (Proving) کی حقیقت کی درست تشریح کے لئے اس نے اپنے اور دیگر صحت مند افراد پر تجربات کا سلسلہ شروع کیا جن سے ادویاتی شے کی Proving کا طریقہ متعارف

کر کے طب کی دنیا میں ایک نئی سائنس کی بنیاد ڈالی جس کو ہومیوپیتھی کہا گیا۔اس نے طب کی تاریخ کے اُن پرانے اصولوں کو مزید تقویت دی جن کے مطابق یہ حقیقت مسلّم مانی جاتی تھی کہ صرف وہی ادویاتی شے بیماری ختم کرسکتی ہے جو یہ بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اس طرح اس نے ان قدرتی اصولوں کو سائنٹفک طریقوں سے ثابت کیا۔

ڈاکٹر ہانیمن نے ہومیوپیتھی کے کچھ اصول وضع کیے اور 100 کے قریب ادویات متعارف کرائیں اور علامات کے ذریعے بالمثل دوا کے انتخاب کا طریقہ وضع کیا۔اس نے ہدایت کی کہ مریض کا بحیثیت مجموعی ایک یونٹ کے طور پر علاج کرنا چاہیے۔دماغی اور جسمانی علامات (Totality of Symptoms) کو ملا کر تشخیص اور علاج کرنا چاہیے نہ کہ صرف ایک علامت یا نشانی کو مدنظر رکھ کر۔کیونکہ جب تک بیماری کی بنیادی وجہ (cause) دور نہ کی جائے مرض جڑ سے ختم نہیں ہوتا۔اکثر دیکھا گیا ہے کہ بیماری کی اصل وجہ (Underlying Cause) کہیں اور ہوتی ہے اگر ہمیں مرض کی ظاہری وخفیہ وجوہات کا علم نہیں تو ہم صرف اپنے تجربے یا مشاہدے سے (Empirically) علاج کرینگے اور اس طرح ظاہری علامات کو دبانے کی کوشش کرینگے جس کا نتیجہ کچھ عرصے بعد کسی اور جگہ یا کسی خطرناک بیماری کی صورت میں نکلتا ہے۔

سولہ سال کی محنت، تحقیق اور مشاہدات کے بعد 1806 میں ڈاکٹر ہانیمن نے ایک کتاب Medicine of Experience شائع کی جس میں ہومیوپیتھی کی ابتدائی معلومات دیں۔1810 میں ڈاکٹر ہانیمن نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "The Organon" شائع کی۔یہ کتاب آج بھی دنیا میں تمام ہومیوپیتھ کی رہنمائی کررہی ہے۔اس کے بعد 1811 میں ڈاکٹر ہانیمن نے"Materia Medica Pura" شائع کی جس میں 67 ادویات کی بذاتِ خود اور اپنے ساتھیوں سے پروونگ (Proving) کے بعد شامل کیں۔ڈاکٹر ہانیمن کی تعلیمات میں اس نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ طبیب کا مشن صرف یہ ہونا چاہیے کہ مریض کو کیسے صحت مند بنایا جائے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے مریض کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے اور اس کی بنیادی علامات کو ختم کیا جائے۔علامات کو حقیقی مجموعی (True Totality) حیثیت سے دیکھا جائے اور اسی کے مطابق دوا تجویز کی جائے۔ہومیوپیتھی نسخہ کی بنیاد مریض کی مجموعی علامات(Totality of Symptoms) پر ہونی چاہیے۔اور اس نسخے کو میٹریا میڈیکا کے مطابق تیار کیا جانا چاہیے۔ہومیوپیتھی کی بالمثل دوا صرف میٹریا میڈیکا میں دی گئی علامات کے

مطابق تجویز کی جانی چاہیے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن میں تحریر کیا کہ سچا فنِ شفاء وہی ہے جو تجربے کی بنا پر ثابت ہو، جس کی بنیاد واضح اور غیر مبہم حقائق پر مبنی ہو اور جس کا دائرہ کار معقول Phenomena کا مظہر ہو۔ کیونکہ یہ ایک حقیقی معالجاتی سائنس ہے جو قدرت کے اصولوں کے مطابق دوا دینے سے شفاء کو یقینی بناتی ہے۔

انسان کا جسم اور دماغ قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ ہر انسان اپنی جگہ ایک مکمل یونٹ ہے اور یہ یونٹ اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس سے زیادہ پیچیدہ یونٹ ہماری دنیا میں موجود نہیں شاید کائنات کے کسی دوسرے سیارے میں ہو، اسی لئے میڈیکل سائنس کی تمام تر ترقی کے باوجود ابھی تک بے شمار انسانی بیماریوں کی وجوہات کا پتہ نہیں چل سکا۔ انسان کے اندر بے شمار خودکار نظام کام کر رہے ہیں جن میں اکثریت کا پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کیسے کام کرتے ہیں۔ قدرت نے ہر انسان کو یکتا (ایک دوسرے سے مختلف) پیدا کیا ہے۔ اسی لئے ایک غذا کا یا دوا کا اثر ہر دو انسانوں پر مختلف ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں ہر مرض کی تشخیص مریض کی اپنی علامات کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے نہ کہ صرف بیماری کی علامات کو۔ باقی تمام طریقہ ہائے علاج میں مرض کی علامات کو دیکھا جاتا ہے جس سے مرض کی علامات کو وقتی طور پر دبا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ سرجری کی نوبت آ جاتی ہے۔

بنیادی قوانین - Fundamental Laws:۔

ہومیوپیتھی کے چار بنیادی قوانین ہیں، جن پر ہومیوپیتھی کی پریکٹس کی بنیاد رکھی گئی، جن کا خاطر خواہ علم ہر ہومیوپیتھک پریکٹشنر پر لازمی ہے۔ یہ بنیادی قوانین مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ بالمثل دوا کی حقیقت - Law of Similars:۔

یہ ہومیوپیتھی کا اولین اور بنیادی قانون ہے۔

SIMILIA-SIMILIBUS-CURENTUR

جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوا جو ایک صحت مند انسان میں ایک خاص بیماری کی علامات پیدا کرتی ہے، وہی دوا اس انسان کی انہی علامات کو ختم کرتی ہے، مثلاً جب پیاز کو کاٹا جاتا ہے تو ناک اور آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے یہی علامات عام قسم کے زکام کی ہوتی ہیں لہٰذا ہومیوپیتھی کے طریقہ سے تیار کردہ پیاز کی دوا کی چند خوراکیں دینے سے یہ زکام ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن پیاز کی یہ دوا دوسرے قسم کے زکام، جس میں ناک سے گاڑھا مواد نکل رہا ہو یا ناک بند ہو، کو

ختم نہیں کرے گی، جس کے لئے کوئی اور دوا درکار ہوگی۔ عام حالت میں پیاز جس میں اس کی پوری طاقت موجود ہے زکام کی علامات پیدا کرتا ہے لیکن جب اسے کم سے کم طاقت میں دیا جائے تو زکام کو ختم کر دیتا ہے۔ اس سے کم سے کم خوراک (Infinitesimal Dose) کی تاثیر (Efficacy) کا ثبوت مل جاتا ہے۔

بالمثل دوا کا اصول صدیوں سے حکماء کے علم میں تھا لیکن ڈاکٹر ہانیمن نے اس اصول کو عملی شکل دے کر سائنٹفک بنیاد پر متعارف کیا اور اس کی ادویات تیار کیں۔ بالمثل دوا کے اصول کو ثابت کرنے کے بعد ڈاکٹر ہانیمن نے اپنے اعلیٰ درجے کی مشاہدے کی صلاحیت کی بنا پر مزید تجربات کا سلسلہ جاری رکھا اور کم سے کم خوراک کا اصول آشکار کیا۔

2۔ مریض کی حقیقی دوا - Patient's Accurate Medicine:۔

درست دوا کا انتخاب ہومیو پیتھک پریکٹیشنر کے لئے انتہائی اہم ہے لیکن یہ مشکل مرحلہ ہوتا ہے اس کے لئے میٹریا میڈیکا کا خاطر خواہ علم اور علامات کا بغور مطالعہ انتہائی ضروری ہے تاکہ علامات کے مطابق درست دوا کا انتخاب کیا جا سکے۔ لیکن ہومیو پیتھی کی پریکٹس میں مریض کی علامات کے مطابق درست دوا کا انتخاب ہی شفاء کی طرف پہلا قدم ہوتا ہے۔ یہ خاصا وقت طلب کام ہے، اس میں غلطی کے امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بعض اوقات نہ تو مریض پوری علامات دے سکتا ہے اور نہ ہی ڈاکٹر مکمل علامات لے سکتا ہے۔ مزید براں مزمن حالتوں میں مریض کی اصلی علامات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

3۔ دوا کی طاقت - Potentization:۔

ایک وقت میں دوا کتنی مقدار میں دینی چاہئیے؟ یہ ہومیو پیتھی میں ایک اہم سوال ہے۔ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے ہمیں ہومیو پیتھی کی تاریخ کی ورق گردانی کرنی ہوگی۔

ڈاکٹر ہانیمن سے پہلے اور اس کی پریکٹس کے شروع کے سالوں میں بھاری مقدار میں دوا کی خوراک مریض کو دی جاتی تھی۔ چونکہ اس زمانے میں تمام ڈاکٹر دوا کی خوراک بھاری مقدار میں دیتے تھے لہٰذا ڈاکٹر ہانیمن کا بھی یہی طریقہ تھا۔ میڈیکل پریکٹس کے دوران اس کے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ خوراک کی بھاری مقدار سے علاج میں کامیابی تو حاصل ہوتی تھی لیکن اکثر اوقات مریض میں اس دوا کی علامات پیدا ہو جاتی تھیں۔ دوا کے اس عمل کے بغور مطالعے کے بعد اس نے دوا کی مقدار کم کر دی تو اس کے مشاہدے میں آیا کہ جتنی دوا کی مقدار کم

کی جاتی ہے اتنے ہی مفید نتائج حاصل ہوتے ہیں۔اس نے خوراک کی مقدار کو مرض کی شدت سے منسلک کیا تو بہترین نتیجہ حاصل ہوا۔اس طرح اس نے کم سے کم مقدار خوراک کا اصول وضع کیا اور دوا کو تقسیم در تقسیم کے عمل سے آخری حد تک لے گیا۔ڈاکٹر ہانیمن نے "آرگینن" میں بار با دفعہ کم سے کم خوراک پر زور دیا ہے۔کم سے کم خوراک کے اصول کو ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر ہانیمن نے مزید تجربات کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں "دوا کی طاقت کا اخراج" یا "Potentization" کا اصول دریافت کیا اور اس کے باقاعدہ پیمانے اور فارمولے وضع کئے۔ پوٹینٹائزیشن کی یہ دریافت ڈاکٹر ہانیمن کا طب کی دنیا کو ایک عظیم تحفہ ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے وضاحت کے ساتھ ہدایت کی ہے کہ محض درست دوا کے انتخاب سے اچھا نتیجہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ کم سے کم مقدار خوراک سے اصل مقصد حاصل ہوتا ہے کیونکہ اگر صحتمند انسان کو زیادہ مقدار میں کسی دوا کی خوراک دی جائے تو اس میں دوا کی بیماری کی علامات پیدا ہو جائینگی اور اگر قلیل مقدار میں وہی دوا دی جائے تو اس کی علامات ختم ہو جائیں گی۔لہٰذا شفاء حاصل کرنے کے لئے کم سے کم مقدار کی خوراک دینی چاہیے۔

4۔ شفاء کا حقیقی قانون - Law of Cure:-

ڈاکٹر کانسٹینٹائن ہیرنگ (Dr. Constantine Herring) جو امریکہ کا بابائے ہومیوپیتھی کے لقب سے پہچانا جاتا ہے، نے مزمن امراض کے علاج کے لئے شفاء کے عمل کا قانون دریافت کیا جس کو Direction of Cure کہا جاتا ہے۔جس کے مطابق مندرجہ ذیل درجات میں بیماری ختم ہوتی ہے:-

☆ بیماری اوپر سے نیچے کی طرف جاتی ہے۔
☆ اندر سے باہر کی طرف جاتی ہے۔
☆ اہم اعضاء سے کم اہم اعضاء کی طرف جاتی ہے۔
☆ سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات سب سے آخر میں ختم ہوتی ہیں۔

اس طریقہ سے مکمل شفاء حاصل ہوتی ہے۔ہومیوپیتھک معالج کے لئے ان تبدیلیوں کا مشاہدہ بھی ضروری ہے تاکہ شفاء کی منازل (Stages) کے مطابق دوا کو adjust کر سکے۔ یہاں یہ بتانا بھی لازمی ہے کہ محض علامات کے خاتمے کا یہ مطلب نہیں کہ شفاء حاصل ہوگئی۔مکمل شفاء اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک مندرجہ بالا Direction of Cure کے

مطابق نتیجہ حاصل نہ ہو۔ ڈاکٹر ہیرنگ نے علاج کیلئے بھی اصول وضع کئے جس کے تحت درج ذیل اصولوں کے مطابق مزمن امراض کا علاج کیا جانا چاہیے:۔

☆ آخر میں ظاہر ہونے والی علامات کا علاج پہلے کیا جائے۔

☆ اہم اعضاء کا علاج پہلے کرنا چاہیے مثلاً دل کی بیماریوں کا علاج جوڑوں کے علاج سے پہلے کرنا چاہیے اور دماغی علامات کا علاج اعصابی نظام سے پہلے کرنا چاہیے۔ سر کی علامات کا علاج بازوؤں اور ٹانگوں (Extremities) سے پہلے کیا جانا چاہیے۔

قوانین قدرت اور ہومیوپیتھی - Laws of Nature & Homoeopathy:۔

ڈاکٹر ہربرٹ رابرٹس نے اپنی تصنیف "Art of cure by Homoeopathy" میں ''بنیادی قوانین'' کے بارے میں اس طرح رائے دی ہے۔ ''ہومیوپیتھی بنیادی سائنٹفک اور قدرتی قوانین پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی سائنس ہے جو کائنات کے تسلیم شدہ قوانین سے تعلق رکھتی ہے۔ یہی قوانین اس کا اہم حصہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ قدرتی قوانین ایک دوسرے کے خلاف کام نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں اور مددگار ہوتے ہیں۔ ان قوانین کی حیثیت مسلّمہ ہے اور یہ تبدیل نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ سیارے ایک مسلّمہ قانون کے تحت اپنے مدار میں سفر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ایک دوسرے سے فاصلہ بھی رکھتے ہیں۔ اگر یہ سیارے بغیر کسی قوانین کے ادھر ادھر بھٹکتے پھریں تو نتیجہ تباہی کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ کائنات میں سیاروں اور ستاروں کے کروڑوں نظام کام کر رہے ہیں لیکن ہر ایک کے بنیادی قوانین ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں کیونکہ قدرتی قوانین اٹل ہیں اور پوری کائنات میں یکساں ہیں''۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ہومیوپیتھی بھی بنیادی سائنس ہے یا بنیادی سائنس کا ایک حصہ ہے۔ یہ قدرتی قوانین اور اصولوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کی بنیاد قدرتی قوانین اور اصولوں پر رکھی گئی ہے تو یہ قوانین کیا ہیں؟ اگر ہم ہومیوپیتھی کے تسلیم شدہ اور بنیادی قانون ''بالمثل'' یعنی Similia Similibus Curentur کو ہی لیں۔ یہ قانون کیسے آیا؟ یہ محض انسان کی ذہانت کی اختراع تھی جس نے آشکار کیا کہ نباتات میں ایسی خصوصیت ہے کہ جس سے انسانی عوارض کا سائنٹفک علاج ممکن ہے۔ اس کے بعد معدنیات اور حیوانات میں بھی ایسے عناصر اور اجزاء دریافت کئے گئے۔ اس طرح ان نباتاتی، معدنی اور حیوانی عناصر کو ایک قدرتی اور سائنٹفک قانون کے تحت مخصوص حالات اور اصولوں کے مطابق

انتہائی منظم طریقے سے معالجاتی مقصد کے لئے تیار کیا گیا۔ڈاکٹر ہانیمن نے ثابت کیا کہ یہ قانون جس کے تحت ہومیوپیتھی کی ادویات دی جاتی ہیں کوئی اتفاقی نہیں بلکہ یہ وہی قدرتی قانون ہے جو صدیوں پہلے ارسطو اور ہپوکریٹس وغیرہ کے علم میں تھا،اس نے تو اس کو سائنٹفک بنیاد پر پیش کیا اور اس طرح قدرتی قوانین کو بروئے کار لاتے ہوئے ہومیوپیتھی کے "فنِ شفا(Art of cure)" کو متعارف کرایا۔اس کی بدولت بے شمار تجربات اور سالہاسال کی تحقیق کے بعد ہومیوپیتھی کو مزید وسعت ملتی گئی اور کئی ایجادات اور اختراعیں (Innovations) بھی ہوئیں لیکن قدرتی قوانین تبدیل نہیں ہوئے، کیونکہ قانون قدرت ایک حقیقت ہوتی ہے۔صرف ہماری سوچ اور فکر تبدیل ہوتی رہتی ہے۔لہٰذا اس قانونِ قدرت کے تحت انسانیت کی خدمت اور بھلائی کے لئے مختلف ادوار میں مزید اصول وضع کیئے جاتے رہے۔اب ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں حائل دشواریوں کے پیش نظر ایسی ایجادات ہو چکی ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف ان دشواریوں پر قابو پا لیا گیا ہے بلکہ ہومیوپیتھی کی کامیابیوں کو یقینی بنادیا گیا ہے۔

ہومیوپیتھی بطور پیشہ ایک چیلنج ہے۔لیکن اس فن کی کامیابیوں کی وسعت لامحدود ہے۔

ہومیوپیتھی - جدید دور میں

HOMOEOPATHY - IN MODERN TIMES

جدید تحقیق - New Research:۔

جدید ہومیوپیتھی کا مطلب یہ نہیں کہ یہ کوئی نئی سائنس ہے بلکہ ہومیوپیتھی کے بنیادی اصول اور قوانین وہی ہیں جو ڈاکٹر ہانیمن نے اپنی تحقیق، تصانیف اور آرگینن میں بیان کئے ہیں جن میں سے کچھ کو ہم نے نظر انداز کر دیا ہے۔ وہی ادویات ہیں جو ہومیوپیتھی فارماکوپیا کے تحت تیار کی جاتی ہیں۔ صرف بدلے ہوئے حالات اور ان حقائق کے پیش نظر جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے، ان اصولوں کو عملی شکل دینے اور ہومیوپیتھی کی پریکٹس کو جدید اور سائنٹفک طریقوں پر استوار کرنے اور زیادہ سے زیادہ درستگی (Accuracy) حاصل کرنے کے لئے پچھلے 70 سالوں میں محققین نے انتھک محنت اور تحقیق کے بعد کچھ طریقے وضع کئے۔ ان میں سے چند اہم کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ تجربہ کار اور صاحب علم ہومیوپیتھک ڈاکٹر ان سے بخوبی واقف ہونگے۔ پھر بھی امید کی جاتی ہے کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی ایک بڑی تعداد میری اس کاوش سے مستفید ہوگی۔

قدرت کے ارتقائی قوانین میں ایک حقیقت مسلمہ ہے جس کو Survival of the fittest کہتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا اور کائنات میں صرف وہی بچے گا جو قدرت کے قانون کے مطابق زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ باقی سب فنا ہو جائیں گے۔ ہومیوپیتھی کا انسان سے متعارف ہوئے دوسو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ عرصہ کسی سائنس، تھیوری یا سسٹم کی افادیت کو آزمانے کے لئے بہت کافی ہے۔ یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ پچھلی دو صدیوں میں ہومیوپیتھی نے بے انتہا ترقی کی۔ شروع میں صرف 100 آزمائش شدہ (Proved) ادویات تھیں جن کی تعداد اب 2000 سے زیادہ ہوگئی ہے۔ 200 سال پہلے ہومیوپیتھی صرف یورپ کے چند شہروں تک محدود تھی لیکن اب ساری دنیا میں اس کی پریکٹس کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے اور لاکھوں ہومیوپیتھ معالج کروڑوں مریضوں کو صحت یاب کرنے میں مصروف ہیں۔ اس دوران کئی دوسرے طریقہ ہائے علاج بھی رائج ہوئے جنہوں نے بظاہر

کافی ترقی کی لیکن ان کے غیر قدرتی طریقے اور مضر اثرات کی وجہ سے ان طریقہ ہائے علاج کی افادیت ہمیشہ سے ہی سوالیہ نشان بنی رہی اور اب دنیا کے ہر کونے میں سمجھدار اور پڑھے لکھے طبقے کی اکثریت اس سے بیزار ہوتی جارہی ہے اور متبادل طریقہ علاج مثلاً ہومیوپیتھی یا جڑی بوٹیوں کی طرف مائل نظر آتی ہے۔

انسانی زندگی کے تغیر و تبدل - Changing Human Life:-

ایک حقیقت جس کا ذکر بارہا دفعہ ہر دور کے نامور ہومیوپیتھ اور دوسرے معالج کررہے ہیں کہ بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ بیماریوں کی نوعیت بھی تبدیل ہوگئی ہے۔ اگر ہم دوسو سال پیچھے چلے جائیں تو معلوم ہوگا کہ اُس وقت انسانی غذا نسبتاً زیادہ خالص، قدرتی حالت میں اور مضر صحت اجزاء مثلاً کیمیکلز وغیرہ سے پاک تھی۔ فضا جس میں انسان سانس لیتا تھا، زیادہ مصفا تھی۔ تابکاری (Radioactivity) اور دیگر کیمیکلز کی وجہ سے فضائی آلودگی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اُس وقت کا انسان آج کے انسان کے مقابلے میں زیادہ قدرتی طریقوں اور اصولوں سے زندگی بسر کرتا تھا اور اس کا مدافعتی نظام (Immune System) زیادہ مضبوط تھا۔ نفسیاتی مسائل بہت کم تھے۔ لیکن جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی گئی انسان نے سہولیات اور تن آسانیوں کے نت نئے سامان اور طریقے پیدا کیے۔ دنیا کی تجارتی و صنعتی کمپنیوں نے روزمرہ کے مختلف کاموں میں آسانیاں پیدا کرنے کیلئے مختلف آلات اور مشینیں متعارف کرائیں جن سے گھنٹوں کا کام منٹوں میں ہونے لگا۔ پلاسٹک اور ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال اور وقتی طور پر آرام اور سکون پہنچانے والی (Tranquillizer) اور مضر صحت ادویات کا استعمال عام ہوگیا۔ فضا میں تابکاری کے علاوہ بے شمار کیمیکلز سے فضائی آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا جس سے نہ صرف زمین پر تمام جاندار مخلوق بشمول انسان (Living organism) بری طرح متاثر ہوئے بلکہ قدرت کی طرف سے عطا کردہ زمین کے گرد حفاظتی شیلڈ (Protective Shield) جس کو اوزون کی تہ (Ozone Layer) کہا جاتا ہے، کا خاتمہ (Depletion) شروع ہوگیا۔ قدرتی غذاؤں کی جگہ کیمیکلز اور سنتھیٹک میٹریل نے لے لی جس سے دماغی اور جسمانی نظام متاثر ہورہے ہیں۔ ہم تھوڑے وقت میں زیادہ فوائد حاصل کرنے کی کوشش میں قدرت کے اصولوں اور قدرتی نظام کو بھول گئے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قدرت کے خلاف چلنے والا ہر جاندار تباہی سے ہمکنار ہوتا ہے کیونکہ قدرت کے قانون سے بغاوت تباہی لاتی ہے۔

مندرجہ بالا عوامل کا یہ نتیجہ نکلا کہ بڑی حد تک انسان کی کیمسٹری تبدیل ہوگئی۔ بیماریوں کی نوعیت یکسر تبدیل ہوگئی۔ نہ صرف بیماریوں کی تعداد میں خوفناک حد تک اضافہ ہوگیا بلکہ نت نئی بیماریوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ جس مفرد دوا (Single Remedy) سے دوسو سال پہلے مرض ختم ہو جاتا تھا آج اکثر اوقات نہیں ہوتا۔ دوسو سال پہلے اکثر مریضوں میں ایک وقت میں ایک ہی بیماری پائی جاتی تھی اور متفرق بیماریوں (Multiple Diseases) والا مریض شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا تھا لیکن اب کیا بچے، کیا بڑے، مریضوں کی بڑی اکثریت میں ایک وقت میں کئی کئی بیماریاں موجود ہوتی ہیں۔ وقتی طور پر بیماریوں کو دبانے والی (Suppressive) اور مضر ادویات کے استعمال کی وجہ سے تقریباً ہر ایک کے جگر اور نظام ہضم کا فعل کمزور یا خراب ہے۔ انسان کا مدافعتی نظام (Immune System) یا قوتِ حیات نہایت کمزور ہے۔ ان بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے اکثر و بیشتر ہومیوپیتھک معالج کو مفرد دوا (Single Remedy) کے استعمال میں مشکل پیش آتی ہے۔ لہٰذا اسے ایک وقت میں کئی ایک ادویات استعمال کرانی پڑتی ہیں۔ اس لئے عملی طور پر مفرد دوا کا طرز فکر (Concept) کافی حد تک تبدیل ہو چکا ہے۔

نئی اختراعیں - New Innovations:۔

ہمارے ملک میں پچھلی چند دہائیوں سے یہ حقیقت سامنے آرہی ہے کہ باوجود اس کے، کہ سالانہ کئی ہزار طالب علم ہومیوپیتھی کا ڈپلومہ تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن ان میں بہت کم تعداد عملی طور پر ہومیوپیتھی کی پریکٹس کرتی ہے۔ ان میں بے شمار اچھے ذہن رکھنے والے بھی ہیں، جو اس شعبے میں نام پیدا کر سکتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ لوگ امتحان تو اچھی پوزیشن لے کر پاس کر لیتے ہیں لیکن فیلڈ میں آنے سے گھبراتے ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ دیکھی گئی ہے کہ وہ اس کام کو مشکل سمجھتے ہیں۔ وہ اس مخمصے میں رہتے ہیں کہ کون سی دوا تجویز کی جائے؟ کس پوٹینسی میں دی جائے؟ آیا کہ یہ دوا کام بھی کرے گی یا نہیں؟ لہٰذا ہمیں نئے ہومیوپیتھ کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں نئی ٹیکنالوجی سے بہرہ ور کرانا ہوگا کیونکہ اب دنیا بہت بدل چکی ہے۔ جہاں سائنس نے ہر شعبے میں بے انتہا اور حیرت انگیز ترقی کی ہے وہاں ہومیوپیتھی میں بھی نئی اختراعیں (Innovations) اور نئی ٹیکنالوجیز آ گئی ہیں جن سے یہ تمام مشکلات آسان ہوگئی ہیں۔ نئے سسٹم میں مندرجہ ذیل اصولوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے:۔

۱۔ مریض اور مرض کا مکمل تجزیہ

۲۔ انتخاب دوا

۳۔ انتخاب پوٹینسی

ایک کامیاب ہومیو پیتھ معالج کے لئے ضروری ہے کہ ہومیو پیتھی کے بنیادی اصولوں کے علاوہ اسے انسانی اناٹومی، فزیالوجی اور پیتھالوجی کا خاصا علم ہو جس سے علامات کے مطابق بیماری کو سمجھنے اور میٹریا میڈیکا کے مطابق دوا کے انتخاب میں خاطر خواہ مدد مل سکتی ہے۔ پیتھالوجی کا مطلب وہ پیتھالوجیکل تھیوری نہیں جس کی ڈاکٹر ہانیمن نے سختی سے مخالفت کی بلکہ بیماری کی پیتھالوجی کا علم ضروری ہے تاکہ علامات کی تشریح کر کے درست دوا کا انتخاب کیا جا سکے۔ کسی ایک علامت کو اس وقت تک نہیں سمجھا جا سکتا جب تک اس کو باقی تمام علامات کی روشنی میں نہ پرکھا جائے۔ بیماریوں کی وجوہات (Etiology) اور مختلف مراحل (Stages) اور اس سے متعلقہ مخصوص علامات پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ میٹریا میڈیکا کے مطابق اور بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے دوا کے انتخاب کے لئے بھی پیتھالوجی اور بیماری کی وجوہات (Etiology) سے بخوبی واقف ہونا بہت ضروری ہے۔ مزمن کیسز میں مریض اور مرض کا مکمل تشخیصی تجزیہ (Diagnostic Analysis) کرنے سے نہ صرف بالمثل دوا کا انتخاب آسان ہو جاتا ہے بلکہ علاج میں بھی آسانی ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن نے بالمثل طریقہ علاج کے ان اصولوں کو جو صدیوں سے طبی شعبے سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے علم میں تھے، سائنٹفک شکل دے کر ہومیو پیتھی کی بنیاد رکھی اور اس کے اصول وضع کئے۔ یہ اصول تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں خالصتاً قدرتی ثابت ہوئے۔ اسی لئے ان کی حقیقت ایک مسلّمہ امر بن چکی ہے۔ قدرتی اصول نہ نئے ہوتے ہیں نہ ہی پرانے۔ وقت صرف ان اصولوں کو پرکھنے اور نتائج جاننے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ارتقائی تبدیلیاں فیشن نہیں کہلا سکتیں۔ لفظ ''جدید'' یا ''جدت'' کو ہمیشہ تقابلی معنوں میں استعمال کرنا چاہیے تاکہ اس کی حقیقت مسلّمہ ہو سکے اور حقائق کی روشنی میں فیصلہ کرنا چاہیے۔ میڈیکل پریکٹس ہی ایک ایسا شعبہ ہے جو ان اصولوں کو پرکھنے اور ان کی اہمیت ثابت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ہومیو پیتھی کی پریکٹس کے اصول اس معیار پر پورا اترتے ہیں اس لئے اب اس پریکٹس کو فن کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے سنگل ریمیڈی پر زور دیا ہے۔ لیکن عام طور پر آج کل کی پریکٹس میں ایسا نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر اپنی پریکٹس کو کامیاب بنانے اور مریض کو جلد صحت یاب کرنے کے لئے مختلف ادویات آزماتا ہے جو ایک ہی وقت یا مختلف اوقات میں دی جاتی ہیں کیونکہ اکثر اوقات یہ خطرہ بھی محسوس کرتا ہے کہ سنگل ریمیڈی کے اثر کرنے کے انتظار میں کہیں مرض بڑھ نہ جائے۔ کچھ تجربہ کار ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ سنگل ریمیڈی دے کر لمبے عرصے تک اس کا اثر دیکھنے کے انتظار سے بہتر ہے کہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ ادویات دی جائیں۔ لیکن درست ریمیڈی کے انتخاب کے لئے اگر جدید طریقوں کو اپنایا جائے تو دوا اور پوٹینسی کا درست (Accurate) انتخاب چند منٹوں میں ہوسکتا ہے۔ اس کی تفصیل اگلے صفحات میں دی گئی ہے۔

پچھلے 50 سالوں میں ہومیوپیتھی میں کئی نئی اختراعیں (Innovations) ہوئیں جس سے ہومیوپیتھی کی پریکٹس زیادہ آسان اور کامیاب ہوگئی۔ اس سے پہلے بالمثل دوا یا پوٹینسی کے انتخاب میں کئی گھنٹے یا دن صرف ہوتے تھے یا بالمثل دوا کا انتخاب محض معالج کے تجربے پر منحصر تھا اور نئے ہومیوپیتھ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا جس وجہ سے ان کو اکثر ناکامیوں اور مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ موجودہ دور میں جس تیزی سے انسان ہر شعبے میں ترقی کر رہا ہے ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں بھی سائنٹفک تبدیلیاں آنا لازمی امر ہے۔ لہٰذا ہومیوپیتھی کی پریکٹس کو زیادہ سائنٹفک اور آسان بنانے کے طریقے دریافت کئے گئے۔ ان مشکلات کے پیش نظر پچھلی چند دہائیوں میں یورپ میں ایسے الیکٹرانک آلات ایجاد ہو چکے ہیں اور نئے طریقے دریافت ہو چکے ہیں جن کے ذریعے نہ صرف مریض اور مرض کا تجزیہ کرنے اور مرض کی نوعیت اور بنیاد کو سمجھنے میں آسانی ہوئی بلکہ درست ترین (Accurate) دوا اور پوٹینسی کا انتخاب نہایت آسان ہوگیا۔ اس طرح روزمرہ کی غلطیاں انتہائی کم ہوگئیں اور وقت کی بھی بچت ہوئی۔ اس سے ہومیوپیتھ معالج کی عزت و وقار میں اضافہ ہوا اور عوام الناس کی نظروں میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج قابل بھروسہ (Reliable) ثابت ہوا۔ پچھلے 20-30 سالوں سے دنیا میں سرگرم اور مصروف ترین ہومیوپیتھ اس نئے سسٹم کو اپنا کر ہومیوپیتھی کا لوہا منوا رہے ہیں۔ اس سسٹم میں ہومیوپیتھی کے وہی اصول اور قانون ہیں جو ڈاکٹر ہانیمن نے وضع کئے تھے۔ وہی ادویات ہیں، علامات لینے کے طریقے وہی ہیں۔ ادویات کی تیاری کا طریقہ بھی وہی ہے۔ وہی میٹریا میڈیکا۔ صرف امراض کی تشخیص اور مفصل تجزیے، دوا اور پوٹینسی کے صحیح انتخاب

کے نئے طریقے متعارف کئے گئے ہیں۔ جن سے ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں نہ صرف درستگی (Accuracy) آئی بلکہ وقت کی بچت ہوئی اور ناکامیوں اور مایوسیوں کا خاتمہ ہوا۔ اس کو ریڈیانک سسٹم کہا جاتا ہے۔ یہ سسٹم، ریڈی ایستھیسیا یعنی پنڈولم کے ذریعے Practise کیا جائے تو بے حد کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ یوں تو ریڈیانک سسٹم کے کئی اور استعمال بھی ہیں لیکن اگر ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں امراض کی درست تشخیص، دوا اور پوٹینسی کے صحیح انتخاب کے لئے ریڈیانک سسٹم کو استعمال کیا جائے تو بہت قلیل عرصہ میں کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ ہومیوپیتھ ریڈیانکس کا نام سنتے ہی خوف زدہ ہو جاتے ہیں کہ پتہ نہیں یہ کتنا مشکل کام ہے۔ کچھ لوگ جو اس سسٹم کی ابجد سے بھی واقف نہیں اس کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ تھوڑے عرصے کی پریکٹس سے کامیابی شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی نیا کام سیکھنا آسان نہیں ہوتا۔ صرف گاڑی کی ڈرائیونگ کو ہی لے لیں۔ ڈرائیونگ کے بنیادی اصول تو چند دنوں یا ہفتوں میں سمجھ میں آجاتے ہیں لیکن گاڑی چلانے کی مہارت حاصل کرنے میں کئی مہینے اور سال لگ جاتے ہیں۔ اگر ہم پہلے ہی خوف زدہ ہو جائیں کہ ہم گاڑی نہیں چلاسکیں گے تو کوئی بھی ڈرائیور نہ بن سکے گا۔ ڈاکٹر ہانیمن کی تعلیمات کے مطابق ایک کامیاب ہومیوپیتھ کیلئے ضروری ہے کہ اسے انسانی صحت، دماغ اور جسم کے افعال اور بیماریوں کا زیادہ سے زیادہ علم ہو۔ ہومیوپیتھک معالج کو انسانی اناٹومی، فزیالوجی، پیتھالوجی اور غذاؤں (جو بیماری اور صحت میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں) کے بارے میں جتنا زیادہ علم ہوگا اتنا ہی اس کو امراض کی وجوہات (Causes) اور علامات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ ہانیمن کے قانون صحت کے مطابق ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس حقیقت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔

انسانی پلین - Human Plane:۔

ہر انسان کے تین سطحی حصے (Plane) ہوتے ہیں۔ پچھلی ایک صدی سے ان کی اہمیت زیادہ اجاگر ہوئی ہے۔ ان کا خاطر خواہ علم معالج کو مختلف بیماریوں کا مؤثر علاج کرنے میں کافی مدد گار ثابت ہوا ہے:۔

۱۔ دماغی پلین (Mental Plane)
۲۔ جسمانی پلین (Physical Plane)
۳۔ روحانی پلین (Spiritual Plane)

دماغی عوارض بہت زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں اور ان کو اس لئے بھی سمجھنا زیادہ مشکل کام ہے کہ جب ہم دماغی مسائل کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہے۔ دماغ ایک ایسا چھوٹا سا (Miniature) کمپیوٹر ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ تمام جسمانی نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ نہ صرف جسمانی نظام کو ضروری برقی توانائی مہیا کرتا ہے بلکہ بے شمار خود کار نظاموں کے ذریعے زندگی کے تمام معمولات اور کارکردگی پر بھی نظر رکھتا ہے۔

جسم ایٹم کا بہت بڑا مجموعہ ہے جو برقی مقناطیسی انرجی (Electro-Magnetic Energy) اور برقی طاقت کے ذریعے اور مختلف نظاموں کی وجہ سے زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔ ان میں سے کچھ نظام خود کار ہیں اور کچھ نہیں۔ یہ ایک قسم کا روبوٹ (Robot) ہے جس کی اپنی ہی ایک کائنات ہے جو اپنی قسم کے دوسرے روبوٹوں سے مختلف ہے۔

روحانی پلین کو ابھی تک صحیح طریقے سے سمجھا نہیں گیا کیونکہ یہ شعاعوں (Radiation) پر محیط ہے اسی لئے اس کو عام مروّجہ طریقوں سے شناخت نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ موجود ہے۔ چونکہ یہ تھرتھراہٹ (Vibration) پیدا کرتا ہے اس لئے اسے ریڈیانک آلات پر ہی شناخت (detect) کیا جا سکتا ہے۔

انسانی کائنات - Universe Within:۔

ہر انسان کے اندر ایک اپنی علیحدہ کائنات ہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہے جسے Universe Within کہا گیا ہے۔ انسان کے Vibratory Pattern کی ریڈیانک آلات پر مکمل مطالعہ کر کے بیماریوں کی تشخیص اور تجزیہ انتہائی تفصیل کے ساتھ بہت کم وقت میں کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی تصوراتی دنیا نہیں ہے بلکہ عجیب و غریب حقائق ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک ایسے انسان جس کو ہم نے دیکھا نہیں جو ہم سے ہزاروں میل دور ہے، اُس کے خون کے ایک قطرے کے ذریعے اس کا مکمل تجزیہ کر سکتے ہیں اور پریکٹیشنر، ریڈیانک آلات اور اس شخص کے درمیان رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہ رابطہ ریڈیانک آلات اور اس شخص کی بنیادی شعاع (Fundamental Ray) کے ذریعے قائم کر سکتے ہیں۔ یہ حقیقت پچھلی تقریباً ایک صدی سے ماہرین کے علم میں تھی۔ لیکن پچھلی چند دہائیوں میں ایسے الیکٹرانک آلات ایجاد ہو چکے ہیں جن کے ذریعے یہ رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس فرد کی مکمل تشخیص اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی ٹیلی پیتھی، غیر مرئی چیز یا جادو نہیں بلکہ ایک صحیح (Accurate) سائنٹفک

حقیقت ہے جو اس وقت دنیا میں ہزار ہا پریکٹیشنرز کامیابی سے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ پریکٹیشنر کی مرضی ہے کہ وہ اختصار سے یا تفصیل سے مریض کا تجزیہ (Analysis) کرے لیکن وہ مرض کی جڑ (Root Cause) کو آسانی سے جان سکتا ہے۔ اس کیلئے اسے بہت بڑا اسپیشلسٹ بننے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ ایک ہومیو پیتھ یا عام پڑھا لکھا فرد بھی ان آلات پر پریکٹس کر کے امراض کی درست (Accurate) تشخیص کر سکتا ہے۔ اس کی پریکٹس میں بھی موٹر ڈرائیونگ کا اصول کام کرتا ہے۔ شروع شروع میں کچھ غلطیاں ہونا ممکن ہیں لیکن پریکٹس جاری رکھنے سے بہت جلد مہارت آ جاتی ہے اور اس سسٹم کی سچائی پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔ صرف لگن (Devotion)، محنت اور ریاضت کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں اس سے دوا اور پوٹینسی کا درست انتخاب بہت آسانی سے چند منٹوں میں کیا جا سکتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دوسری خوراک کی ضرورت کب ہوگی یا دوسری، تیسری یا چوتھی خوراک کب due ہوگی۔ اس طرح پریکٹیشنر مریض کو دوا کی خوراک کا کئی دنوں کا پروگرام بھی دے سکتا ہے۔ دوا کی خوراک دینے کے بعد یہ بھی آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوا نے مریض پر مثبت (Positive) کام شروع کیا یا منفی (Negative) یا کچھ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ ان آلات سے وقفے وقفے سے مریض کی حالت (مرض میں کمی بیشی) درستگی سے معلوم کی جا سکتی ہے جس کا ریکارڈ رکھا جا سکتا ہے۔

مرکب ادویات کی افادیت، ضرورت اور بنانے کے جدید طریقے -

Efficacy & Necessity of Multiple remedies - How to Make

ہومیوپیتھی میں کسی خاص مزمن مرض میں ایک سے زیادہ ادویات دینے کا طرزِ فکر (Concept) کوئی نیا نہیں۔ آج کے زمانے میں بدلتی ہوئی طرزِ زندگی اور دیگر عوامل جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کی وجہ سے اکثر مریض ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیماریوں میں مبتلا پائے جاتے ہیں یا ان کی بیماری کی نوعیت ہی ایسی ہوتی ہے کہ معالج کو مجبوراً ایک وقت میں ایک سے زیادہ ادویات دینا پڑتی ہیں کیونکہ معالج کا اولین مقصد مریض کو صحت دینا ہوتا ہے۔ ریڈیانک سسٹم پر معالج آسانی سے پتہ لگا سکتا ہے کہ مریض کو کونسی ادویات، کس پوٹینسی میں ضرورت ہیں۔ اس طریقے سے جو ادویات مثبت ظاہر ہونگی وہ کمپلیمنٹری بھی ہونگی لہٰذا ایک

دوسرے کی مدد کریں گی۔ اس کے بعد معالج اپنے طریقے سے ایک سے زیادہ ادویات سادہ گولیوں (Diskettes) یا الکوحل (40%) اور ڈسٹلڈ واٹر (60%) کے محلول میں شامل کر کے مریض کی Multiple Remedy تیار کر سکتا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ ہر وزن کی گولی کی اپنی استطاعت (Carrying Capacity) ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1 گرین گولی (Diskette) --- صرف ایک ریمیڈی۔ ایک سے 6 پوٹینسی تک۔

2 گرین گولی (Diskette) --- 6 ریمیڈیز، ایک سے 30 پوٹینسی تک۔

یا ایک ریمیڈی 200 یا اس سے اوپر پوٹینسی کی۔

اونچی پوٹینسی کی ادویات کیلئے 5 گرین کی گولیاں (Diskettes) استعمال کی جاتی ہیں۔

الکوحل اور ڈسٹلڈ واٹر کے محلول کا استعمال صرف چھوٹی طاقت کی ادویات کے لئے بہتر ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو بلینک (Sugar Free) گولیاں یا ممکن ہو تو متذکرہ بالا محلول دینا چاہیے۔

مندرجہ بالا طریقہ میری اپنی تحقیق ہے جو انتہائی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو سنگل ریمیڈی دینی چاہیے۔ ریڈیانک سسٹم میں یہ سہولت بھی حاصل ہے کہ ایک دفعہ کمپاؤنڈ ریمیڈی دینے کے بعد یہ بھی آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے کہ اس میں شامل ہر ریمیڈی نے انفرادی طور پر کتنا مثبت یا منفی عمل کیا ہے یا کچھ بھی نہیں کیا۔

آج کل ہومیوپیتھی کی کمپاؤنڈ ادویات جن کو پولی فارمیسی (Poly-Pharmacy or Combinations) بھی کہا جاتا ہے کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے۔ دیگر ممالک کے علاوہ پاکستان میں بھی مختلف کمپنیاں ہومیوپیتھی کے کمپاؤنڈ ادویات اور پوٹینسی وغیرہ تیار کر رہی ہیں۔ ان پاکستانی کمپنیوں نے انتھک محنت اور جدید تحقیقات کی بناء پر بہتر سے بہتر کمپاؤنڈز متعارف کرائے ہیں جو خاص طور پر حاد امراض میں کافی کارگر ثابت ہوئے ہیں۔

انسان - تین اوصاف رکھنے والی مخلوق:۔

کچھ ماہرین نے انسانوں کو تین حصوں (Categories) میں تقسیم کیا ہے:۔

۱۔ جسمانی اوصاف (Physical)

۲۔ ذہانت یعنی دماغی اوصاف (Intellectual)

۳۔ روحانی اوصاف (Spiritual)

یک طرفہ طریقۂ علاج شاید وقتی طور پر اچھا نتیجہ دے لیکن مندرجہ بالا اوصاف کو مدنظر رکھ کر علاج کیا جائے تو مستقل کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ہر انسان اپنے ان اوصاف کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور ان کے مطابق اپنے اعمال کی تشریح کرتا ہے۔ عام مشاہدے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ ایک شخص میں جسمانی اوصاف زیادہ نمایاں ہوتے ہیں جبکہ دوسرے میں دماغی اوصاف یا ذہانت زیادہ نمایاں ہوتی ہے اور تیسرے میں روحانیت یا مذہبی سوچ یا جذبات زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ ہومیوپیتھی میں ان تمام اوصاف رکھنے والے انسان کا علاج مؤثر طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ جسمانی اوصاف والا انسان جسمانی مشقت کو ترجیح دیتا ہے جبکہ دماغی اوصاف والا انسان علمی اور ذہانت سے متعلقہ شعبوں کو پسند کرتا ہے اور روحانی اوصاف والا انسان روحانیت، مذہبی یا خفیہ علوم (Occult Arts) کے شعبوں میں دلچسپی رکھتا ہے اور جذباتیت کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ ماہرین نہایت محتاط مطالعے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مختلف اوصاف رکھنے والے انسانوں کے کوئی نہ کوئی اعضاء (Organs) مضبوط یا کمزور ہوتے ہیں۔ مثلاً جسمانی اوصاف رکھنے والے کا جگر زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اگر ان کا جگر بہترین حالت میں ہوگا تو کوئی بیماری حملہ آور ہوگی تو آسانی سے ختم ہو جائیگی۔ اسی طرح ذہنی اوصاف والے کے پھیپھڑے زیادہ اہم ہوتے ہیں اور روحانی اوصاف والے کے گردے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ ذہنی اوصاف والوں کا نظام تنفس (Respiratory System) زیادہ اہم ہوتا ہے اور انہیں آکسیجن کی زیادہ ضرورت رہتی ہے کیونکہ آکسیجن ہی دماغ کی خوراک ہے۔ جسمانی اوصاف والے کا جگر اس لئے زیادہ اہم ہے کہ انہیں بھوک زیادہ لگتی ہے اور اچھی اور زیادہ خوراک ہی ان کی کمزوری ہوتی ہے۔ روحانی اوصاف والے میں پانی کی سپلائی اور کنٹرول اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اگر وہ گردوں کی حفاظت نہیں کرتے تو مختلف بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگوں میں دوہرا رجحان (Double Tendency) بھی پایا گیا ہے۔ کچھ جسمانی اوصاف رکھنے والوں میں ذہنی رجحان یا روحانی رجحان بھی پایا گیا ہے اور اسی طرح دوسری قسم کے لوگوں میں بھی دوہرا رجحان پایا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق ایسے لوگوں کے علاج میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جسمانی اوصاف والوں کو کم طاقت کی ہومیوپیتھک دوا اچھا کام کرتی ہے جبکہ ذہنی اور روحانی اوصاف والوں کو اونچی طاقت کی ادویات بہتر نتیجہ دیتی ہیں۔ مختلف اوصاف والوں کی خوراک بھی مختلف ہوتی ہے۔ معالج کو چاہیے کہ جسمانی اوصاف والوں کو زیادہ گوشت اور اناج کھانے کا مشورہ

دے۔ روحانی اوصاف والوں کو تازہ سلاد کا مشورہ دے اور ذہنی اوصاف والوں کو زیادہ پھل کھانے کا مشورہ دے۔

اوپر دیئے گئے اصول کچھ یورپین ماہرین نے وضع کئے ہیں۔ چونکہ ہومیو پیتھک معالج تمام انفرادی اور مجموعی علامات کو مدنظر رکھ کر ہی علاج کرتا ہے اس لئے مندرجہ بالا اصول ہومیوپیتھی میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

ہومیوپیتھی چونکہ ایک قدرتی طریقہ علاج ہے اور ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے اس لئے یہ ایک حقیقت بھی ہے اور میرے روزانہ کے مشاہدے میں آیا ہے کہ ہر انسان کی اپنی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی عضو (Organ) حساس ہوتا ہے اور وہ عضو بیماریوں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ مثلاً ذیابیطس ہر ایک کو نہیں ہوتی، ہر ایک کو دل کی بیماریاں نہیں ہوتیں چاہے وہ جتنی مرضی بد پرہیزی کرے۔ علم نجوم کے ماہرین نے بھی انسان کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی بارہ بروج (Zodiac or Sign) ہیں اور ہر برج والوں کی علیحدہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات یہ درست پایا گیا ہے بشرطیکہ اس شخص کا صحیح برج معلوم ہو۔

اسی طرح نفسیاتی مسائل بھی دماغی اور جسمانی عوارض پیدا کرتے ہیں۔ ہر انسان چونکہ ایک بے حد پیچیدہ یونٹ ہے لہٰذا ایک اچھے معالج کے لئے مریض اور مرض کے ہر پہلو کا خاطر خواہ علم کامیابی کی ضمانت ہے۔ ہومیوپیتھی میں بتایا گیا ہے کہ کچھ انسانوں کی اپنی دوائیاں ہوتی ہیں مثلاً کچھ لوگ اناکارڈیم کے مریض ہوتے ہیں (Anacardium Type)، کچھ کیلشیم کاربونیٹ کے (Calcium Carbonate Type)، کچھ لائیکو پوڈیم کے (Lycopodium Type) وغیرہ وغیرہ۔

انسانی نشوونما کے 9 مراحل

9 Stages of Human Development:

جسمانی ساخت (Constitution) وہ ہوتی ہے جس کے ساتھ ایک انسان پیدا ہوتا ہے۔ مزاج یا طبیعت (Temperament) پیدائشی رجحان کے علاوہ ماحول اور مختلف حالات سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم ایک انسان کی Constitution کا فیصلہ اس کی جسمانی ساخت کو دیکھ کر کرتے ہیں جبکہ Temperament انسان خود اپنی نفسیات کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک خاص Constitution اور Temperament

والے انسان کی بیماریاں اور دوائیاں بھی مختلف ہوتی ہیں لہٰذا Constitution اور Temperament کا علم بھی ہومیو پیتھ معالج کے لئے ضروری ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ عمر کے لحاظ سے جب انسان کی Constitution اور Temperament میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں تو ان کی علامات اور طریقۂ علاج بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ ماہرین نے انسان کے اس پہلو کو سمجھنے کے لئے عمر کو (نشوونما کے لحاظ سے) نو (9) مراحل میں تقسیم کیا ہے:۔

۱۔ پیدائش سے پہلے کی عمر (Foetal or Prenatal period)

۲۔ نوزائیدگی (Infancy)

۳۔ 2 سے 12 سال (2nd Infancy)

۴۔ 12 سے 16 سال (Puberty)

۵۔ 16 سے 20 سال (Adolescence)

۶۔ 20 سے 35 سال (Young Adult)

۷۔ 35 سے 50 سال (Adult 2nd Stage)

۸۔ 50 سے 65 سال (Post Menopause in woman)
(Ripe age in Man)

۹۔ 65 سال اور اسکے بعد

پیدائش سے پہلے کی عمر (Prenatal Period):۔

حمل کے پہلے مرحلے میں ہی ہمیں بچے کی صحت کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ حاملہ کو پہلے تین ماہ میں متلی، قے، غدودوں کی تکالیف وغیرہ لاحق ہو جاتی ہیں۔ یہ حیض کی بندش کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اس کے بعد موروثی بیماریوں کی علامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ممکنہ موروثی عوارض (Hereditary Traits) کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اگر ایسی صورت ہو تو ایک اچھا معالج متعلقہ ادویات سے بچے کی پیدائش سے پہلے ان کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ سفیلینم Syphilinum، ہیپٹو سفیلینم Hepato-syphilinum یا اورم Aurum وغیرہ کی مناسب خوراک (Dose) دے کر ان خطرات کا سدباب کیا جا سکتا ہے۔ حاملہ کو سائیکوٹک (Sycotic) حالت میں تھوجا، پرانی سوزاک کی حالت میں میڈورینم (Medorrhinum) وغیرہ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بچے کی پیدائش سے پہلے ماں کو حمل کے دوران Natrum

Muraticum, Thuja, Natrum Sulphuricum, Sulphur, Iodatum مناسب ترین نوسوڈز کے ساتھ باری باری (Alternate) دی جاسکتی ہے تا کہ بچے کوموروثی عوارض سے محفوظ کیا جاسکے۔

نوزائیدگی (Infancy):۔

پیدائش کے بعد ہم بچے کی جسمانی ساخت (Constitution) کا جائزہ لے سکتے ہیں، ہمیں بغور مشاہدہ کرنا ہے کہ بچہ کس ہومیوپیتھی ٹائپ Type کا ہے۔آیا کہ بچہ پیدائشی طور پر Carbo-calcic, Flouro-calcic یا Phospho-calcic ہے وغیرہ وغیرہ۔ بچے میں Antibodies نہیں بنتیں۔ بچے کا خودکار نظام انفیکشن یا جراثیموں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ بچے کا کام صرف خوراک کو ہضم کرنا ہے۔لہٰذا بچے کی خوراک کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔اسی لئے قدرت نے ماں کے دودھ کو، جس میں ماں کے Antibodies موجود ہوتے ہیں، بچے کی بہترین خوراک بنایا ہے جس سے بچہ بیماریوں، جراثیمی حملوں اور انفیکشن وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پیدائش کے پہلے ماہ میں کچھ خاص ادویات یا Isopathic Medicines نہیں دینی چاہئیں کیونکہ یہ خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں۔ بچے کو ہومیوپیتھی ادویات بہت احتیاط سے دینی چاہیے۔نوسوڈز تو بالکل نہیں دینے چاہئیں۔ بہت کم ہومیوپیتھی کی ادویات ایسی ہیں جو اس عمر میں بچے کو دی جاسکتی ہیں۔اس عمر میں جہاں تک ممکن ہو خوراک پر زیادہ دھیان دینا چاہیے۔(12 سال کی عمر کے بعد کسی بھی عمر میں ہومیوپیتھی کی تمام ادویات علامات کے مطابق دی جاسکتی ہیں)۔

2سے12سال (Second Infancy):۔

اس عمر میں بیماریوں کی علامات زیادہ واضح ہو جاتی ہیں۔بچہ موسمی یا وبائی امراض (Epidemics) سے زیادہ متاثر ہوتا ہے مثلاً وبائی بخار، خسرہ (Measles)، سرخ بخار (Scarlatina)، کن پیڑے (Mumps)، کالی کھانسی (Whooping Cough) وغیرہ۔ اس عمر میں بخار بہت جلد ہو جاتے ہیں جبکہ بڑھاپے میں بہت کم بخار ہوتے ہیں۔اس عمر میں بیلاڈونا (Belladona)، کیمو ملا (Chamomilla)، جیلسی میم (Gelsemium) یا فیرم فاس (.Ferrum Phos)، عام استعمال ہوتے ہیں جبکہ یہ بڑھاپے میں بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

12 سے 16 سال (Puberty):۔

اس عمر میں چونکہ Endocrinal تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوجاتی ہیں تو ہومیوپیتھی کی کلاسیکل ادویات دی جاسکتی ہیں۔ اکثر اوقات لیکسز (Lachesis) بھی دی جاتی ہے۔

16 سے 20 سال (Adolescence):۔

بڑھتی ہوئی جوانی کے اس دور میں بھی ہارمونز کی تبدیلیاں جاری رہتی ہیں اور مزاج میں تیزی آجاتی ہے۔ بخار بھی عام ہوتے ہیں۔ علامات کے مطابق کوئی بھی دوا دی جاسکتی ہے لیکن جوش ابھارنے والی (Excitants) صرف مجبوری کی حالت میں دینی چاہئیں۔

20 سے 35 سال Young Adult اور 35 سے 50 سال Adult 2nd Stage:

یہ عمر کے وہ حصے ہوتے ہیں جن میں نشو و نما مکمل ہوجاتی ہے۔ انفیکشن اور بخار کم ہوتے ہیں۔ متعدی بیماری کم حملہ آور ہوتی ہیں لیکن کچھ عوارض ایسے بھی ہوسکتے ہیں جو مزمن صورت اختیار کرلیتے ہیں۔ لہٰذا اس عمر میں اگر کوئی دماغی یا جسمانی مسئلہ ہو تو اس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے۔ خاص طور پر خواتین جن کی قوت مدافعت بچوں کی پیدائش کی وجہ سے یا مضر ادویات کی وجہ سے خاصی کمزور ہوجاتی ہیں کوئی ایک مزمن بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ ان کے لئے ہومیو پیتھک ادویات کا استعمال بہتر نتیجہ ظاہر کرتا ہے۔

50 سے 65 سال (Ripe Age/Menopause):۔

اس عمر میں بھی ہومیو پیتھک ادویات کا استعمال خاصا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے کیونکہ اکثر اوقات علامات تبدیل نہیں ہوتیں۔ سائیکوسس (Sycosis) یا سورا (Psora) کی علامات واضح ہوجاتی ہیں۔ جگر کے عوارض عام ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس لئے بھی بیمار پڑتے ہیں کہ ان کی جسمانی حرکات میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ ورزش یا مشقت کم کرسکتے ہیں۔ جگر، پتہ کے امراض اور صفراوی امراض زیادہ لاحق ہوسکتے ہیں۔ جگر Fatty ہوجاتا ہے اور خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

65 سال کے بعد (Old Age):۔

اس عمر میں اگر بخار ہوجائے تو اکثر اوقات درجہ حرارت زیادہ نہیں بڑھتا۔ ہومیوپیتھی کی ادویات میں کمی ہوجاتی ہے۔ بیماریوں کی علامات زیادہ واضح اور مستقل ہوتی ہیں۔ دوران خون، دل اور شریانیں خاص طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ بلغمی عوارض اور انفلوئنزا (Influenza) وغیرہ

آسانی سے پیدا ہوتے ہیں جو اکثر اوقات فاسفورس (Phosphorus) اور کاربو وتج (Carbo vegetabilis) سے ختم ہوجاتے ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس عمر میں لوگوں کی اکثریت ہومیوپیتھی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے زندگی میں مضر ادویات کے اثرات سے بخوبی واقفیت حاصل کرلی ہوتی ہے۔

مریضوں کی اقسام - Types of Patients:۔

ماہرین نے مریضوں کی اقسام (Types)، نہ صرف مزاج کے لحاظ سے بلکہ Constitution اور Medicinal Type کے لحاظ سے وضاحت کی ہے، جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔ اعصابی Nervous:۔

ایسا مریض ذہنی اور جسمانی طور پر حساسیت (Sensitivity)، برانگیختگی (Excitability) اور غصے (Irritability) کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جذباتیت کی حالت میں نبض کی رفتار زیادہ ہوتی ہے لیکن سکون کی حالت میں کم ہوتی ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر Spiritual Type ہوتے ہیں جس کا پہلے ذکر کیا جاچکا ہے۔ انہیں تمام اعصابی عوارض مثلاً اکڑاؤ، ایک جگہ نہ ٹھہرنے والے درد جو چھونے سے بڑھ جائیں، سردرد وغیرہ لاحق ہوسکتے ہیں۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل ہومیوپیتھک ادویات مفید ثابت ہوتی ہیں:۔

Ambra Gris., Aconite, Actaea Rac., Allium Cepa. , Ammonia Carb., Anacardium, Apis, Arnica, Argentum Nit., Arsenicum.

۲۔ صفراوی Bilious:۔

ان کی جلد پیلی یا کالی ہوتی ہے عام طور پر Physical Type ہوتے ہیں۔ انہیں ایسے عوارض جن میں جگر اور معدہ متاثر ہو زیادہ تنگ کرتے ہیں۔ قبض، بواسیر، پیشاب کی رنگت گہری پیلی وغیرہ عام بیماریاں ہیں۔ ان کی بہترین ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

Arsenicum, Belladonna, Berberis Vulg., Bryonia, Chelidonium, China, Chionanthus, Colocynthis, Carduus Mar.

۳۔ پراعتماد Sanguinous:۔

یہ روحانی طور پر چست اور اچھی جسمانی بناوٹ اور خوش طبع ہوتے ہیں۔نبض طاقتور اور دوران خون بہتر ہوتا ہے۔یہ Intellectual Type سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔جلن، سوجن اور فاسد مادوں کے اجتماع کے عوارض زیادہ لاحق ہوتے ہیں۔ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

Aconite, Arnica, Arsenicum, Aurum, Belladonna, Bryonia, Drosera, Ferrum, Gelsemium, Glonoine, Hyoscyamus.

۴۔ بلغمی مزاج (لمفی) Lymphatic:۔

ٹھنڈے دل اور دماغ والے، سست نبض، زرد اور لاغر جلد عام طور پر سفید رنگ اور فربہ، کمزور پٹھے، سرد مزاج، دوران خون کمزور، نزلہ زکام کے علاوہ پانی جمع ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والے عوارض زیادہ ہوتے ہیں۔ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

Aloe, Anacardium, Belladonna, Calc. Carb., Causticum, Convallaria, Digitalis, Hepar, Kali Silica, Kali Mur.

۵۔ لاغر Feeble:۔

جلد تھکنے والا، قدرتی حرارت اور قوت (Energy) کی کمی، کمزور نبض اور دل، ورزش کی کمی اور کاہلی کی وجہ سے عوارض، خون کی کمی۔ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

Ammonia Carb., Arsenicum, Bovista, Calcium Fluor., Calc. Phos., Carbo Veg., Cactus, China, Baryta Carb., Nux Vomica, Phosphoric Acid, Rhus Tox.

۶۔ غصیلا Apopleptic:۔

عام طور پر چہرہ سرخ، موٹی گردن، نبض طاقتور عموماً Physical Type ہوتے ہیں۔ بلڈ پریشر اور سردرد (Congestive Headache) جیسے امراض کا شکار ہو سکتے ہیں ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

Cactus, Cholesterinum, Gelsemium, Glonoine, Kali Phos., Lobelia Inf., Lachesis, Belladonna.

۷۔ خشک Dry:۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایسا مریض Lycopodium Type ہوتا ہے۔ پتلا،

تیکھے نقوش، پژمردہ، پٹھے سخت، پھرتیلا اور نگاہیں متلاشی ہوتی ہیں۔سوزشی بیماریاں، اچانک بخار ہونا اور خشک جلد کی وجہ سے مخصوص جلدی بیماریاں ہوتی ہیں۔ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔
Arsenicum, Aconite, Belladonna, China, Ferr. Phos., Gelsemium, Graphites, Kali Phos., Kali Sulph.

۸۔ وجع المفاصل والا Rheumatic:۔

سست جھلیاں اور جلد، گردوں کی بیماریاں ، وجع المفاصل، بدہضمی، خاص طور پر Lymphatic Constitution رکھتا ہے۔ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔
Aconite, Actaea Rac., Arsen. Iod., Bryonia, Colchicum, Ledum, Kali Bic., Rhus Tox., Ruta, Eupatorium Perf.

۹۔ تپ دق کے خواص والا Tubercular:۔

ان کی چھاتی کمزور ہوتی ہے صاف اور شفاف جلد، کمزور سانس، دبلا اور کمزور نشوونما، کمزور نبض (جو کسی وقت بڑھ بھی جاتی ہے)، جلد تھکاوٹ، نظام تنفس اور پھیپھڑوں کی بیماریاں عام ہوتی ہیں۔ان کی ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔
Arsenicum, Bacillinum, Bovista, Crotalus Hor. (Kills the bacteria), Oleum Jec. (Cod Liver oil), (Useful in material dose or in potency.The latter is for those who cannot tolerate oil). Rumex, Stannum, Tuberculinum.
ان کے علاوہ دیگر مختلف ٹائپ کے مریض جن کی ظاہری علامات ملی جلی ہوتی ہیں۔ان کی درجہ بندی (Classification) کرنا ذرا مشکل ہے لہٰذا مجموعی علامات کے مطابق ہی علاج کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر سے مسیحا کا درجہ حاصل کرنے کا راز -
Secret Behind Art of Healing:۔

ایک یورپین سائنسدان کا کہنا ہے کہ شفا ایک فن ہے (Healing is an Art)۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ "Healing Is An Art Which Is God Gifted, And It Does Not Come With Degrees"۔ ہمارا عقیدہ ہے اور دراصل حقیقت بھی یہی ہے کہ شفا (Healing) صرف اور صرف خدا کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر تو صرف کوشش کرتا ہے اور دوا دیتا ہے۔یہ بھی حقیقت ہے کہ Healing ایک فن ہے جو خدا صرف

انہی کو عطا کرتا ہے جو عرصۂ دراز تک پوری تندہی وخلوصِ نیت اور لگن (devotion) سے اور بغیر کسی مادی لالچ کے مریضوں کو صحت یاب کرنے میں مصروف رہیں تو ان میں ایسی روحانی طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو ان کے کام میں مدد دیتی ہیں اور وہ ڈاکٹر سے ''مسیحا'' کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ محض کتابیں پڑھنے اور ڈگریاں حاصل کرنے سے یہ فن نہیں ملتا۔ جو لوگ طب کے شعبے کو محض اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اپناتے ہیں انہیں بھی یہ فن عطا نہیں ہوتا۔

قدرت نے عام بیماریوں کی علامات پیدا کی ہوئی ہیں مثلاً بخار، قے، دست، درد وغیرہ۔ یہ علامات مریض کی قوتِ حیات کی بیماری پر قابو پانے کے ردِعمل کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ بیماری کی حالت میں ان علامات کا پیدا ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ مرض کو بڑھنے سے روکتی ہیں مثلاً تیز بخار کی حالت میں جراثیم پرورش نہیں پاتے، اس لئے کہ بخار ان جراثیموں کو مزید بڑھنے سے روکتا ہے۔ قے اور دست معدے اور انتڑیوں کو مضر اور زہریلے عناصر سے خالی کر دیتے ہیں۔ درد متاثرہ حصے کو آرام (rest) دیتا ہے لہٰذا تمام علامات بیماری کو ختم کرنے میں قوتِ حیات کی مدد کرتی ہیں اور درست دوا دینے سے مرض ختم ہو جاتا ہے لہٰذا صرف ایسی دوا مرض کو ختم کرتی ہے جو مریض میں یہ علامات پیدا کرتی ہے۔ اس طرح مرض کو ختم کرنے میں قدرتی نظام کی مدد کرتی ہیں۔ لیکن دوسرے طریقہ ہائے علاج میں علامات سے متضاد ادویات دی جاتی ہیں جس سے مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے۔ مزمن امراض کے پیدا ہونے کی یہ ایک بڑی وجہ ہے۔

ہومیوپیتھی چونکہ ایک قدرتی طریقہ علاج ہے لہٰذا ہومیوپیتھک معالجین کو چاہیے کہ وہ مرض کو ختم کرنے پر اپنی بھرپور توجہ دیں اور پوری ایمانداری، خلوصِ نیت اور لگن (devotion) سے، بغیر کسی مادی لالچ کے مریض کی مدد کریں پھر آپ دیکھیں گے کہ قدرت آپ کی مدد کرے گی۔ میں ہمیشہ اپنے شاگردوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ مریض کی مدد کرنے اور اس کے مرض کو ختم کرنے کو اوّلیت (Priority) دیں اور پیسے کی فکر نہ کریں۔ پیسے کو دوسرے درجہ کی اہمیت (Second Priority) دیں۔ اگر آپ کے ہاتھ سے مریض شفا پانا شروع ہو گئے تو پیسہ آپ کے پیچھے آئے گا اور آپ کے مالی مسائل حل ہو جائیں گے۔

روحانی ادویات - Spiritualized Medicines:۔

مخصوص تھیوری پر یقین کرنے سے انسان کسی نتیجے پر نہیں پہنچتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کھلے ذہن سے اپنے تجربات اور مشاہدات سے سیکھنا ہے۔ روزمرہ کے تجربات یہ ثابت کرتے

ہیں کہ ہومیوپیتھی کی Potentized دوامیں صرف اس کی ادویاتی طاقت (Medicinal Energy) موجود ہوتی ہے نہ کہ ادویاتی اجزاء (Medicinal Substance)۔اسی لئے یورپ میں ہومیوپیتھی کی ادویات کو روحانی ادویات (Spiritualized Medicines) کہا جاتا ہے۔ہومیوپیتھی کی ادویات اوران کی پوٹینسی کے بارے میں اکثر نکتہ چین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ شے جو لیبارٹری میں کسی تھیوری (Theory) کے تحت دیکھی نہیں جاسکتی یا شناخت نہیں کی جاسکتی اس کی کیا حقیقت ہوسکتی ہے؟ یہ لوگ صرف مادے کو مانتے ہیں حالانکہ دنیامیں اور کائنات میں جتنی قوتیں (Forces) ہر شے کو کنٹرول کررہی ہیں وہ غیر مادی ہیں ۔ان لوگوں نے کبھی سوچا ہے کہ سنفر کتا (Sniffer Dog) لوگوں کی بھیڑ والی سڑک پر جس مخصوص بُو کا پیچھا کرتا ہے وہ انسان کی بنائی ہوئی کسی لیبارٹری یا آلے (Device) سے دیکھی نہیں جاسکتی نہ ہی محسوس کی جاسکتی ہے لیکن حقیقت میں یہ موجود ہوتی ہے۔

ہومیوپیتھک ادویات کی اثر پذیری میں رکاوٹ - جدید تحقیق -

Impediments In Homoeopathic Remedies --- New Research :-

تقریباً ہر ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو اکثر اوقات ایسے حالات سے واسطہ پڑتا ہے کہ اچھی سے اچھی بالمثل دوا دینے کے باوجود کوئی مثبت نتیجہ نہیں نکلتا۔میرے مشاہدے اور تجربے میں آیا ہے (جس سے اکثر تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز متفق ہیں) کہ کچھ دھاتیں ایسی ہیں جو انسان میں مخصوص الرجی پیدا کرتی ہیں جن کی موجودگی میں ہومیوپیتھی کی (Potentized) دوا،خاص طور پر بڑی طاقت والی دوا، جو نہایت لطیف (Fine) حیثیت رکھتی ہے،خاطر خواہ اثر نہیں کرتی ۔اسی طرح موبائل فون یا بیٹری والی گھڑیاں یا اسی طرح کے دوسرے الیکٹریکل آلات جن میں سے مضر صحت شعاعیں،مثلاً Gamma Rays ،برقی مقناطیسی شعاعیں وغیرہ، خارج ہوتی ہیں جو قوتِ حیات پر مضر اثرات مرتب کرتی ہیں جس کی وجہ سے ہومیوپیتھی کی دوا اپنا کام خاطر خواہ طور پر نہیں کرسکتی ۔ یہ تجربہ ہزار ہا دفعہ کیا جاچکا ہے کہ ایسے آلات جب جسم سے دور کرتے ہیں تو ہومیوپیتھی کی دوا اپنا پورا اثر دکھانا شروع کردیتی ہے۔ایلومنیم (Aluminium) چونکہ ایک Toxic اثر رکھنے والی دھات ہے اس کے برتنوں کے استعمال سے ایلومنیم الرجی (Aluminium Allergy) پیدا ہوجاتی ہے۔اس قسم کی رکاوٹیں زیادہ تر ان مریضوں میں

دیکھی گئی ہیں جن کی حساسیت (Sensitivity) بہت زیادہ ہو یعنی Hyper-sensitive ہوں یا مزمن امراض میں مبتلا ایسے مریض جو کافی عرصہ سے بیمار ہوں اور مضر صحت اور وقتی طور پر مرض کو دبانے والی ادویات کے استعمال کی وجہ سے جن کی قوتِ حیات کمزور ہو چکی ہو۔ لہٰذا ہومیو پیتھک معالج کو اپنی پریکٹس کو کامیاب بنانے اور مریضوں کو ہومیو پیتھی کے ذریعے تندرست کرنے کے لئے، علاج میں رکاوٹ بننے والے ان عوامل پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ ایلومینیم کی الرجی کو ختم کرنا بہت آسان ہے۔ ایلومینا 30 (Alumina 30) کی ایک خوراک دینے سے مریض اس الرجی سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا معالج کو چاہیے کہ علاج کے شروع کرنے سے پہلے ایک خوراک ایلومینا 30 مریض کو دیں۔ یہ ایک راز ہے جس سے بہت کم ہومیو پیتھ واقف ہیں۔ دیگر اشیاء مثلاً الیکٹرانک آلات کے مضر اثرات سے بچنے کیلئے بھی ریڈیانک سسٹم کے ذریعے ان کے تریاق (Antidote) بنائے جا سکتے ہیں۔

میرے تجربے میں آیا ہے کہ سونا ہر مرد کو نقصان دیتا ہے اور ہر عورت کو فائدہ دیتا ہے۔ جو مرد سونا پہنتے ہیں انہیں شفاءِ کامل حاصل نہیں ہوتی۔ وقتی ادویات سے ان کا مرض دبایا جا سکتا ہے یا آپریشن کے ذریعے متاثرہ عضو (Organ) کو جسم سے نکالا جا سکتا ہے (نہ رہے بانس نہ بجے بانسری) لیکن ادویات سے مکمل شفاء اس وقت تک نہیں حاصل ہوتی جب تک سونے کو ان کے جسم سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ جوانی میں چونکہ اکثر اوقات مرض کی شدت کم ہوتی ہے تو نوجوان زیادہ تکلیف محسوس نہیں کرتے تو ان کے لئے یہ پابندی بے معنی لگتی ہے۔ اسی طرح مصنوعی زیورات (Artificial Jewellery) مثلاً لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کے زیورات اکثر اوقات مرد اور عورت دونوں پر مضر اثرات مرتب کرتے ہیں لیکن خالص چاندی ایسی دھات ہے جو مرد اور عورت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ دراصل ہومیو پیتھی کی دوا جب مریض کو دی جاتی ہے تو فوری طور پر اپنا اثر شروع کر دیتی ہے اور شفاء کا عمل (Healing Process) شروع ہو جاتا ہے جس کی تصدیق پنڈولم یا ریڈیانک سسٹم سے اسی وقت کی جا سکتی ہے لیکن مندرجہ بالا رکاوٹوں کی وجہ سے شفاء کا عمل (Healing Process) شروع ہی نہیں ہوتا لیکن جیسے ہی رکاوٹ کا باعث بننے والی اشیاء مریض کے جسم سے علیحدہ کی جاتی ہیں تو شفاء کا عمل فوری طور پر شروع ہو جاتا ہے۔

قوتِ حیات - سائنٹفک تشریح

SCIENTIFIC CONCEPT OF VITAL FORCE

ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے ایفورزم 9، 10، 11 اور 12 میں قوتِ حیات کے بارے میں اس طرح ذکر کیا ہے:۔

ایفورزم 9۔

''تندرستی کی حالت میں وہ روحانی قوتِ حیات جو انسان کے مادی جسم کو زندگی بخشتی ہے اور اس کو زندہ رکھتی ہے۔ اپنی لامحدود قوت کے ساتھ انسانی جسم پر حکمرانی کرتی ہے اور زندہ جسم کے تمام اعضاء کے افعال و احساسات کی کارکردگی میں توازن قائم رکھتی ہے، تا کہ ہمارا اندرونی ذی فہم ذہن اس زندہ اور تندرست جسم کو آزادی کے ساتھ زندگی کے اعلیٰ معیار کی تکمیل کے لئے استعمال کر سکے۔''

ایفورزم 10 ۔

''مادی جسم میں قوتِ حیات نہیں ہوتی، اس لئے قوتِ حیات کے بغیر مادی جسم نہ حس رکھتا ہے اور نہ افعال کے قابل ہے اور نہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ انسانی زندگی کے تمام احساسات، افعال اور اعمال کا دارومدار اسی قوتِ حیات پر ہے یہ غیر مادی قوت ہی جسم کو صحت اور مرض دونوں حالتوں میں زندگی سے ہمکنار رکھتی ہے۔''

ایفورزم 11۔

''جب کوئی شخص بیمار پڑ جاتا ہے تو درحقیقت یہ روحانی اور خود بخود کام کرنے والی قوتِ حیات جو جسم کے ہر ذرہ میں موجود ہے، زندگی کی مخالف طاقت یعنی بیماری کے اثرات کو سب سے پہلے قبول کرتی ہے۔ یہ صرف قوتِ حیات ہی ہے جو اس حد تک متاثر ہو جاتی ہے تو اس کے اندر ناگوار احساسات پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے اعضاء و افعال بے قاعدگی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جن کو بیماری کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ بیماری چونکہ بذاتِ خود نہ دکھائی دینے والی قوت ہے، اس لئے اس کا ادراک اسی وقت ہوتا ہے جب جسم کے نظام پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جسمانی اعضاء کے احساسات اور افعال میں بے قاعدگیاں پیدا

ہو جاتی ہیں اور معالج یا مشاہدہ کرنے والے کو صرف ان علامات کے ذریعہ ہی بیماری کا علم ہوتا ہے
اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔ ''

الفورزم 12۔

''قوتِ حیات کے متاثر ہونے کی وجہ سے ہی بیماری جنم لیتی ہے۔ فاسد علامات جو ظاہری طور پر نمایاں ہوتی ہیں، وہی اندرونی تغیرات اور جملہ باطنی بے ترتیبی کا اظہار کرتی ہیں۔ ان ہی سے مرض کی اصل حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام فاسد علامات علاج سے ختم ہو جاتی ہیں اور فاسد تغیرات جو صحت مند افعال سے مختلف ہوتے ہیں، یقینی طور پر اثر پذیر ہوتے ہیں اس طرح قوتِ حیات کی صحت بحال ہو جاتی ہے اور تمام جسم بھی صحت کی طرف لوٹ آتا ہے۔''

مندرجہ بالا الفورزمز میں ڈاکٹر ہانیمن نے قوتِ حیات کی وضاحت کر دی ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ قوتِ حیات پہلے کمزور یا بیمار ہوتی ہے اور جسم بعد میں۔ ایک تندرست اور توانا قوتِ حیات کی موجودگی میں مادی جسم بیمار نہیں ہوتا اور تمام جسمانی اعضاء و افعال پوری قوت سے اپنی کارکردگی جاری رکھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جس انسان کی قوتِ حیات مضبوط ہوتی ہے وہ بیمار نہیں پڑتا۔

لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قوتِ حیات کمزور اور بیمار کیوں اور کیسے ہوتی ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ قوتِ حیات کیا ہے؟

ڈاکٹر ہربرٹ رابرٹس نے اپنی کتاب "Art of Cure by Homoeopathy" میں ''زندگی کی قوتِ حیات'' کی تشریح اس طرح کی ہے:۔

''زندگی اور خلیے کی ماہیت بے حد پیچیدہ ہے۔ زندہ اجسام کے پروٹو پلازم کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے لیکن ہر خلیے میں زندگی موجود ہے جس کا تجزیہ نہیں کیا جاسکتا، جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔ ہم اس گہرائی تک بھی نہیں پہنچ سکے کہ انسانی بیضہ (Ovum) کیسے بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ ہم اتنا ہی جانتے ہیں کہ جب کرم منی (Spermatozoa) بیضہ کی گہرائی میں (Nuclei) تک پہنچ کر اس کے ساتھ یکجان ہو جاتا ہے اور اس میں کچھ خفیہ قسم کا اہم فعل کارفرما ہوتا ہے جو اسے بڑھنے پر مجبور کرتا ہے اس میں ایسی طاقت موجود ہے جو ایک بیضہ سے اپنی مخصوص طرز کی زندگی، جو ہر لحاظ سے مکمل، جامع اور دوسری تمام مخلوقات سے مختلف ہے، تخلیق کرتا ہے۔ یہ حقیقت اس وقت تک ہمارے لئے عجوبہ ہے جب تک ہم اس قوتِ حیات کے اصول کو نہ

سمجھ سکیں جو تمام زندہ اجسام میں سرایت کی ہوئی ہوتی ہے۔ ایک ایسی قوت جس کا تجزیہ نہیں ہو سکتا، جس کو سمجھا نہیں جا سکتا، تمام زندگی ایک پراسرار انداز میں ہر قسم کے افعال کی ذمہ دار ہے۔"
یہ وہی قوتِ حیات ہے جو تمام زندگی ہر طرح کے افعال کو انتہائی درست طریقے سے چلاتی ہے۔

بعض اوقات کچھ اندرونی یا بیرونی عوامل کی وجہ سے جو اس پر اثر انداز ہوتے ہیں، قوتِ حیات کمزور اور بیمار پڑ جاتی ہے۔ مثلاً کوئی بری خبر یا بے حد خوشی کی خبر، شدید خوف یا صدمہ (Shock) قوتِ حیات پر بیرونی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اندرونی طور پر کسی میازم یا خون میں زہریلے مادوں کی موجودگی (Dyscrasias) کی وجہ سے قوتِ حیات پہلے سے ہی متاثر ہو چکی ہوتی ہے ایسی صورت میں قوتِ حیات اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ کسی بھی بیرونی یا اندرونی منفی حملوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور بیمار پڑ جاتی ہے۔

ایک نظریہ کے مطابق جب انسان کی مسلسل بداعمالیوں، بد پرہیزیوں اور غیر قدرتی طرزِ زندگی کی وجہ سے قوتِ حیات پر منفی اثرات پیدا ہوتے ہیں تو یہ بتدریج کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے اور مؤثر طریقے سے بیماریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پہلے زمانے میں ان "بداعمالیوں" میں مضرِ صحت غذا، ماحولیاتی آلودگی، تن آسانی اور پر تعیش زندگی شامل تھیں۔ لیکن آج کل کے سائنسی دور میں ان کے علاوہ، غذا میں کیمیکل کا بڑھتا ہوا استعمال، فصلوں میں مصنوعی کھاد اور زہریلی ادویات کا استعمال، سنتھیٹک میٹریل مثلاً پلاسٹک اور ایلومینیم (Aluminium) کے برتنوں کا بے تحاشا استعمال اور غلط ادویات کا استعمال وغیرہ بھی شامل ہو گئے ہیں۔ لیکن اس امر کی نفی بھی نہیں ہو سکتی کہ بعض اوقات انسان ایسے حالات میں پھنس جاتا ہے جن پر اس کا کنٹرول نہیں ہوتا اور بیمار پڑ جاتا ہے یا موروثی بیماریاں لے کر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کسی بھی صورت میں اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ متوازن اور طاقتور قوتِ حیات کی موجودگی میں انسان بیمار نہیں پڑ سکتا جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ گھر میں یا کسی پارٹی میں سب لوگ کوئی ایسا کھانا کھاتے ہیں جس میں کوئی زہریلی یا مضر شے شامل ہو، تو سب لوگ بیمار نہیں ہوتے۔ صرف چند لوگ ہی متاثر ہوتے ہیں۔ وہی لوگ متاثر ہوتے ہیں جن کی قوتِ حیات کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ صرف قوتِ حیات ہی ہے جو بیماری پر فتح پا کر اسے ختم کر دیتی ہے۔ لہٰذا طاقتور اور متوازن قوتِ حیات ہی تندرستی کی ضامن ہے۔ قوتِ حیات کی یہ خصوصیت بھی ہوتی ہے کہ کسی حد تک اپنا دفاع خود کر سکے اور کمزوری یا بیماری کی حالت میں خود بخود اپنے آپ کو تندرست کر کے بیماری کو ختم کر

سکے۔اسی لئے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بیشتر بیماریاں خود ہی بغیر دوا کے ختم ہو جاتی ہیں۔

ہومیوپیتھک ادویات انسان کی قوتِ حیات پر بے انتہا مثبت اثرات مرتب کرتی ہیں اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے میں اس کی مدد کرتی ہیں لیکن بعض اوقات مریض کی قوتِ حیات اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ خود بھی بیمار ہو جاتی ہے اور ادویات سے بھی مناسب حد تک طاقت نہیں پکڑتی، جس سے بیماری مہلک شکل اختیار کر لیتی ہے۔

From "FANTAISIE D'HUMANITE" —
ESSAY ON MANKIND

. . . "Man — within your hand lies the unshapen lump of potter's clay,
'Tis within your power – within your feeble mind to make
Things of good – to help humanity on its way,
Or things to destroy – to ravage this Planet Earth.
Consider — once you were made from potter's clay,
And so you will be again one day.
But whilst thou livest and hast these hands of thine,
Give what is good to all men – and to Time.
Within thy hand, O Man, lies the power to destroy the World —
Therefore, use it carefully!
Mould the clay as you please. The choice is yours ...
Choose wisely!"

B. COPEN

ادویات کی سائنس

MATERIA MEDICA

میڈیکل سائنس کے کسی بھی شعبے میں جہاں بھی ادویات کا ذکر آئے گا وہاں میٹریا میڈیکا موجود ہوگا۔ میٹریا میڈیکا کا لفظی مطلب ہے میڈیکل میٹریل (Medical Material) لیکن اصل میں اس کے مفہوم کی تشریح بہت وسیع ہے۔ میٹریا میڈیکا کی فہرست میں دوا کی اصل آزمائش یعنی پروونگ (Proving)، اس کے استعمال، اس کی خوراک اور پوٹینسی کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ یہ فہرست اتنی لمبی ہے کہ ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر اس کو پڑھتے پڑھتے اکتا جاتا ہے اور کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پاتا۔ ہومیوپیتھی کے طالب علم کے لئے یہ امر ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اسے میٹریا میڈیکا میں دی گئی ادویات کی لمبی فہرست میں کھو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ابتری (Confusion) اور حوصلہ شکنی کی صورتحال کا سامنا ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھی کے DHMS کورس میں بھی ہر سال بتدریج ادویات کی فہرست بڑھائی جاتی ہے۔ لیکن اصل پریکٹس میں عموماً 30 - 40 ادویات ہی روزانہ کے استعمال میں آتی ہیں۔ باقی کسی مخصوص امراض میں استعمال ہوتی ہیں لیکن اس وجہ سے انہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ بعض امراض میں ان کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ایک اچھے میٹریا میڈیکا کا تواتر کے ساتھ مطالعہ ہومیوپیتھی کی پریکٹس کا لازمی جزو ہے۔ میٹریا میڈیکا ایک ایسا ریکارڈ ہے جس میں صحت مند انسانوں پر ادویات کے اثرات اور انسانی جسم و دماغ پر ان کے عمل کی مکمل تصویر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے صحت مند انسانوں پر ان ادویات کی پروونگ کے دوران ان کے زہریلے اثرات اور خوراک کی زیادتی کے اثرات کا بھی بغور مشاہدہ کیا جن کو میٹریا میڈیکا میں شامل کیا گیا ہے۔

حصول ادویات - Sources of Medicines:۔

ہومیوپیتھی ادویات مندرجہ ذیل ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں۔

۱۔ حیوانات Animal Kingdom

۲۔ نباتات Vegetable Kindgom

۳۔ معدنیات Mineral Kingdom

۴۔ نوسوڈز (Nosodes) جو بیماریوں کے مادے سے حاصل کے جاتے ہیں اور سارکوڈز (Sarcodes) بھی ہیں جو انسانی اور حیوانی اعضاء سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں غیر مادی اشیاء سے بھی ہومیوپیتھی کی ادویات تیار کی جاتی ہیں جن کو Imponderables کہتے ہیں۔مثلاً الیکٹریسٹی ،میگنٹ ،ایکسرے وغیرہ۔

ہومیو پیتھک ادویات کا ارتقاء

Evolution of Homoeopathic Medicines:

ڈاکٹر ہانیمن نے خود اپنے اور اپنے ساتھیوں، جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا، پر ادویات کی پروونگ کی اور سب سے پہلے 1805ء میں 27 ریمیڈیز پر مشتمل "Fragmenta de viribus Medicamentorum Positivis, sive in sane corpore humano observatis" جو لاطینی زبان میں تھی شائع کی۔ اس کو اختصار میں "Fragmenta de viribus" بھی کہا جاتا ہے۔اس کے چھ سال بعد 1811ء میں "Materia Medica Pura" شائع کیا جس کا دوسرا ایڈیشن 1816ء میں، تیسرا ایڈیشن 1817ء میں، چوتھا ایڈیشن 1818ء میں، پانچواں ایڈیشن 1819ء میں اور چھٹا ایڈیشن 1821ء میں شائع ہوا جن میں 61 ریمیڈیز شامل تھیں۔ اس کے بعد 1822 سے 1828 تک اس کے مزید ایڈیشن شائع کیے۔ 1828ء میں ڈاکٹر ہانیمن نے اپنی مشہور کتاب "Chronic Diseases" شائع کی جس میں نئی ریمیڈیز کی علامات کا مجموعہ دیا گیا تھا۔اس میں امراض کے اسباب (Pathogensis) کے علاوہ کلینک کے مشاہدات بھی شامل تھے۔ پروونگ کے کام میں ڈاکٹر ہانیمن کو اپنے تقریباً 35 ساتھیوں کی مدد حاصل رہی جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:۔

Constantine Herring, E.M Hale, Franz, Gross,

Hartmann, Hornburg, Ruckert, Stapf and Friedrich.

ان میں ڈاکٹر ہیرنگ کی خدمات سب سے اہم تھیں۔اس نے دس جلدوں پر مشتمل اپنی تصنیف "Herring's Guiding Symptoms" شائع کی جس میں امراض کی علامات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ ڈاکٹر ہانیمن کی تحقیق محض ادویات کی پروونگ تک محدود نہیں تھی

بلکہ ریمیڈیز کی امراض کا سبب بننے کی اہلیت (Pathogensis) پر بھی مکمل غور وخوض شامل تھا جس میں ریمیڈیز کے زہریلے اثرات اور مقدار خوراک کی زیادتی کے اثرات پر مشاہدات شامل تھے۔ڈاکٹر ہانیمن کے پروونگ کے طریقہ کار کے بارے میں اس کا نہایت قریبی ساتھی ڈاکٹر کانسٹائن ہیرنگ لکھتا ہے:۔

"ڈاکٹر ہانیمن اپنے ساتھیوں کو پروونگ کے طریقوں اور اصولوں پر لیکچر دینے کے بعد ان کو ٹنکچرز کی بوتلیں دے دیتا تھا اور جب وہ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اپنے روزنامچے اس کے پاس لے کر آتے تو ہر پروور (Prover) کا تفصیل سے معائنہ کرتا اور ان کے نتائج کی درستگی (Accuracy) کو زیادہ سے زیادہ مستند اور قابل اعتبار بنانے کے لیے ان کے مکمل معائنے اور غور کے بعد جب وہ اپنے نتائج کے کاغذات پیش کرتے تو وہ ان کی سچائی کے ریکارڈ کے لیے جرمنی کی یونیورسٹیوں میں ان سے، ان کی رپورٹ کی سچائی کا حلف لیا کرتا تھا تا کہ ان کی رپورٹس کی درستگی اور سچائی ثابت ہو جائے کہ ان رپورٹ میں جو کچھ دیا ہے 100% سچ ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں ہے۔یہ وہ طریقہ تھا جس پر ہمارے استاد نے میٹریا میڈیکا تیار کیا۔"

اب تک 2000 سے زیادہ ہومیو پیتھک ادویات کی پروونگ ہو چکی ہے اور انہیں میٹریا میڈیکا میں شامل کیا جا چکا ہے۔اکثر ادویات کے نام کیلئے اختصار (Abbreviations) کو بھی استعمال کیا جاتا ہے تا کہ کام میں آسانی رہے۔چونکہ اختصار کے ناموں کا استعمال بہت عام ہے لہٰذا ہر ہومیو پیتھ کو ان سے واقفیت حاصل کرنی چاہیے۔آپ دیکھیں گے کہ ہومیو پیتھی لٹریچر میں کچھ ادویات کے نام کے ساتھ لکھا ہوتا ہے "Q"۔یہ مدر ٹنکچرز (Mother Tinctures) ہیں جو بہت طاقتور ہوتی ہیں۔کیونکہ یہ پوٹینٹائزڈ (Potentized) نہیں ہوتیں۔یہ زیادہ تر بیرونی استعمال (External Application) کے لئے ہوتی ہیں۔صرف چند ایک مدر ٹنکچرز ایسی ہیں جو اندرونی طور پر بھی استعمال کی جاتی ہیں۔مثلاً کریٹگس آکسی کینتھا (Crataegus Oxycantha) جو دل کے عوارض کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔اکثر مدر ٹنکچرز بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔مثلاً سمفائیٹم، ہائیپریکم اور آرنیکا زخموں، چوٹ یا خراشوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے لیکن جلد کے پھٹنے کی صورت میں انہیں استعمال نہیں کرنا چاہئیے۔جلد پھٹنے یا خون کے بہاؤ کو روکنے کے لئے کیلنڈولا استعمال کی جاتی ہے اور جب خون بہنا رک جائے تو آرنیکا استعمال کرنا چاہئیے۔تھوجا MT مسوں پر استعمال کی جاتی ہے۔

Use of Materia Medica - New Concept:-

میٹریا میڈیکا کا مطالعہ کرتے وقت دوا کی پروونگ اور اس کے بعد اس کا استعمال، پوٹینسی اور خوراک کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ میٹریا میڈیکا میں ہومیوپیتھی کی ادویات کی فہرست بہت لمبی ہے جس میں کھو جانے کی ضرورت نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک طالب علم ادویات کی لمبی فہرست دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور ہومیوپیتھی کی پریکٹس سے مایوس ہو جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ روزمرہ کی پریکٹس میں تمام ادویات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ عام پریکٹس میں 30-40 ادویات ہی کثرت سے استعمال ہوتی ہیں جو زیادہ تر کثیرالمقاصد (Polycrest) ہوتی ہیں۔ اس کے بعد تقریباً 50 ادویات ایسی ہیں جو مخصوص امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ دیگر ادویات بہت کم اور غیر معمولی (Uncommon) امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن ان ادویات کو پڑھنا ضرور چاہیے۔ آج کل ایسے میٹریا میڈیکا بھی مارکیٹ میں آچکے ہیں جن میں امراض کے مطابق ادویات کا ذکر ہوتا ہے جن سے نئے ہومیوپیتھ رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذیل میں روزمرہ کی پریکٹس میں استعمال ہونے والی ادویات کی فہرست دی جارہی ہے جو عام طور پر میرے کلینک میں استعمال ہوتی ہیں۔ میرے خیال میں اگر ان ادویات پر توجہ مرکوز کی جائے تو تقریباً 80% بیماریوں کا علاج ہوسکتا ہے:۔

Aconite, Anacardium, Arnica, Arsenicum Alb, Aurum Met, Belladonna, Bryonia, Carbo Veg, Chamomilla, China, Ferrum Phos, Gelsemium, Hepar Sulph, Ipecac, Kali Phos, Natrum Mur, Nux Vomica, Phosphorus, Pulsatilla, Rhus Tox, Thuja, Veratrum Alb, Lycopodium, Aesculus Hip, Ignatia, Berberis Vulg, Carduus Mar, Colocynthis, Eupatorium Perf, Chinium Sulph, Apis Mel, Sulphur, Sepia, Merc Sol, Mag Phos, Calc Fluor, Calc Sulph, Calc Phos, Kali Mur, Kali Sulph, Natrum Mur, Natrum Phos, Podophyllum.

ہومیوپیتھی کے طالب علم کے لئے میٹریا میڈیکا کا عملی پریکٹس کا علم شروع سے ہی ایک

مشکل اور وقت طلب مرحلہ رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوا کی پروونگ سے اس کے عمل کرنے کی صلاحیت معلوم کرنے کا طریقہ نہایت قدرتی اور مؤثر ہے۔ اس لئے ہر طالب علم اور ہومیوپیتھک معالج کو میٹریا میڈیکا کا خاطر خواہ مطالعہ کرنا چاہیے۔ کچھ طالب علم میٹریا میڈیکا اور علامات کو ازبر یاد کرنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ وہی علم صلہ اور کامیابی دیتا ہے جو عملی طور پر آزمایا جائے۔ مثلاً عام طور پر ایک طالب علم کسی دوا کی Pathogenesis اور علامات تو یاد کر لیتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد بھول جاتا ہے۔ اگر ایسی دوا کو ایک یا دو دفعہ عملی طور پر آزمایا جائے تو کبھی نہیں بھولتا۔ لہٰذا کتابی علم کو عملی طور پر بار بار آزمانے سے ہی کامیاب اور ماہر معالج کا رتبہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مریض سے حاصل کی گئیں علامات کا بغور اور بار بار مطالعہ کرنا چاہیے۔ مخصوص علامات (Characteristic Symptoms) اور مخصوص حالات جن کے تحت یہ علامات پیدا ہوئیں کے علاوہ Concomitants کا بھی بغور جائزہ ضروری ہے۔ اس طرح ایسے حالات آشکار ہونگے جن سے مرض کو سمجھنے میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں بالمثل دوا کا انتخاب اتنا آسان نہیں۔ اس کے بعد دوا کی پوٹینسی کا انتخاب اور دہرانے کا غلط فیصلہ اچھی سے اچھی بالمثل دوا کو ناکام بنا دیتا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے دوا کے انتخاب میں غلطی سے کوئی بڑا نقصان نہیں ہوتا۔ اب ریڈیانک سسٹم اور پنڈولم نے یہ کام بہت آسان اور accurate بنا دیا ہے۔ جو پریکٹشنرز اس مقصد کے لئے ریڈیانک سسٹم اور پنڈولم سے مدد لیتے ہیں وہ شاذ و نادر ہی ناکام ہوتے ہیں۔

ہانیمنین سکیما - The Hahnemannian Schema:-

ڈاکٹر ہانیمن نے ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز کی سہولت کیلئے میٹریا میڈیکا میں ادویات کی علامات کو Anatomically ترتیب دیا ہے جس سے آج تک ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز روزمرہ کی پریکٹس میں مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کو The Hahnemannian Schema کہا جاتا ہے۔ علامات کی ترتیب سر سے شروع ہو کر آنکھیں، ناک، چہرہ سے نیچے تک دی گئی ہے۔ اس طریقہ سے مریض کی مخصوص علامات کے مطابق علاج کو سہل بنا دیا گیا ہے۔

ریپرٹری استعمال کرنے کا سائنٹفک طریقہ -

How to use Repertory Scientifically:-

ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز کی سہولت کیلئے ریپرٹریز تیب دی گئی ہے۔ جس سے علامات کے

Use of Materia Medica - New Concept:-

میٹریا میڈیکا کا مطالعہ کرتے وقت دوا کی پروونگ اور اس کے بعد اس کا استعمال، پوٹینسی اور خوراک کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ میٹریا میڈیکا میں ہومیوپیتھی کی ادویات کی فہرست بہت لمبی ہے جس میں کھو جانے کی ضرورت نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک طالب علم ادویات کی لمبی فہرست دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور ہومیوپیتھی کی پریکٹس سے مایوس ہو جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ روزمرہ کی پریکٹس میں تمام ادویات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ عام پریکٹس میں 30-40 ادویات ہی کثرت سے استعمال ہوتی ہیں جو زیادہ تر کثیرالمقاصد (Polycrest) ہوتی ہیں۔ اس کے بعد تقریباً 50 ادویات ایسی ہیں جو مخصوص امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ دیگر ادویات بہت کم اور غیر معمولی (Uncommon) امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن ان ادویات کو پڑھنا ضرور چاہیے۔ آج کل ایسے میٹریا میڈیکا بھی مارکیٹ میں آچکے ہیں جن میں امراض کے مطابق ادویات کا ذکر ہوتا ہے جن سے نئے ہومیوپیتھ رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذیل میں روزمرہ کی پریکٹس میں استعمال ہونے والی ادویات کی فہرست دی جا رہی ہے جو عام طور پر میرے کلینک میں استعمال ہوتی ہیں۔ میرے خیال میں اگر ان ادویات پر توجہ مرکوز کی جائے تو تقریباً 80% بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے:۔

Aconite, Anacardium, Arnica, Arsenicum Alb, Aurum Met, Belladonna, Bryonia, Carbo Veg, Chamomilla, China, Ferrum Phos, Gelsemium, Hepar Sulph, Ipecac, Kali Phos, Natrum Mur, Nux Vomica, Phosphorus, Pulsatilla, Rhus Tox, Thuja, Veratrum Alb, Lycopodium, Aesculus Hip, Ignatia, Berberis Vulg, Carduus Mar, Colocynthis, Eupatorium Perf, Chinium Sulph, Apis Mel, Sulphur, Sepia, Merc Sol, Mag Phos, Calc Fluor, Calc Sulph, Calc Phos, Kali Mur, Kali Sulph, Natrum Mur, Natrum Phos, Podophyllum.

ہومیوپیتھی کے طالب علم کے لئے میٹریا میڈیکا کا عملی پریکٹس کا علم شروع سے ہی ایک

مشکل اور وقت طلب مرحلہ رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوا کی پروونگ سے اس کے عمل کرنے کی صلاحیت معلوم کرنے کا طریقہ نہایت قدرتی اور مؤثر ہے۔ اس لئے ہر طالب علم اور ہومیوپیتھک معالج کو میٹریا میڈیکا کا خاطر خواہ مطالعہ کرنا چاہیے۔ کچھ طالب علم میٹریا میڈیکا اور علامات کو ازبر یاد کرنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ وہی علم صلہ اور کامیابی دیتا ہے جو عملی طور پر آزمایا جائے۔ مثلاً عام طور پر ایک طالب علم کسی دوا کی Pathogenesis اور علامات تو یاد کر لیتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد بھول جاتا ہے۔ اگر ایسی دوا کو ایک یا دو دفعہ عملی طور پر آزمایا جائے تو کبھی نہیں بھولتا۔ لہٰذا کتابی علم کو عملی طور پر بار بار آزمانے سے ہی کامیاب اور ماہر معالج کا رتبہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مریض سے حاصل کی گئیں علامات کا بغور اور بار بار مطالعہ کرنا چاہیے۔ مخصوص علامات (Characteristic Symptoms) اور مخصوص حالات جن کے تحت یہ علامات پیدا ہوئیں کے علاوہ Concomitants کا بھی بغور جائزہ ضروری ہے۔ اس طرح ایسے حالات آشکار ہونگے جن سے مرض کو سمجھنے میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں بالمثل دوا کا انتخاب اتنا آسان نہیں۔ اس کے بعد دوا کی پوٹینسی کا انتخاب اور دہرانے کا غلط فیصلہ اچھی سے اچھی بالمثل دوا کو ناکام بنا دیتا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے دوا کے انتخاب میں غلطی سے کوئی بڑا نقصان نہیں ہوتا۔ اب ریڈیانک سسٹم اور پنڈولم نے یہ کام بہت آسان اور accurate بنا دیا ہے۔ جو پریکٹشنرز اس مقصد کے لئے ریڈیانک سسٹم اور پنڈولم سے مدد لیتے ہیں وہ شاذ و نادر ہی ناکام ہوتے ہیں۔

ہانیمنین سکیما - The Hahnemannian Schema:۔

ڈاکٹر ہانیمن نے ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز کی سہولت کیلئے میٹریا میڈیکا میں ادویات کی علامات کو Anatomically ترتیب دیا ہے جس سے آج تک ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز روزمرہ کی پریکٹس میں مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کو The Hahnemannian Schema کہا جاتا ہے۔ علامات کی ترتیب سر سے شروع ہو کر آنکھیں، ناک، چہرہ سے نیچے تک دی گئی ہے۔ اس طریقہ سے مریض کی مخصوص علامات کے مطابق علاج کو سہل بنا دیا گیا ہے۔

ریپرٹری استعمال کرنے کا سائنٹفک طریقہ -

How to use Repertory Scientifically:۔

ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز کی سہولت کیلئے ریپرٹریز ترتیب دی گئی ہے۔ جس سے علامات کے

مطابق دوا کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ اس میں دوا کی علامات کی ترتیب مریض کی علامات کے مطابق دی گئی ہے۔ ہومیوپیتھی کی پریکٹس کیلئے ریپرٹری کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ چونکہ ریپرٹری میں مختلف علامات کی کئی کئی ادویات تجویز کی گئی ہیں، جس سے پریکٹیشنر کے لیے درست دوا کا انتخاب مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے ریپرٹری کے ساتھ میٹریا میڈیکا کا مطالعہ بھی ضروری ہے تاکہ ریپرٹری میں دی گئی ادویات میں سے صحیح دوا کا انتخاب کیا جاسکے، لیکن پھر بھی غلطی کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا اگر ریپرٹری اور میٹریا میڈیکا کے بغور مطالعے کے بعد پنڈولم اور ریڈیا نک سسٹم سے مدد لی جائے تو صحیح دوا کا انتخاب آسان ہو جاتا ہے اور غلطی کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی تفصیل اگلے صفحات میں دی گئی ہے۔

اس وقت مارکیٹ میں کئی قسم کی ریپرٹریز دستیاب ہیں لیکن ڈاکٹر جیمز ٹائلر کینٹ (Dr.James Tyler Kent 1849-1916) کی ریپرٹری زیادہ مفید اور جامع ہے۔

عضویاتی امراض کی ادویات - جدید تحقیق کی روشنی میں :-

Organ Remedies - New Perspective:

ہومیوپیتھی میں اکثر ادویات ایسی ہیں جو مختلف انسانی اعضاء اور ان کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ جو دوا کسی عضو کے فعل کو درست کرے گی وہ اس عضو کی بیماری کو بھی ختم کرے گی۔ اس مقصد کے لئے زیادہ طاقت کی ادویات استعمال نہیں کی جاتیں۔ لیکن دماغی اعضاء اور غدودوں کے عوارض کے لئے 30 پوٹینسی سے کم نہیں دینی چاہئیں۔ صرف 3 سے 30 پوٹینسی میں عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ اصل تھیوری یہ ہے کہ جب کسی عضو کا فعل درست ہے اور معمول کے مطابق اپنا فعل سرانجام دے رہا ہے تو بیماری اس سے دور بھاگے گی۔ اگر عضویاتی دوا کا صحیح انتخاب کیا جائے تو وہ متعلقہ عضو کے فعل کو درست کر دے گی۔ اسی لئے زیادہ تجربہ کار معالج ان ریمیڈیز پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ ان ریمیڈیز کا کسی طرح کا کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ طریقہ ڈاکٹر ہانیمن کے اصول کے عین مطابق نہیں ہے۔ لیکن دنیا میں، بالخصوص یورپ میں، اکثر ہومیوپیتھ یہ طریقہ اپناتے ہیں کیونکہ اس سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں پچھلی چند دہائیوں میں یورپی ماہرین نے کافی مفید پیش رفت کی ہے اور نئے تجربات اور مشاہدات کی بدولت ہومیوپیتھی ادویات کے استعمال کے نئے اور مفید طریقے دریافت کئے ہیں۔ مثلاً پرانی ریپرٹری میں

ہائپرتھائرائڈ (Hyperthyroidism) کے لئے کوئی مخصوص ریمیڈی نہیں دی گئی۔ لیکن تجربے نے ثابت کیا ہے کہ Equisetum اس مقصد کے لئے اچھا کام کرتی ہے۔ ان ادویات کی اکثریت ڈاکٹر گیوآن رچرڑز (Guyan Richards) کی تخلیق ہیں۔ ہومیوپیتھک طالب علموں اور پریکٹیشنرز کی رہنمائی کے لئے ذیل میں عضویاتی ریمیڈیز کی فہرست دی جارہی ہے۔ اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ یہ ریمیڈیز متعلقہ عضو کی کارکردگی کو بہتر کرنے میں بہت موثر ثابت ہوسکتی ہیں۔ لیکن عضویاتی نقائص کے لئے بعض اوقات دیگر ادویات کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ہومیوپیتھک ریپرٹری کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ خوش قسمتی سے ایسے پریکٹیشنرز جو ریڈی ایستھیسیا (یعنی پنڈولم) کا استعمال جانتے ہیں وہ پنڈولم کی مدد سے درست دوا اور پوٹینسی کا انتخاب آسانی سے کرسکتے ہیں چاہے یہ دوا کسی عضو کے لئے ہو یا زہریلے مادے ختم کرنے کے لئے ہو یا کسی میازم کو ختم کرنے کے لئے ہو وغیرہ وغیرہ:۔

ادویات - عضو اور مرض کے لحاظ سے

Remedies - For Organs & Diseases:

عضوی کینسر کی ادویات:۔ (علاج شروع کرنے سے پہلے ایک خوراک Carcinosinum 200 روزانہ تین دن دیں۔)

پستان کا کینسر:۔ کونیم میک (Conium Mac)؛ کالی میور (Kali Mur)؛ فائٹولاکا (Phytolacca)؛ یوفریزیا (Euphrasia)؛ میوریکس (Murex)؛ سیلیکا (Silica)۔

جنسی غدود (Sex Glands) کا کینسر:۔ چیلی ڈونیم (Chelidonium)؛ سماریم (Samarium)؛ سیلیکا (Silica)؛ کالی میور (Kali Mur)۔

جگر (Liver) کا کینسر:۔ کارڈووس مار (Carduus Mar)؛ کالی میور (Kali Mur)؛ سولیڈیگو (Solidago)؛ کیوپرم (Cuprum)؛ پوڈوفائلم (Podophyllum)؛ تارا یکساکم (Taraxacum)؛ ہائیڈراسٹس (Hydrastis)۔

بڑی آنت (Colon) کا کینسر:۔ اپی فیگس (Epiphegus)؛ لوبیلیا ایرن (Lobelia Erin)؛ ایٹریم (Ylttrium)؛ کالی میور (Kali Mur)؛ یووا ارسی (Uva Ursi)۔

ریکٹم (Rectum) کا کینسر:۔ ہائیڈراسٹس (Hydrastis)؛ پولی گونم ہائیڈرو

(Polygonum Hydro)؛روٹا (Ruta)؛کالی میور (Kali Mur)۔

معدے (Stomach) کا کینسر:۔ کونڈورینگو (Condurango)؛ کالی میور (Kali Mur)؛اورینتھوگیلم (Ornithogalum)؛ہائڈراسٹس (Hydrastis)۔

رحم (Uterus) کا کینسر:۔ لیپس البم (Lapis Alb)؛میوریکس (Murex)؛وسکم البم (Viscum Alb)؛مینتھا پولیگ (Mentha Puleg)۔

پھیپھڑے (Lungs) کا کینسر:۔ سیریم (Cerium)؛ریومیکس (Rumex)؛سینگو نیریا (Sanguinaria)؛ڈروسرا (Drosera)۔

Bone ہڈیوں کا کینسر:۔ یوپیٹوریم پرف (Eupatorium Perf)؛ ریڈیم بروم (Radium Brom)؛ سٹرونشیا (Strontia)؛فاسفورس (Phosphorus)؛ سمفائیٹم (Symphytum)۔

خون کا سرطان (Leukaemia):۔ تھائمس غدود (Thymus Gland) اور پیرا تھائیرائیڈ غدود (Para Thyroids) اور دیگر Endocrinal System پر خاص توجہ دینی چاہیئے اس مرض میں مندرجہ ذیل ادویات بہتر کام کرتی ہیں:۔

بووسٹا (Bovista)؛ ہیلی بورس نائیگرا (Helleborus Nig)؛سیلینیم (Selenium)؛کوبالٹ (Cobalt)؛مینگانم (Manganum)؛ٹیلیوریم (Tellurium)؛ اپیفیگس (Epiphegus)؛نیٹرم میور (Natrum Mur)؛تھوجا (Thuja)؛یوفوربیم (Euphorbium)؛اوری گینم (Origanum)؛ زنکم (Zincum)؛فیرم فاس (Ferr Phos)؛ریڈیم بروم (Radium Brom)۔

اہم اعضاء کا علاج:۔

دماغ (Brain):۔

کالی فاس (Kali Phos):۔ یہ دماغی عوارض کی بہترین دوا ہے، دماغ کا دھندلا پن، کسی چیز پر توجہ مرکوز کرنے (Concentration) کی صلاحیت کی کمی، دماغ میں خون کی کمی اور دماغی نقائص کی وجہ سے اعصابی خرابیوں میں بہترین کام کرتی ہے۔ یہ دوسری ریمیڈیز کے ساتھ بھی بہتر کام کرتی ہے۔

جیلسی میم (Gelsemium):۔ اس کی کئی علامات کالی فاس سے ملتی جلتی ہیں اسی

لئے یہ دونوں ریمیڈیز ملکر اچھے نتائج دیتی ہیں۔ اگر مریض کا چہرہ سرخ ہو۔ آنکھوں کے عوارض ہوں۔ بلڈ پریشر کم۔ عمومی کمزوری ہو اور اپنی باتوں میں پرکشش حرکات شامل کرے تو جیلسی میم ہی کا سوچنا چاہیئے۔

کاسٹیکم (Causticum):۔ دماغ کی حساسیت، جلدی بیماریوں کے ساتھ، بے چین، بیماری کا سوچنے سے بیماری بڑھ جائے۔

کالی میور (Kali Mur):۔ نزلہ کے ساتھ سردرد۔

ڈیفنے انڈیکا (Daphne Indica):۔ خوف کی وجہ سے بے خوابی، سردرد اس احساس کے ساتھ کہ سر پھٹ جائے گا۔

پائلو کارپس (Pilocarpus):۔ اعصابی عوارض کے ساتھ اعصابی بے چینی جو دماغ اور اعصابی نظام میں ہم آہنگی کی کمی سے ہو۔ دماغی عوارض کی وجہ سے تشنج۔

ایکوسیٹم (Equisetum):۔ جذباتیت، خاص طور پر جب تھائیرائیڈ ہائپر (Hyper) ہو۔

ایکونائیٹ (Aconite):۔ خوف، رنج و غم، دماغی ہیجان، زیادہ روشنی، آواز اور میوزک کی حساسیت، سر میں سخت درد۔

میوریکس (Murex):۔ عام طور پر اس کو نسوانی ریمیڈی سمجھا جاتا ہے۔ خاص طور پر دماغی عوارض، جن میں رنج اور ڈپریشن ہو۔ تولیدی خرابیوں کی وجہ سے سردرد میں مفید ہے۔ علاوہ ازیں دونوں صنفوں (Gender) کو بطور دماغی ٹانک بھی دی جاتی ہے۔

کیمو ملا (Chamomilla):۔ دماغی عوارض جن کے ساتھ غصہ، بد دماغی اور بدہضمی بھی ہو، چڑچڑاپن۔ چڑچڑے بچوں کے لئے اچھی دوا ہے۔

فارمیکا (Formica):۔ دماغی عوارض جن کے ساتھ چڑچڑاپن، جلدی، نظام ہضم اور پیشاب کی بیماریاں ہوں۔

ان کے علاوہ دوسری ریمیڈیز میں نیٹرم فاس (Natrum Phos)، کالی بروم (Kali Brom)، تھیلیم آکسائیڈ (Thallium Oxide)، ابس نتھیم (Absinthium)، کوکولس (Cocculus)، راؤلفیا (Rauwolfia)، سیکوٹیلیر یا (Scutellaria)، بیلاڈونا (Belladonna)،

ویلیرین (Valerian)، گلونائن (Glonine)، آئرس (Iris V) بھی دماغی عوارض میں دی جاسکتی ہیں۔ پنڈولم اور ریڈیانک سسٹم سے درست دوا اور پوٹینسی کا انتخاب آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔

حرام مغز (Spinal Cord):۔

کلکیریا آیوڈائیڈ (Calcarea Iodide):۔ حرام مغز کا ضعف یعنی کمزوری کی بہترین ریمیڈی سمجھی جاتی ہے۔

ریڈیم برومائیڈ (Radium Bromide):۔ حرام مغز کا ضعف جس کے ساتھ درد بھی ہو۔

ورائیٹرم البم (Veratrum Alb):۔ حرام مغز کی خرابی کی وجہ سے تشنج، فالج۔

ہائپیریکم (Hypericum):۔ حرام مغز اور اعصابی نظام کی اکسیر دوا ہے۔ یہ حرام مغز کا ٹانک بھی ہے۔

تھوجا (Thuja):۔ بڑی اکسیر دوا ہے۔ خاص طور پر جب سائکوٹک میازم کی وجہ سے کمر میں تکلیف ہو یا وینیریل (Venereal) عوارض کی وجہ سے ابتری ہو۔

ناجاٹرپ (Naja Trip):۔ حرام مغز کے اوپر والے حصے اور میڈولا اوبلونگاٹا (Medulla Oblongata) پر اثر انداز ہوتی ہے۔ حرام مغز کے اجتماع (Congestion) کی بہترین دوا ہے۔

بیلاڈونا (Belladonna):۔ حرام مغز کی جلن (Irritability) اور اجتماع (Congestion)، بخار میں کمر درد۔

ایکوی سیٹم (Equisetum) :۔ جذباتی لوگوں میں حرام مغز کی کمزوری۔

دماغی جھلیاں (Membranes - Brain & Spinal Cord):۔

Ignatia؛ Fucus؛ Aconite اور Silicea۔

حساسیت (Sensitivity):۔

تپ کاہی (Hay Fever):۔ Sabadilla۔

عام حساسیت (General Sensitivity):۔ Kali Brom, Ignatia, Hydrangea, Rhododendron.

روشنی سے حساسیت (Sensitivity to light):- Belladonna, Conium Mac, Hydrastis, Dirca.

گرمی سے حساسیت (Sensitivity to Heat):- Arsen. Alb, Kali Sulph.

سردی سے حساسیت (Sensitivity to Cold):- Carbo Veg, Veratrum Alb, Causticum, Kali Carb, Nux Vomica.

شور سے حساسیت (Sensitivity to Noise):- Kali Brom, China Sulph., Pilocarpus, Kali Carb, Zincum.

نظامِ تنفس (Respiratory System):-

حلق (Pharynx):- Hepatica, Canthris, Chamomilla, Xanthox, Hura Braz, Ferr. Phos., Epiphegus.

حنجرہ (Larynx):- Hypericum, Bryonia, Belladonna, Baryta Carb, Nat. Sulph.

نرخرہ (Trachea):- Spongia, Rhumex, Belladonna, Rhus Tox.

قصبی نالیاں (Bronchi):- Xanthox, Belladonna, Drosera, Antim. Tart., Aconite.

پلیورا (Pleura):- Hydrastis, Dulcamara, Belladonna, Bryonia, Helleborus Nig.

پھیپھڑے (Lungs):- Xanthox, Ferr. Phos., Belladonna, Hura Braz, Juglans Rega.

اوتارِ صوت (Vocal Cord):- Spongia, Polygonum Avic, Borax, Belladonna.

بلغمی جھلیاں (Mucous Membranes):- Calc.,Carb., Bufo, Kali Bic, Arsenic. Alb.

ٹانسلز (Tonsils):۔ Aconite, Hepar Sulph, Nat. Mur, Kali Mur.

ناک کی جھلیاں (Nasal Membranes):۔ Hura Braz, Xanthox, Rumex, Teucrium.

دل اور دوران خون (Cardio-Vascular):۔

دل کی عام ریمیڈیز:۔ Anacardium, Cactus, Crataegus, Kali Phos, Filix Mas, Convallaria, Digitalis, Ferr. Phos, Kalmia.

دل کے پٹھے (Heart Muscles):۔

کیکٹس Cactus Grandi:۔ دل کے پٹھوں کی صحت مند حالت (Muscle Tone) اوران کی طاقت کے لئے بہت اچھا کام کرتی ہے۔ دل کے بڑھ جانے میں بھی بہت مفید ہے۔ یہ 1x یا 3x میں بار بار دینی چاہئے۔

گلونائن Glonine:۔ بلند فشارخون یا شریانوں کی بیماریوں کی وجہ سے دل کے پٹھوں میں سختی آجائے تو یہ بہترین دوا ہے۔ یہ Cactus کے ساتھ باری باری دی جانی چاہیے۔ کم بلڈ پریشر Hypotension کے مریضوں کو نہیں دینی چاہیے۔

جاکارنڈا Jacaranda:۔ دل کے پٹھوں کی کمزوری جس میں Tone بے حد کم ہو جائے اور لاغر مریضوں کے لئے مفید ہے۔ دل کی طاقت بحال کرنے کی بہترین ریمیڈی ہے۔ یہ Cactus کے ساتھ باری باری دی جاسکتی ہے۔

ٹیرنٹولا Tarentula His:۔ جہاں دل بڑھا ہوا ہو اور دھڑکن تیز ہو یہ دوا دی جاتی ہے۔ لیکن یہ زیادہ عرصہ نہیں دینی چاہیے۔

نیٹرم کاکوڈائل Natrum Cacodyl:۔ اگر Tarentula کام نہ کرے تو یہ دوا مفید ہے۔ خاص طور پر جب ہاضمے کی خرابی بھی موجود ہو اور جسم میں کسی قسم کا کینسر بھی ہو۔

غلاف قلب (Pericardium):۔

مرکیورس وائیواس Mercurius Vivas:۔ غلاف قلب کی سوزش (Pericarditis) کے لئے بہت مفید ہے۔ فیرم فاس کے ساتھ باری باری دیں تو

بہتر ہے۔

اگنیشیا Ignatia:۔ جب مرکیورس کام نہ کرے تو یہ بہترین ریمیڈی ہے۔ خاص طور پر اعصابی عوارض اور جذباتی خواتین کے لئے مفید ہے۔

درون قلب کی سوزش (Endocarditis):۔

اوپیم Opium:۔ باوجود اس کے کہ یہ دل کی ریمیڈی نہیں ہے لیکن تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ فیرم فاس کے ساتھ دینے سے بہتر نتیجہ نکلتا ہے۔ یہ دوا کیکٹس یا سپائی جیلیا کے ساتھ باری باری بھی دی جاسکتی ہیں۔

ایورٹا (Aorta):۔

لائیکو پوڈیم Lycopodium:۔ ایورٹا کی کمزوری کے لئے بہترین ریمیڈی ہے خاص طور پر جب ایورٹا بڑھی ہوئی ہو۔ اگر ایسا ہو تو نیٹرم میور کے ساتھ دی جاتی ہے یا کبھی کبھی برائٹا کارب کے ساتھ بھی اچھا کام کرتی ہے۔ ریپرٹری میں دی گئی علامات کے مطابق دی جانی چاہیے۔

کیکٹس Cactus Grandi:۔ یہ ایورٹا والو کے عوارض کے لئے مفید مانی گئی ہے۔ اگر یہ کام نہ کرے تو انا کارڈیم اور کالسیا کو آزمانا چاہیے۔

ایورٹا کے عوارض کے لئے دوسری نہایت مفید ادویات بھی موجود ہیں۔ مثلاً Lycopus Virg اگر ٹی بی ہو یا Spartium اگر Dropsy بھی ہو۔ اس کے علاوہ برائٹا کارب، کلکیر یا فلور اور نیٹرم میور بھی اچھی ریمیڈیز ہیں۔ (اگر پنڈولم اور ریڈیانک کے ذریعے درست ریمیڈی کا انتخاب کیا جائے تو بہتر ہے۔)

شریانیں (Arteries):۔

کیکٹس Cactus:۔ یہ دل کی دیگر بیماریوں کے ساتھ شریانوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

اکیناشیا Echinacea:۔ یہ دل کی شریانوں میں رکاوٹ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسے کیکٹس کے ساتھ باری باری دیا جاسکتا ہے۔ اعصابی اور جذباتی مریضوں کو انا کارڈیم کے ساتھ دیا جاسکتا ہے۔

ایکوسیٹیم Equisetum:۔ تھائرائیڈ کی خرابی کی وجہ سے شریانوں کے عوارض ہوں

تو یہ ریمیڈی تھائرائیڈ کے فعل کو درست کرے گی۔

کالی میور **Kali Mur**:۔ شریانوں کی کمزوری یا شریانوں میں فاسد مادے کی وجہ سے پیدا شدہ عوارض کے لئے کیکٹس کے ساتھ دینی چاہیے۔

جیلسی میم **Gelsemium**:۔ اگر جیلسی میم کی علامات موجود ہوں تو یہ ریمیڈی شریانوں کے لئے اچھا کام کرے گی۔(اگر بلڈ پریشر زیادہ ہو تو Cholestrinum Ceonanthus, Rauwolfia, Sumbul, Fucus, Glonoine, Ferr. Phos. بھی دی جاسکتی ہیں۔)

وریدیں (Veins):۔

سیکیل **Secale**:۔ وریدوں کے پھیلنے کے مرض میں بے حد مفید ہے۔

آیوڈین **Iodine**:۔ وریکوز وینز (Varicose Veins) کے لئے سیکیل کے ساتھ باری باری دی جاتی ہے۔خاص طور پر جب تھائرائیڈ کی خرابی یا کوئی زہریلے مادے موجود ہوں۔

آئرس فلور **Iris Fluor**:۔ اگر سیکیل کام نہ کرے تو یہ دینی چاہیے خاص طور پر جب ایورٹا بھی کمزور ہو۔

فیلکس ماس **Filix Mas**:۔ وریدوں کے درد اور وریدوں میں دوران خون، دل کے عوارض کی وجہ سے متاثر ہو۔ان کے علاوہ دیگر ریمیڈیز مثلاً Agaricus Natrum Lac, (جب سوزش زیادہ ہو)، Crotalus, Euphorbium, Calc Fluor, Opium, Glonoine, Ferr. Phos, Cardus Mar بھی دی جاسکتی ہیں۔

شعریہ (Capillaries):۔

گوئیاکم **Guaiacum**:۔ خون کی باریک نالیوں کو صاف کرنے اور دیواروں کو مضبوط رکھنے کی بہترین ریمیڈی ہے۔

یوفوربیم **Euphorbium**:۔ جب جلد پر باریک شریانوں کے پھٹنے کے آثار موجود ہوں تو بہتر کام کرتی ہے۔

گلونائن **Glonoine**:۔ جب بلڈ پریشر زیادہ ہو تو یہ ریمیڈی نہ صرف بلڈ پریشر کم

کرتی ہے بلکہ شعریہ کی دیواروں کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے۔

ہایوسائمس Hyoscyamus:۔ اگر اعصابی نظام کی وجہ سے بلڈ پریشر زیادہ ہو جائے تو یہ دوا دی جاتی ہے۔ شعریہ کی دیواروں کو بھی مضبوط کرتی ہے۔ اگر فیرم فاس 6x اور کلکیر یا فلور 6x کے ساتھ دی جائے تو بہتر کام کرتی ہے۔

ایورٹک والو (Aortic Valve):۔

نیٹرم میور Natrum Mur:۔ اگر یہ 30 پوٹینسی میں دی جائے تو Aortic Valve کی خرابی اور پھیلاؤ میں مفید ہے اور بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔

لائیکو پوڈیم Lycopodium:۔ اگر نیٹرم میور کے ساتھ دی جائے تو اس والو کی خرابیوں میں بہترین کام کرتی ہے۔

آئرس فلور Iris Flor:۔ اگر اوپر دی گئی ریمیڈیز کام نہ کریں تو یہ ریمیڈی نیٹرم میور کے ساتھ دیں۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو برائٹا کارب دیں جو ایورٹا کی اپنی دوا ہے۔ اگر دل میں خرابی بھی موجود ہو تو ساتھ کیکٹس دیں۔

مائٹرل والو (Mitral Valve):۔

کیکٹس Cactus:۔ مائٹرل والو کے عوارض کے لئے اس سے اچھی دوا کوئی نہیں ہے۔ یہ چھوٹے بچوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

کنولیریا Convallaria:۔ اگر کیکٹس کام نہ کریں تو یہ ریمیڈی آزمائیں۔ یہ دل کے عوارض اور Dropsy میں بھی مفید ہے۔

ہیموگلوبن (Haemoglobin):۔

آرسینک البم Arsenic Alb:۔ ہیموگلوبن کی خرابیوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

اگناشیا Ignatia:۔ اگر اعصابی خرابیاں بھی ہوں اور چڑ چڑا پن ہو یا جلدی علامات بھی ہوں تو یہ ان تمام عوارض میں بہت اچھا کام کرتی ہے۔

مینگانم Manganum:۔ یہ معدنی عنصر ہے جو خون کے نظام کو منظم کرنے اور ہیموگلوبن کو بہتر کرنے کے لئے مفید ہے۔

چائنا China:۔ کمزوری، رات کے وقت پسینے، بھوک کی کمی اور دبلا پن کے لئے مشہور دوا ہے۔ اگر آرسینک اور اگناشیا کام نہ کریں تو یہ دوا دیں۔

آرم میٹ Aurum Met:۔ جب دماغی عوارض بھی ہوں اور دوسری ریمیڈیز کام نہ کریں تو یہ دوا دی جانی چاہیے۔
(ان کے علاوہ رس ٹاکس، اپی فیکس، پٹرول، اورم میور اور آرس بھی دی جاسکتی ہیں۔)

نظام ہضم - Digestive System:۔

زبان (Tongue):۔

گوئیاکم Guaiacum:۔ تیزابی اثرات اور کھٹا ذائقہ کے لئے مفید ہے۔
فارمیکا Formica:۔ نظام ہضم کی خرابیوں اور پتے کے عوارض کی وجہ سے زبان کی علامات کے لئے بہترین ریمیڈی ہے۔
اوریگینم Origanum:۔ اگر اوپر دی گئی ادویات کام نہ کریں تو یہ آزمائیں۔ یہ خون کی کمی والے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔

غذا کی نالی (Oesophagus):۔

رومیکس Rumex:۔ ایسوفیکس کے کمزور فعل، سختی اور جلن کی بہتریں دوا ہے۔
گوئیاکم Guaiacum:۔ اس دوا کا اثر ایسے عوارض جن میں ایسوفیکس، زبان اور گلے کا اوپر والا حصے کی خرابیاں شامل ہوں، بہترین ہوتا ہے۔

معدہ Stomach:۔

نکس وامیکا Nux Vomica:۔ اس دوا کا استعمال نظام ہضم کی تقریباً ہر بیماری میں کثرت سے ہوتا ہے۔ یہ معدے کی بہترین عضویاتی ریمیڈی ہے۔ بدہضمی کے لئے 3 سے 30 پوٹینسی تک دی جاسکتی ہے۔ یہ دوا مصروف افراد کے لئے اعصابی ٹانک بھی ہے۔
آرنیتھوگالم Ornithogalum:۔ نکس وامیکا کی طرح یہ بھی نظام ہضم کے لئے کثیر المقاصد دوا ہے۔ یہ ڈوڈنم (Duodenum) کے عوارض کے لئے بھی مفید ہے۔ معدے کے کینسر میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔
ڈایوسکوریا Dioscorea:۔ یہ نہ صرف معدہ بلکہ جگر، انتڑیوں، اپنڈکس اور اندھی آنت کے عوارض کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ تشنج کی حالت میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

کیلشیم فاسفیٹ Calcium Phosphate:۔ تیزابیت اور بدہضمی کے لئے مفید ہے۔ہاضمے کی قوت بڑھاتی ہے۔پتے کے لئے بھی اچھی دوا ہے۔
بسمتھ Bismuth:۔ بدہضمی کو آرام دیتی ہے۔دوسری کسی بھی دوا کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔بڑی طاقتوں میں اچھا کام کرتی ہے۔
ڈرکا Dirca:۔ معدے کی خرابی جب اعصابی کمزوری بھی ہو، 30 پوٹینسی میں اچھا کام کرتی ہے۔
آرسینک البم Arsenic Alb:۔ فوڈ پوائزننگ کے علاج سے پہلے ایک خوراک دینے سے بہترین نتیجہ ملتا ہے۔جب مریض تھکا ہوا ہو، رنگت زرد ہو تو یہ ہاضمے کے عوارض کے لئے بہترین ہے۔جگر پر بھی اچھا اثر کرتی ہے۔جلاب (Diarrhoea) یا مسلسل قے کے بعد یا کسی اور وجہ سے جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) کے لئے بھی مفید ہے۔
لوبیلیا انفلاٹا Lobelia Inflata:۔ متلی اور قے کے لئے بہترین ہے۔خاص طور پر پاخانہ درست نہ ہو۔
اپیکاک Ipecac:۔ گیس، بدہضمی، متلی، قے، ضعف معدہ، فوڈ پوائزننگ (Food Poisoning) کی بہترین ریمیڈی ہے۔بار بار دوہرائی جا سکتی ہے۔ 30 یا 200 پوٹینسی میں اچھا کام کرتی ہے۔معدے کی تیزابیت، السر اور ہاضمے کی کمزوری کے لئے بہت مفید ہے۔
پلساٹیلا Pulsatilla:۔ چکنائی والی اشیاء یا گرم تاثیر والی اشیاء کھانے سے ہاضمے کے عوارض کے لئے بہترین ہے۔30 یا 200 پوٹینسی کی ایک خوراک ہی اچھا نتیجہ دیتی ہے۔
پوڈو فائلم Podophyllum:۔ کھانا دیر تک معدے میں پڑا رہے اور کھٹی ڈکاریں آئیں تو ایک خوراک 30 پوٹینسی میں بہترین کام دکھاتی ہے۔سونے سے پہلے اس کی ایک خوراک لینے سے معدے میں پڑی غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے اور نیند اچھی آتی ہے۔
مرک سال Merc Sol:۔ بادی اشیاء مثلاً چاول، دودھ اور دودھ والی اشیاء، بیف

کے استعمال سے گیس، اپھارہ، ڈکاریں کے لئے بہترین دوا ہے۔ یہ 30 اور 200 پوٹینسی میں بہترین کام کرتی ہے۔

فہم معدہ (Pylorus):۔

وراٹرم البم Veratrum Alb:۔ بدہضمی، کھٹی ڈکاریں، پیٹ درد، تشنج اور فہم معدہ کی رکاوٹ میں بہت اچھا کام کرتی ہے۔

فیوکس Fucus:۔ ویراٹرم کے بعد یہ مندرجہ بالا عوارض میں اچھی دوا ہے۔

ڈیوڈنم (Duodenum):۔

منتھا پولیگم Mentha Polegum:۔ ڈیوڈنم کے السر اور دیگر عوارض کے لئے بہترین ہے۔

سائنا Cina:۔ جب ڈیوڈنم کے السر کے ساتھ شدید درد ہو تو یہ دوا بہترین ہے۔ یہ بڑی آنت کے عوارض اور پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرنے کیلئے بھی مفید ہے۔ یہ 3 یا 30 پوٹینسی میں دی جانی چاہیے۔

چھوٹی آنت (Small Intestines):۔

کالی بروم Kali Brom:۔ انتڑیوں کی کسی بھی خرابی میں اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے اور چڑ چڑا پن آتا ہے۔ لہٰذا انتڑیوں کے امراض کا تعلق اعصابی نظام اور نیند سے ہے۔ یہ ریمیڈی نہ صرف چڑ چڑا پن ختم کرتی ہے بلکہ انتڑیوں کے فعل کو بھی درست کرتی ہے۔ یہ اکیلی یا کسی دوسری متعلقہ ریمیڈی کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔

ڈایاسکوریا Dioscorea:۔ انتڑیوں کی اہم دوا ہے۔ دردوں اور انتڑیوں کے عوارض میں مفید ہے۔

لوبیلیا انفلاٹا Lobelia Inflata:۔ ایک مفید دوا ہے خاص طور پر جب بدہضمی اور متلی بھی ہو۔

ایپس میلیفیکا Apis Mel:۔ وجہ مفاصل کے مریضوں جن کو انتڑیوں کے امراض ہوں، کے لئے مفید ہے۔

ریوم Rheum:۔ جب پاخانہ تیزابی ہو تو یہ بہت اچھا کام کرتی ہے۔ زہریلے مادوں کی وجہ سے لاحق امراض میں اگر گریناٹم کے ساتھ لی جائے تو بہت اچھا کام کرتی ہے۔

کیمولا Chamomilla:۔ بچوں کی انتڑیوں اور پاخانے کے عوارض کی سب سے اہم ریمیڈی ہے خاص طور پر جب چڑ چڑا پن اور اعصابی مسئلہ ہو۔ یہ بالغوں کے لئے بھی بیحد مفید ہے۔
جیلسی میم Gelsemium:۔ انتڑیوں کے عوارض کے ساتھ چکر آنا، دماغی کمزوری، جسم کانپنا یا پٹھوں کی کمزوری ہو تو یہ بے حد مفید ہے۔
گریفائٹس Graphites:۔ جب انتڑیاں چپکنے کی بیماری (Intestinal Adhesion) ہو تو یہ دوا بہترین کام کرتی ہے۔ اس میں پیٹ سخت ہوتا ہے اور مریض کسی قسم کا پریشر برداشت نہیں کرسکتا۔

اپنڈکس (Appendix):۔

ڈیاسکوریا Dioscorea:۔ اپنڈکس کے دردوں اور دیگر امراض کے لئے مفید ہے۔ لوبیلیا انفلاٹا کے ساتھ باری باری استعمال کیا جائے تو اچھا نتیجہ نکلتا ہے۔
بپٹیسیا Baptisia:۔ ایسے مریض جن کو سرجری کی ضرورت ہو تو یہ دوا اونچی طاقتوں مثلاً CM میں دینے سے سرجری کی ضرورت نہیں رہتی۔

بڑی آنت (Colon):۔

ڈیاسکوریا Dioscorea:۔ بڑی آنت کے عوارض کی بہترین ریمیڈی ہے۔ زہریلے مادے جمع ہونے کی وجہ سے Toxaemia کو بھی ختم کرتی ہے۔
سائنا Cina:۔ باوجود اس کے کہ یہ انتڑیوں کے کیڑوں کی اولین دوا ہے، یہ بڑی آنت، اس کے درد اور تشنج کو بھی ختم کرتی ہے۔ اس کو ڈیاسکوریا کے ساتھ باری باری دیا جا سکتا ہے۔
لوبیلیا ایرینس Lobelia Erinus:۔ بڑی آنت کے کینسر کی بہترین ریمیڈی ہے۔ اس کو دوسری ریمیڈیز کے ساتھ دیا جاسکتا ہے۔
کالی بروم Kali Brom:۔ اعصابی مریضوں کے بڑی آنت کے عوارض کے لئے ایک مفید دوا ہے۔
کیمولا Chamomilla:۔ اگر کالی بروم کام نہ کرے تو یہ دینی چاہیے۔ یہ بچوں کی آنتوں کی بیماریوں کے لئے بھی بہترین ہے۔

ریکٹم (Rectum):۔

ایسکولس ہیپ Aesculus Hip:۔ ریکٹم کے عوارض اور بواسیر کی بہترین دوا ہے۔ریکٹم کے پٹھوں کومضبوط کرتی ہے۔

ڈیاسکوریا Dioscorea:۔ پورے نظام ہضم کے ساتھ یہ دوا ریکٹم کے لئے بھی مفید ہے۔

جگر (Liver):۔

اوپیم Opium:۔ جگر کے فعل کی تمام کمزوریوں کے لئے اچھی دوا ہے۔

پوڈوفائلم Podophyllum:۔ اس کو صرف جگر کی دوا کہا جائے تو بہتر ہوگا۔جگر کے کینسر میں بھی مفید ہے۔جگر کا سخت ہونا۔قبض کے لئے اچھی دوا ہے۔پتلے پاخانے کے لئے بھی مفید ہے۔

کارڈووس مار Carduus Mar:۔ اگر تمام دوسری ریمیڈیز کام نہ کریں تو بہترین دوا ہے۔جگر کی خرابی کی وجہ سے دوسرے عوارض مثلاً صفرا اور لبلبے کے فعل کو بھی درست کرتی ہے۔

ڈیاسکوریا Dioscorea:۔ جب معدے، انتڑیوں اور جگر کے عوارض ہوں تو بہترین ہے۔جگر کی جگہ پر دردوں کو بھی ختم کرتی ہے۔

چیلی ڈونیم Chelidonium:۔ جگر کے دردوں میں اور جگر کے فعل کو درست کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

چیونینتھس Chionanthus:۔ جگر کے تمام عوارض کے لئے بہترین دوا ہے۔

جگلان ریگا Juglans Rega:۔ جگر کے عوارض جن کے ساتھ بدہضمی اور اعصابی کمزوری بھی ہو، کے لئے بہترین ہے۔

جگر کی دیگر ریمیڈیز:۔ نیٹرم سلف (ہیپا ٹائٹس)، کپرم میٹ (درد ہو)، آرسینکم البم (شدید کمزوری ہو)، فیوکس (غدودی امراض بھی ہوں)، مرک سال (جگر بالکل کام نہ کرے)، بربرس (جب گردے بھی خراب ہوں یا پتے کی پتھری ہو)۔

پتہ (Gall Bladder):۔

فارمیکا Formica:۔ عام طور پر یہ پتے کی دوا نہیں سمجھی جاتی لیکن یہ پتے کی بہترین

عضویاتی دوا ہے جو پتے کے فعل کی کمزوری کو درست کرتی ہے اور کئی عوارض کو ختم کرتی ہے۔ یہ کلکیر یا فاس کے ساتھ لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

لوبیلیا انفلاٹا Lobelia Inflata:۔ جب متلی اور قے ہو جو پتے کی خرابی کی وجہ سے ہو، تو بہت اچھا کام کرتی ہے۔

کارڈووس مار Carduus Mar:۔ یہ جگر کے علاوہ پتے کی بہترین دوا ہے۔ خاص طور پر جب Bile Duct کی خرابی ہو۔ پتے کی پتھری کو ختم کرتی ہے۔

کولیسٹرین Cholesterin:۔ یہ پتے کے عوارض کی بہترین دوا ہے۔ خاص طور پر جب صفرا کی خرابی ہو۔ خون میں لوتھڑے (Thrombosis) یا Blood Cloting کو ختم کرتی ہے۔

علاوہ ازیں Bile Duct کے لئے Cardus Mar, Berberis Vulg, Hura Braz, Fucus, Nat. Sulph. بھی دی جاسکتی ہیں۔

پتے کی پتھری کے لئے Chionanthus, Cholesterin, Berberis Vulg, Huraz Braz. دی جاتی ہیں۔

Pepsin کی کمی کیلئے Natrum Carb, Dirca, Ledum, Fucus, Graphites, China. دی جانی چاہیے۔

ہائیڈروکلورک ایسڈ:۔

اگر کمی ہو:۔ Aluminium, China, Graphites, Abies Nig, Fucus, Huraz Braz

اگر زیادتی ہو:۔ Robinia, Helleborous Nig, Euphorbium, Natrum Phos

اگر ریاح (Flatulence) ہو:۔ Asafoetida, Carbo Veg, Nux Mosch, Moschus

لبلبہ (Pancreas):۔
لبلبے کی خرابی محض ذیابیطس کا باعث نہیں بنتی بلکہ یہ نظام ہضم کا حصہ بھی ہے۔ اس کے خارج کردہ Pancreatic Juice کی کمی سے ہاضے کی خرابی، جسمانی کمزوری اور

نشوونما کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا جب نظام ہضم کے عوارض کا ذکر ہو تو لبلبے کے فعل کو نہیں بھولنا چاہیے۔ لبلبے کے فعل کو درست کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویات دی جا سکتی ہیں:۔

کیمو ملا Chamomilla:۔ لبلبے کی خرابیوں کی بہترین دوا ہے۔

لائیکو پوڈیم Lycopodium:۔ جب مریض لاغر اور خوراک کی کمی کا شکار ہو۔ یہ بدہضمی کو بھی ختم کرتی ہے۔

بربرس ولگرس Berberis Vulg:۔ جب گردوں کے عوارض بھی ہوں۔

فیوکس Fucus:۔ جب اعصابی کمزوری ہو۔

گردے (Kidneys):۔

اربیم Erbium:۔ گردوں کے فعل کی کمزوری سے پیدا شدہ عوارض کی بہترین دوا ہے۔

فیرم فاس Ferrum Phos:۔ گردوں کی سوزش کی اچھی دوا ہے۔ یہ دوسری ادویات کے ساتھ بھی دی جا سکتی ہے۔

بیلاڈونا Belladonna:۔ گردوں کی سوزش کی دوا ہے جو اکیلے اچھا کام کرتی ہے۔

ڈروسیرا Drosera:۔ گردوں کے عوارض کی بہت اچھی دوا ہے جو دوسری ادویات کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔ صبح سو کر اٹھنے کے بعد ایک خوراک ڈروسیرا، بعد از دوپہر فیرم فاس اور رات کو اربیم دینے سے گردوں کے اکثر عوارض ختم ہو جاتے ہیں۔

جیلسی میم Gelsemium:۔ جب گردوں کا مریض اعصابی عوارض میں بھی مبتلا ہو تو یہ بہترین دوا ہے۔

بربرس ولگرس Berberis Vulg:۔ یہ گردوں کے عوارض کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا ہے۔ اگر جگر یا لبلبے کے عوارض بھی ہوں یا ذیابیطس بھی ہو تو یہ دوا ضرور دینی چاہیے۔

پریرا Pareira:۔ اگر اربیم موجود نہ ہو تو یہ دی جا سکتی ہے۔ پتھری کے خاتمے کے لئے بربرس کے ساتھ اچھا کام کرتی ہے۔

گردوں کے عوارض کی دیگر ادویات یہ ہیں:۔ Terebinthina (اگر گردوں کی

سوزش ہو) Uva Ursi یا Apocynum (اگر Dropsy ہو)۔

مثانہ (Bladder):۔

عام ادویات یہ ہیں:۔ Thlaspi, Formica, Petrol, Equisetum, Staphisagaria, Verbascum.

مثانے کے پٹھوں کے لئے:۔ Ruta, Hydrangea, Calc Fluor

مثانے کے **Sphincter** کے لئے:۔ Apis, Allium Cepa, China

Sulph, Calc Fluor

پروسٹیٹ غدود (Prostate Glands):۔

تھلاپسی **Thlaspi**:۔ پروسٹیٹ کے بڑھنے کی صورت میں تھیلاپسی 30، کیلشیم فلورائڈ 6x کے ساتھ دینے سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

پیٹرول **Petrol**:۔ پروسٹیٹ کی عضویاتی دوا ہے۔اس کے علاوہ پیشاب کے نظام کی جھلیوں کی بہترین دوا ہے۔

سبال سیرولاٹا **Sabal Serrulata**:۔ بڑی عمر میں Androgenic ہارمون کی کمی کی وجہ سے پروسٹیٹ غدود بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اس کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ یہ کسی بھی دوسری دوا کے ساتھ دی جاسکتی ہے اور بار بار دوہرائی جاسکتی ہے۔

رحم (Uterus):۔

میورکس **Murex**:۔ رحم کی جملہ بیماریوں میں مفید ہے۔ رحم کے لٹک جانے (Prolapse) کو بھی ختم کرتی ہے۔

لیلیم ٹگ **Lilium Tig**:۔ میورکس کے بعد اس کا ذکر آتا ہے کیونکہ یہ بھی وہی کام کرتی ہے۔دردوں کے ساتھ ماہواری کے لئے بھی مفید ہے۔

ڈرکا **Dirca**:۔ ماہواری کے دوران یا دو ماہواریوں کے درمیان دردوں کے لئے مفید ہے۔

گیلیم **Gallium Ap**:۔ رحم کا لٹک جانا (Prolapse) یا الٹا ہو جانا (Retroversion) اس دوا کی خصوصی علامات ہیں۔کیلشیم فلور کے ساتھ دینے سے

بہتر نتیجہ دیتی ہے۔

سیپیا Sepia:۔ رحم کی کمزوری یا لٹک جانا اور عورتوں کی دیگر عوارض کیلئے بہتر دوا ہے۔

ہڈیاں (Bones):۔

سمفائٹم Symphytum:۔ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے اور ہڈیوں کی چوٹ کے لئے اس سے اچھی کوئی دوا نہیں ہے۔ کچھ معالج بہتر نتائج کے لئے اس کے ساتھ کیلشیم فاس بھی دیتے ہیں۔

یوپیٹوریم پرف Eupatorium Perf:۔ ہڈیوں کے دردوں کی بہترین دوا ہے۔ ملیریا یا انفلوائنزا میں ہڈیوں کے دردوں کو 3x کی چند خوراکوں سے ختم کر دیتی ہے۔

یوفوربیم Euphorbium:۔ وجہ مفاصل کے علاوہ ہڈیوں کے خلیوں پر اچھا اثر کرتی ہے۔

ان کے علاوہ ڈروسرا، فاسفورس، نیٹرم میور، سیلینیم، کلکیر یا فلور بھی ہڈیوں کے عوارض یا کمزوری کے لئے دی جاتی ہیں۔

پٹھے (Muscles):۔

کالی سیلیکیٹ Kali Silicate:۔ پٹھوں کی کمزوری اور سختی کے لئے بہترین دوا ہے۔

کالمیا Kalmia:۔ پٹھوں کے دردوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

برائیونیا Bryonia:۔ پٹھوں کے دردوں، خاص طور پر وجہ مفاصل کی وجہ سے پٹھوں میں دردوں کے لئے مفید ہے۔

ایسکیولیس ہپ Aesculus Hip:۔ کمر کے موہروں (Lumber Vertebrae) کے دردوں، ڈسک سلپ کے لئے بہترین ہے۔ انتڑیوں اور ریکٹم کے پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔

جلد (Skin):۔

جلدی بیماریوں کا علاج کرنے سے پہلے معالج کے علم میں یہ حقیقت عیاں ہونی چاہیے کہ جلد محض جسم کا ایک حفاظتی غلاف ہی نہیں بلکہ یہ اخراج (Excretion) کا بڑا ذریعہ

ہے۔ایسے ناکارہ اور زہریلے مادے جو دوسرے ذرائع سے جسم سے خارج نہیں ہو سکتے ،جلد کے ذریعے خارج ہوتے ہیں۔عام بیماریاں جن کی وجہ جسم میں زہریلے مادوں کی موجودگی ہو، ان کے علاج میں Excretory System ،جس میں جلد کا خاص مقام ہے کو نہیں بھولنا چاہیے۔جلدی بیماریوں کو دبانے سے خطرناک اندرونی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ہومیوپیتھی میں جلدی بیماریوں کی تقریباً تمام ادویات ان بیماریوں کو دبانے کی بجائے ،زہریلے مادوں کو خارج بھی کرتی ہیں۔لیکن اس سلسلے میں مریض کی غذا اور زندگی کے معمولات پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

آرسینکم آیوڈائڈ **Arsenicum Iodide**:۔ جلد کی چھوٹی موٹی بیماریوں اور Rash وغیرہ میں اچھا کام کرتی ہے۔

اگنیشیا **Ignatia**:۔ کئی ایسے جلدی عوارض ہوتے ہیں جن کی وجوہات اعصابی یا نفسیاتی ہوتی ہیں۔ان میں اگنیشیا 30، اچھا کام کرتی ہے۔

فارمیکا **Formica**:۔ جلد کی جلن، خارش، اگزیما اور Rashes کے لئے بہت مفید ہے۔اگر نظام ہضم بھی خراب ہو تو یہ دوا اچھا کام کرتی ہے۔

یوفوربیم **Euphorbium**:۔ جلدی دانے ،پھوڑے ، Eruption، کیل (Acne) کے لئے بہت مفید ہے۔

آئرس **Iris Ver**:۔ جب مندرجہ بالا عوارض ہوں اور ساتھ ہاضمہ بھی خراب ہو تو یہ بہت مفید ہے۔

ہائیڈروکوٹائل **Hydrocotyle**:۔ جلد کی مزمن بیماریوں مثلاً پھلبہری جس کو Leucoderma یا Vitiligo بھی کہتے ہیں، کے لئے بہت مفید ہے۔یہ جذام (Leprosy) میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

گریفائٹس **Graphites**:۔ اگزیما، خارش، جب خاص طور پر چپکنے والے مادے کا اخراج ہو تو یہ دینی چاہیے۔

آرسینکم سلفیوریکم **Arsenicum Sulphuricum**:۔ پھلبہری (Leucoderma or Vitiligo) کی خاص دوا ہے جو لمبے عرصہ تک 30 پوٹینسی میں دینی چاہیے۔

سلفر **Sulphur**:۔ جلدی پھوڑے (Boils) جن میں سفید مادہ جمع ہو اور خون میں فاسد مادوں کے اخراج کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ 200 پوٹینسی میں اچھا کام کرتی ہے۔

جلدی بیماریوں کی دیگر ادویات میں Sepia؛ Drosera؛ Iridum؛ Arctium؛ Lap؛ Oleander؛ Rhus Tox؛ Rhus Ven؛ Calc Phos اور Vespa Crab شامل ہیں۔

ناخن **(Nails)**:۔

سیلیکا **Silica**:۔ ناخنوں کا ٹوٹنا، ناخنوں کا موٹا ہونا یا درد ہو، تو یہ دوا بہترین ہے۔ گریفائٹس کے ساتھ دینا بہتر ہے۔

اسٹی لاگو **Ustilago**:۔ اگر سیلیکا کام نہ کرے تو یہ دیں۔ اگر ناخن ٹیڑھے ہوں تو Butyric Acid 30 دیں۔ ان کے علاوہ آئرس فلور، کیلشیم فلور اور سیلینیم بھی ناخنوں کی بیماریوں میں اچھا کام کرتی ہیں۔

بال **(Hair)**:۔

سیوتھس **Ceanothus**:۔ خون کی کمی کی وجہ سے بال گرنا، خشکی اور Dandruff کے لئے مفید ہے۔ آئرس کے ساتھ دینے سے بہتر نتیجہ دیتی ہے۔

جبورانڈی **Jaborandi**:۔ جب اعصابی عوارض ہوں، بال گریں یا وقت سے پہلے بال سفید ہونے شروع ہوں تو بہترین کام کرتی ہے۔ یہ دوا 3x یا 30 پوٹینسی میں دی جا سکتی ہے۔

ان کے علاوہ Thallium Met؛ Rosemarimus؛ Natrum Iod اور Selenium بھی بالوں کے عوارض اور بال بڑھانے کے لئے دی جا سکتی ہیں۔

روزمیری (Rosemary) کا تیل شیمپو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

دانت **(Teeth)**:۔ دانتوں کے عوارض میں ادویات اس وقت تک کام نہیں دکھا سکتیں جب تک مضر غذا کا استعمال نہ روکا جائے۔ سفید چینی، میٹھی اشیاء اور تیزابی غذا بند کرنی ضروری ہے۔

سیلیکا **Silica**:۔ دانتوں کی نشوونما اور decay کو روکنے کے لئے بہترین ہے۔

اس کے ساتھ کیلشیم فاس اور کیلشیم فلور دینے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

گریفائٹس Graphites:۔ جب دانت کمزور ہوں اور ٹوٹنے لگیں تو کھانے سے پہلے گریفائٹس اور کھانے کے بعد سیلیکا دیں۔ عام حالت میں 6x میں دیں لیکن شدید حالت میں 30 پوٹینسی میں رات کے وقت کئی ہفتوں تک دیں۔

سیلینیم Selenium:۔ زیادہ عمر یا لاغر لوگوں میں جہاں جنسی فعل کی زیادتی کی وجہ سے دانتوں کی بیماریاں ہوں، رات سونے سے پہلے 30 پوٹینسی میں دینی چاہیے۔

ہائیڈراسٹس Hydrastis:۔ ہاضمے کی خرابی کی وجہ سے دانتوں کی بیماریاں ہوں تو کھانے سے پہلے 6x میں، سیلیکا 12x کے ساتھ دیں۔ اگر ساتھ درد بھی ہو اور مریض لاغر ہو تو ساتھ فیرم فاس 6x میں دیں۔

اینڈوکرائن سسٹم (Endocrine System):۔

پیچویٹری **Pituitary:۔** Kali Iod, Agnus Cast, Juglan Rega

Anterior Pituitary:۔ Dioscorea, Gelsemium, Phosphorus, Elaps, Iodine, Hura Braz, Euphorbium.

Posterior Pituitary:۔ Hura Braz, Gelsemium, Xanthox, Elaps, Granatum, Dioscorea, Phosphorus.

Pineal Body:۔ Guaiacum, Euphorbium, Natrum Mur, Baptisia, Equisetum.

ایڈرینل گلینڈ **Adrenal Gland:۔** Euphorbium, Lycopodium, Glonoine, Anacardium.

تھائیرائیڈ **Thyroid:۔** Iris V (with Digestive disorder), Euphorbium (Inactivity of gland), Epiphegus (Underactivity, severe headache), Iodine (Iodine deficiency), Equisetum (overactivity), Thlaspi (with Prostate or Uterus Troubles), Dirca (sometime hyper, some time hypo).

پیراتھائیرائیڈ **Parathyroid**:- Equisetum (under-active), Calc Carb (under-active), Ephorbium (over-active), Dioscorea (over-active), Xanthox (over-active and under-active).

تلی **Spleen**:- Helleborus Nig, Hura Braz, Urtica, Ceonathus, Quercus.

آنکھیں **(Eyes)**:-

آنکھوں کی عام ادویات:- Euphrasia, Bellis, Passiflora, Calc Phos, Kali Mur.

Ciliary Muscles:- Physostigma, Cicuta, Iris V, Belladonna, Origanum.

Lenses:- Ledum, Origanum, Pilocarpus, Drosera, Ornithogalum.

Iris:- Guaiacum, Juglans Rega, Erigeron, Calc Fluor, Silica.

Retina:- Gelsemium, Actaea Rac, Kali Mur, Pilocarpus, Valarian.

Filtration Angle:- Euphorbium, Epiphegus, Murex

Optic Nerve:- Lycopersicum, Gelsemium, Manganum, Cicuta, Filix Mas, Apis.

Choroid:- Pilocarpus, Manganum

Sclerotic:- Drosera, Opium, Ipecac

Conjunctiva:- Cantharis, Drosera, Belladonna, Graphites, Gelsemium.

Retinal Pigment:- Hydrastis, Dirca

کان (Ears):-

Middle Ear:- Pilocarpus, Mercurius, Euphorbium, Curare, Apis, Graphites, Ornithogalum, Belladonna

Internal Ear:- Kali Brom, Graphites, Ornithogalum, Hura Braz.

Eustachian Tubes:- Hydrastis, Belladonna, Verbascum, Phytolacca, Euphrasia.

مندرجہ بالاعضویاتی ادویات کی فہرست کافی حد تک مکمل ہے لیکن پھر بھی کچھ چھوٹے اور ایسے اعضاء جن کی بیماریاں عام نہیں ہوتیں، کی ادویات جگہ کی تنگی کے باعث نہیں دی جاسکتیں۔ میٹریا میڈیکا اور ریپرٹری کی مدد بھی ضروری ہے۔

ضروری ہدایت:۔

جیسا کہ ہر ہومیو پیتھ معالج جانتا ہے کہ ہومیو پیتھی کی ادویات کی فہرست بہت لمبی ہے اور ہر مرض کی کئی کئی ادویات ہوتی ہیں جن کا انتخاب مریض کی مکمل علامات (Totality of Symptoms) کو مدنظر رکھ کر کیا جانا چاہیے۔ لیکن پرانے طریقہ سے یہ کام نہایت مشکل اور وقت طلب ہے جس میں غلطی کی گنجائش بہت زیادہ ہے۔ اگر پنڈولم اور ریڈیا نک سسٹم کی مدد سے دوا اور پوٹینسی کا انتخاب کیا جائے تو یہ کام چند منٹوں میں ہو جاتا ہے۔ غلطی کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے اور مریض کی انفرادی دوا اور پوٹینسی نہایت درستگی سے (Accurately) حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے معالج کامیاب ہو جاتا ہے۔ طریقہ کار کی تفصیل کے لئے اگلے صفحات میں دئے گئے ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیا نک سسٹم کا مطالعہ کریں۔

نفسیاتی امراض - Psychosomatic Diseases:-

ایسی جسمانی وروحانی بیماریاں جونفسیاتی وجذباتی دباؤ، جذباتی کشمکش، پریشانی، پے در پے ناکامیوں، متواتر افسردگی اور خوف کی وجہ سے ظہور پذیر ہوں ان کو نفسیاتی امراض (Psychosomatic Diseases) کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلسل جذباتی دباؤ، تشویش کی حالت (Anxiety State)، جوجذباتی کشمکش کی پیداوار ہوں، سے

انسان کا مرکزی اعصابی نظام (Central Nervous System) زیر بار آ جاتا ہے۔ جس سے اس کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور مختلف دماغی و جسمانی عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً مسلسل اعصابی دباؤ کی وجہ سے Neuro System کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ جس سے غدودوں کی رطوبتوں کے اخراج کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ گیسٹرک السر (Gastric Ulcer) میں نکلتا ہے۔ کیونکہ پریشانی اور تشویش کی حالت (Anxiety State) سب سے زیادہ Gastrointestal System کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ جیسا کہ یورپ میں "Hurry, Worry, Curry" کو Peptic Ulcer کی وجہ کہا جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں نفسیاتی امراض کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور اکثر ادویات ان امراض کا احاطہ کرتی ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے چھٹے ایڈیشن کے پیرا 17 اور پیرا 215 میں نفسیاتی عوارض کی ماہیت کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ پیرا 213 میں ڈاکٹر ہانیمن لکھتا ہے کہ "قدرتی اصولوں کے مطابق مکمل شفاء اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہر انفرادی مرض، چاہے وہ حادہی کیوں نہ ہو، کی ایسی تبدیلیوں کا مشاہدہ نہ کریں جو نفسیاتی اور ذہنی سطح پر پیدا ہو چکی ہوں"۔ ہومیوپیتھی میں ایسے عوارض جو خوف (Fright)، بُری خبر (Bad News)، برہمی (Indigation)، ٹھیس پہنچنا (Mortification)، پریشان کن (Vexation)، یا اخلاقی صدمہ (Moral Shock) وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوں، کا احاطہ کرنا ضروری ہے۔ ذیل میں اس قسم کی کچھ بیماریوں کی ہومیو پیتھک ریمیڈیز کی فہرست دی جارہی ہے جن کی نشاندہی ڈاکٹر کینٹ (Kent)، ہیرنگ (Herring)، نیر (Knerr) اور سانٹی (Santee) نے کی:۔

بازوں، ٹانگوں (Extremities) کا فالج جو جذباتی صدمے کی وجہ سے ہو:۔

Ignatia, Nat. Mur, Nux Vomica.'

لرزہ (Chorea):۔

جذباتی ہیجان کی وجہ سے After emotional excitement:۔

Agar., Ign., Opium, Phos.

خوف سے From fright:۔

Acon., Agar., Calc., Caust., Gels., Ign., Kali Br., Nat. M.

رنج سے After grief:- Caust., Cupr., Mygal., Tarent.

تشنج (Convulsions):-

فکر اور رنج کی وجہ سے After anger :- Bufo, Cham., Kali Br., Lyss., Nux V., Opium.

اعصابی ہیجان کی وجہ سے From nervous excitement:- Acon., Agar., Arg. N., Bell., Cham., Cimic., Gels., Ign.

خوف کی وجہ سے From fright:- Acon., Agar., Arg. N., Bufo., Gels., Ign., Kali Br.

رنج وغم کی وجہ سے After grief:- Ars., Art. V., Hyosc., Ign., Indg., Nat. M., Opium.

برہمی کی وجہ سے After indignation:- Staph.

عشق میں مایوسی کی وجہ سے From disappointed love:- Hyosc.

ٹھیس پہنچنے کی وجہ سے After mortification:- Calc.

سزا کی وجہ سے After punishment:- Cham., Cina., Cupr., Ign.

پریشان کن حالات کی وجہ سے From vexation:- Ars., Bell., Calc., Camph., Cupr., Ign., Nux V., Staph., Sulph.

بول بستری (بستر پر پیشاب نکل جانا) (Enuresis):-

اشتعال کی وجہ سے From excitement:- Gels.

پاگل پن کے حملے کی وجہ سے During attack of mania:- Cupr.

جذباتی اسہال (Emotional diarrhoea):-

غصے کی وجہ سے After anger:- Acon., Ars., Cham., Ipecac., Nux V.

پریشانی کی وجہ سے After anxiety:- Ars., Camph., Sil., Tab.

بری خبر کی وجہ سے From bad news:- Gels.

Aloe, Bry., Cham., -:After chagrin جھنجلاہٹ کی وجہ سے
Coloc., Staph.

اسہال (Diarrhoea):-
Acon., Aloe, Arg. -:From excitement اشتعال کی وجہ سے
N., Arn., Bry., Cham., Lyc.
Acon., Arg. N., Gels., Ign.,-:From fright خوف کی وجہ سے
Kali P., Opium, Phos., Ph., Ac., Puls., Verat.
Calc. P., Coloc., Gels., Ign., -:After grief رنج وغم کی وجہ سے
Merc., Opium, Ph., Ac.
Opium. -:After sudden joy اچانک خوشی کی وجہ سے
Aloe, Calc. P., -:From vexation پریشان کن حالات کی وجہ سے
Cham., Coloc., Petrol., Staph., Sulph.

تکلیف دہ حیض (Metorrhagia):-
Cham. -:After fit of anger غصے کے دورے کی وجہ سے
Bell.,-:From emotion, excitement جذباتی اشتعال کی وجہ سے
Bry., Calc., Cham., Phos., Sep., Stram.
Ipecac. -:After vexation پریشان کن حالات کی وجہ سے

حیض کی بندش (Suppressed Menses):-
Cham. -:From anger غصے کی وجہ سے
Acon., Coloc., Puls. -:From chagrin جھنجلاہٹ کی وجہ سے
Cimic. -:From emotion جذبات کی وجہ سے
Acon., Bry., Calc., Gels., -:From fright خوف کی وجہ سے
Kali C., Lyc., Nux V., Opium.
Ign. -:From grief رنج وغم کی وجہ سے
Hell., -:From disappointed love عشق میں مایوسی کی وجہ سے

گنج (Alopecia):۔

رنج کی وجہ سے From grief:۔ Ign., Nat. M., Ph., Ac.

چکرآنا (Vertigo):۔

غصے کی وجہ سے After anger:۔ Ph., Ac.

خوف کی وجہ سے After fright:۔ Acon., Calc.

پریشان کن حالات کی وجہ سے After vexation:۔ Acon., Crot. H., Opium. Calc., Ign., Nux

آواز کی بندش (Aphonia):۔

خوف کی وجہ سے From fright:۔ Acon., Gels., Opium.

متلی (Nausea):۔

پریشانی کی وجہ سے After anxiety:۔ Chel., Nux V.

ٹھیس پہنچنے کی وجہ سے After mortification:۔ Puls.

پریشان کن حالات کی وجہ سے After vexation:۔ Cham., Ign., Ipecac., Nat. M., Phos.

ڈکاریں اشتعال کی وجہ سے Eructations from excitement:۔ Arg. N.

قے (Vomiting):۔

غصے کی وجہ سے After anger:۔ Cham., Nux V., Valer.

اشتعال کی وجہ سے After excitement:۔ Ferr., Kali Br., Kali C.

ذہنی تھکاوٹ کی وجہ سے From mental exertion:۔ Ferr., Nat. M., Tab.

پریشان کن حالات کی وجہ سے After vexation:۔ Acon., Cham., Ign., Ipecac., Lyc., Nat. S., Verat.

ہچکی (Hiccough):۔

جذباتیت کی وجہ سے After emotion:۔ Ign. Mag Phos.

اعصابی عوارض کی ادویات

جسمانی اعضاء اور ہر حصے کی کارکردگی کا دارومدار اس پر ہے کہ اعصابی نظام کے ذریعے توانائی (برقی توانائی بھی کہہ سکتے ہیں) بغیر کسی تعطل کے، ملتی رہے۔ یہ ایک انتہائی پیچیدہ اور عمدہ نظام ہے۔ اس نظام کی بڑی شاخ دماغ سے نکل کر ریڑھ کی ہڈی کے درمیان سے گزرتی ہے۔ جس میں سے چھوٹی شاخیں نکل کر مختلف اعضاء میں جاتی ہیں۔ جہاں نہایت ہی نفیس جال (Network) کے ذریعے جسم کے ہر حصے اور دماغ کے درمیان دوطرفہ پیغام پہنچاتی ہیں۔ اعصابی نظام کے مختلف عوارض کی عام ریمیڈیز یہ ہیں۔ جن کی تفصیل میٹریا میڈیکا میں دیکھی جا سکتی ہے۔

Natrum ،Kali Brom ،Anacardium ،Argentum Nitricum Vanadium ،Spigelia ،Gelsemium ،Formica ،Graphites ،Lycopodium ،Valarian ،Radium Brom ،Apis Mel ،Ignatia Lachesis.

ان کے علاوہ دیگر ریمیڈیز بھی ہیں جو خاص نوعیت کے عوارض میں دی جاتی ہیں۔

شسلر کے ٹشو سالٹ کا نظریہ

IDEOLOGY OF SCHUESSLER'S TISSUE SALTS

شسلر ایک ہومیوپیتھ ڈاکٹر تھا۔ وہ اپنی تحقیق کے دوران اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر جسم میں بنیادی معدنی نمکیات (جو جسم کی تعمیر کے لئے ضروری ہیں)، پوری مقدار میں موجود ہوں تو بیماری نزدیک نہیں آتی۔ اس کا قول تھا کہ تمام بیماریوں کی وجہ ٹشو سالٹس (جو کہ خلیوں کی پرورش کرتے

ہیں اور ان کے فعل کو نارمل رکھتے ہیں) کا عدم توازن (Imbalance) ہے۔ غذا اور غذائیت زندگی کی طبعی بنیاد ہیں۔ اس لئے انسان کے جسم اور دماغ کی نشونما کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ بنیادی معدنی نمکیات کی پوری مقدار ٹشوز کو ملنی چاہیے۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہماری غذا میں اہم معدنی نمکیات اور وٹامن وغیرہ کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس وجہ سے بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ ٹشو سالٹ کی اہمیت تو پہلے سے ہی مسلمہ تھی لیکن ڈاکٹر شسلر نے 1873 میں ان کی اہمیت کے پیش نظر معدنی نمکیات کو باقاعدہ ادویات کی شکل دی۔ اس نے اپنے طریقہ علاج میں بارہ معدنی نمکیات متعارف کئے کیونکہ اس وقت اتنے نمکیات کا علم تھا۔ لیکن آج کل تقریباً 40 عناصر اور مرکب موجود ہیں۔ ان کی ریمیڈیز ڈاکٹر ہانیمن کے اصول کے مطابق ٹرائیچوریشن کی صورت میں تیار کی جاتی ہیں۔ جو عام طور پر 3x اور 6x پوٹینسی میں مریضوں کو دی جاتی ہیں۔ لیکن بعض مزمن اور پرانے امراض میں 12x اور 30 پوٹینسی میں اچھا کام کرتے ہیں۔ کچھ ماہرین اس نظریے سے متفق نہیں ہیں۔ ان کے خیال میں اگر مریض کا میٹابولک سسٹم (Metabolic System) درست کام نہیں کر رہا تو وہ غذا سے پورے نمکیات اور وٹامن حاصل کر کے جسم میں جذب نہیں کر سکے گا۔ شسلر کے سالٹ، جو مندرجہ ذیل ہیں دنیا میں ہومیو پیتھک معالجین کی اکثریت استعمال کر رہی ہے:۔

Calcarea Flouratum (Calcium Fluoride - CaF_2)	کلکیر یا فلوریٹم
Calcarea Sulphuricum (Calcium Sulphate - $CaSO_4 \times 2H_2O$)	کلکیر یا سلفیوریکم
Calcarea Phosphoricum (Calcium Phosphate - $CaHPO_4 \times 2H_2O$)	کلکیر یا فاسفوریکم
Ferrum Phosphoricum (Iron Phosphate - $Fe(PO_4) \times n\,H_2O$)	فیرم فاسفوریکم
Kalium Muriaticum (Potassium Chloride - KCl)	کیلیئم میوریاٹیکم
Kalium Phosphoricum (Potassium Phosphate - KH_2PO_4)	کیلیئم فاسفوریکم

Kalium Sulphuricum (Potassium Sulphate - K_2SO_4)	کیلیئم سلفیوریکم
Magnesium Phosphoricum (Magnesium Phosphate - $MgHPO_4 \times 3H_2O$)	میگنیشیئم فاسفوریکم
Natrium Muriaticum (Sodium Chloride - NaCl)	نیٹریئم میوریاٹیکم
Natrium Phosphoricum (Sodium Phosphate - $Na_2HPO_4 \times 12H_2O$)	نیٹریئم فاسفوریکم
Natrium Phosphoricum (Sodium Phosphate - $Na_2HPO_4 \times 12H_2O$)	نیٹریئم فاسفوریکم
Natrium Sulphuricum (Sodium Sulphate - $Na_2SO_4 \times 10H_2O$)	نیٹریئم سلفیوریکم
Silicea (Silicon dioxide - $SiO_4 \times H_2O$)	سلیشیا

نوسوڈزاورسارکوڈز - سائنس کی نظر میں

SCIENTIFIC ASPECT OF NOSODES & SARCODES

نوسوڈز براہ راست مختلف بیماریوں کے اجزاء سے ہومیوپیتھی کے اصولوں کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں، جب کہ سارکوڈز صحت مند جانداروں کی رطوبت سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ جن کی کم مقدار اس کی متعلقہ بیماری کے خاتمے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ان کو آئسو پیتھک ادویات (Isopathic Medicines) بھی کہا جاتا ہے۔ایلوپیتھی میں ویکسین بھی اسی اصول کے مطابق تیار کی جاتی ہے جو خام (Crude) حالت میں ہوتی ہے۔ جبکہ ہومیوپیتھی میں نوسوڈز اور سارکوڈز پوٹینسی میں ہوتے ہیں۔نوسوڈز زیادہ تر جانداروں کی بیماریوں اور اجزاء

سے تیار کئے جاتے ہیں۔لیکن کچھ نباتات کے اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں۔اصول یہ ہے کہ ہر مزمن بیماری کی وجہ اس کی جڑ (Root Cause) ہوتی ہے، جو درست نوسوڈ یا سارکوڈ دینے سے ختم ہو جاتی ہے۔نوسوڈ مزمن میازم کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔دبی ہوئی مزمن بیماریوں کو ختم کرنے کا یہ ایک سائنٹفک طریقہ ہے۔ وبائی امراض سے تحفظ (Prophylactic) کے طور پر بہت مؤثر ہوتے ہیں کیونکہ یہ انفیکشن وغیرہ کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرتے ہیں۔نوسوڈز یا سارکوڈز کبھی چھوٹی طاقت میں نہیں دینے چاہئیں۔اس سے مرض میں زیادتی (Aggravation) پیدا ہوتی ہے۔کچھ ہومیوپیتھ معالج CM یا MM میں دیتے ہیں۔لیکن عام طور پر 200 طاقت بہترین کام کرتی ہے۔اکثر اوقات ایک ہی خوراک کافی ہوتی ہے۔

ذیل میں کچھ Proved نوسوڈز اور سارکوڈز کی علامات دی گئی ہیں:۔

ایڈرینلین (Adrenalin):۔ یہ بہت طاقتور سارکوڈ ہے، جو شعریہ سے خون کا بہاؤ (Capillary Haemorrhage) مثلاً ناک، کان، منہ، گلا، معدہ، ریکٹم، رحم، مثانہ وغیرہ سے خون کے بہاؤ کو بند کر دیتا ہے۔دمہ اور Arteriosclerosis میں بھی مفید ہے۔ کچھ ماہرین کے مطابق دل کے امراض مثلاً انجائنا اور درد معدہ کا علاج اس سارکوڈ سے کیا جا سکتا ہے۔

امبرا گریسیا (Ambra Grisea):۔ ہسٹیریا کے دوروں کے لئے اور بوڑھے لوگوں کو کمزوری، خون کی کمی، بے خوابی، سر درد اور اعضاء کے سُن ہو جانے سے پیدا شدہ عوارض کے لئے مفید ہے۔

انتھراسینم (Anthracinum):۔ پیپ دار زخموں کی جلن، کاربنکل اور کینسر کے پھوڑوں کے لئے بہت مفید ہے۔غدودوں کی سوجن، خون میں زندہ جراثیم (Septicaemia) اور السر کے لئے بھی دیا جاتا ہے۔

بیسلینم (Bacillinum):۔ ٹی بی کے علاج کے لئے کامیابی سے استعمال ہوتا ہے۔بڑی عمر کے لوگوں کے پھیپھڑوں کے عوارض اور بلغمی عوارض کے لئے مفید ہے۔

بیسلس کولی (Bacillus Coli):۔ پیپ دار انفیکشن اور زچگی کے بعد مزمن جلاب بخار

کے ساتھ ہوتو یہ نوسوڈ مفید ہے۔

کینتھرس (Cantharis):۔ پیشاب کی زیادتی جو کنٹرول سے باہر ہو۔ حمل کے دوران گیس، خصیوں پر ایگزیما اور جنسی اعضاء میں پسینہ کے لئے مفید ہے۔

کولیسٹرینم (Cholestrinum):۔ جسم میں کسی حصے میں اجتماع خون کی وجہ سے سوجن، پتے کی پتھری کے دردوں میں مفید ہے۔

کارسینوسینم (Carcinosinum):۔ کینسر کے مواد سے تیار کیا جاتا ہے جو کینسر کے علاج کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ میرے تجربے کے مطابق کینسر کا علاج شروع کرنے سے پہلے تین دن 200 طاقت میں روزانہ ایک خوراک دینے سے کینسر کے خاتمے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس کا اثر کافی عرصہ تک رہتا ہے۔

ڈفتھرینم (Diphtherinum):۔ خناق کے مادے سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو خناق، نزلہ، زکام، ڈفتھریا کی وجہ سے فالج اور کینسر کے علاج کے لئے استعمال کی جاتا ہے۔

الیکٹریسٹی (Electricity):۔ ایسے مریض جو بزدل، خوف زدہ اور رونے کا رجحان رکھتے ہوں، کے لئے دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بادلوں میں بجلی کی چمک یا طوفان سے دماغی مرض بڑھ جائے، غیر ارادی ہنسی، اندھاپن، پیشاب میں کنٹرول کی کمی، دل کی تیز دھڑکن، بے ہوشی اور فالج میں بھی مفید ہے۔

انسولین (Insulin):۔ انتڑیوں کے مزمن امراض جس کے ساتھ پتلے پاخانے اور جگر بڑھا ہوا ہو، ناسور پلنگ (Bedsore)، السر، چھالوں (Boils)، جگر کی بیماری کے ساتھ ایگزیما، گلے کے غدودوں میں پیپ اور ذیابیطس شکری کے لئے مفید ہے۔

لیک کانینم (Lac-caninum) (کتیا کا دودھ):۔ گلے کی خرابی، ڈیفتھیریا، گنٹھیا، گردن اور زبان کی سختی کے لئے مفید ہے۔ دائیں طرف کے عرق النساء (Sciatica) کے لئے بھی دیا جاتا ہے۔

لیک فیلینم (Lac-felinum) (بلی کا دودھ):۔ آنکھوں کے ڈھیلے کے پیچھے درد، نظر کی کمزوری، فوٹوفوبیا (Photophobia) اور تکلیف دہ حیض کے لئے مفید ہے۔

لیک ویکسینم (Lac-vaccinum) (گائے کا دودھ):۔ سر درد، گھنٹیا کے درد، قبض کے لئے مفید ہے۔

میلاڈرینم **(Maladrinum)**:۔ یاداشت کی کمی، مسوڑوں کی سوجن اور خون کا بہنا، پاؤں کا پسینہ اور بدبودار پسینے کے لئے مفید ہے۔ علاوہ ازیں چیچک کی احتیاطی دوا (Prophylactic) بھی ہے۔

ملیریا آفیشینلز **(Malaria Officinalis)**:۔ پڑھائی کے بعد کھڑے ہونے سے چکر آنا اور سر درد کے لئے مفید ہے۔

میڈورینم **(Medorrhinum)**:۔ ایک طاقتور اور Deep acting نوسوڈ ہے جو دبے ہوئے سوزاک یا مزمن جوڑوں کے دردوں میں دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پستہ قد بچوں، اعضاء کی سوجن، جگر اور تلی کے درد، کمزور یاداشت، نامردی اور بانجھ پن کے لئے بھی مفید ہے۔

ناجا **(Naja)**:۔ یہ دل کے عوارض مثلاً والو کی خرابیوں کے لئے دیا جاتا ہے۔ خلیوں کی تباہی (Degeneration) کی وجہ سے پیدا شدہ عوارض، خراش دار کھانسی جس کے ساتھ دل کی بیماریاں بھی ہوں اور کمزور نبض، جسم ٹھنڈا ہو یہ نوسوڈ مفید ہے۔

پچوٹیری **(Pituitary)**:۔ یہ پچوٹیری غدود (Posterior Lobe) کے جوس سے تیار کیا جاتا ہے۔ ہرنیا (Strangulated)، دمہ، بلوغت دیر سے آنا اور دل کے دردوں کے لئے مفید ہے۔

سٹرپٹوکوسن **(Streptococcin)**:۔ مزمن پیچش، خونی پیچش اور انفیکشن کے لئے مفید ہے۔

ٹیوبرکولائنم **(Tuberculinum)**:۔ یہ سب سے اہم نوسوڈ ہے جو کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ مخصوص قسم کی ٹی بی میں دیا جاتا ہے۔ لیکن دبی ہوئی ٹی بی کو بیدار کر دیتا ہے۔ اس کے مریض کو سردی جلد لگتی ہے۔ دوران خون کمزور اور رات کے وقت سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ جلد پر ٹیوبرکولر (Tubercular) کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مریض آگ کے سامنے بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ موسم کی تبدیلی یا سرد موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ کبھی کبھی مرگی کے دورے پڑتے ہیں جس کے لئے یہ مفید دوا ہے۔ بچوں کی اعصابی کمزوری کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ نوسوڈ دل کے مریضوں کو قطعی طور پر نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی مریض کو دینے سے پہلے اس بات کی تصدیق کر لینی چاہیے کہ وہ دل کے عوارض میں مبتلا تو نہیں۔

سورائنم **(Psorinum)**:۔ یہ جلدی خارش (Scabbies) کے مواد سے تیار کیا جاتا

ہے۔جلدی بیماریوں، خارش وغیرہ کے لئے مفید ہے۔
سفائی لینم (Syphilinum):۔ جلدی بیماریوں اور جوڑوں کے درد جن کے ساتھ آتشکی علامات بھی ہوں، کے لئے مفید ہے۔
ہائیڈروفوبینم (Hydrophobinum-Lyssin):۔ یہ باؤلے کتے کے لعاب سے تیار کیا جاتا ہے۔تشنج (Convulsions)، جو پانی کے بہاؤ کی آواز یا تیز روشنی سے ہو، نہانے یا پانی سے خوف کے لئے دیا جاتا ہے۔
تھائیروڈینم (Thyrodinum):۔ گلہڑ (Goiter)، جوڑوں کے درد، پستان کی رسولیاں، رحم کے فائبرائیڈ (Fibroid)، موٹاپا اور مختلف قسم کی سوجن کے لئے مفید ہے۔
ویکسینینم (Vaccininum):۔ یہ سائیکوٹک علامات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کالی کھانسی، کپکپی، بدہضمی، سر کے سامنے کے حصے کے درد اور سرخی پپوٹوں کے لئے مفید ہے۔
ویریولینم (Variolinum):۔ چیچک کے مواد سے تیار کیا جاتا ہے۔اس مرض کے علاج اور حفاظتی تدابیر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
ایکسرے (X-Ray):۔ دماغی کارکردگی غیر مبہم، غلط الفاظ تحریر ہوجائیں، جنسی خواہش غائب، شام کے وقت کھانسی کے ساتھ کپکپی، بانجھ پن اور خون کی کمی کے لئے مفید ہے۔

نوسوڈز اور سارکوڈز کے متعلق مندرجہ بالا معلومات اختصار کے ساتھ دی گئی ہیں۔ ہومیوپیتھ معالج کو چاہیے کہ مزید معلومات کے لئے اگر ہوسکے تو "Materia Medica of Nosodes by Dr. Henry C.Allen" یا کسی اور مستند تصانیف کا مطالعہ کریں۔

ویکسی نیشن - Vaccination:۔

ہومیوپیتھک ماہرین کے مطابق ویکسینیشن جسم سے زہریلے مادے ختم نہیں کرتی بلکہ زیادہ کرتی ہے۔ایلوپیتھی کی عام مروجہ ویکسین ہومیوپیتھی کے بنیادی اصول بالمثل دوا کے اصول پر تیار کی جاتی ہے۔جیسا کہ ہومیوپیتھی میں نوسوڈز تیار کئے جاتے ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ ویکسین خام (Crude) حالت میں ہوتی ہے جبکہ نوسوڈز پوٹینٹائزڈ (Potentized) حالت میں ہوتے ہیں۔ جو نقصان نہیں دیتے۔ ویکسین میازم کے زہر کو ختم کرنے کی بجائے زیادہ تیز کر دیتی

ہے جبکہ نوسوڈ میازم کے زہر کو ختم کر دیتا ہے اور وہ بھی بغیر کسی نقصان یا سائیڈ ایفیکٹ کے۔
نوسوڈز اور ویکسین ہی ایک شعبہ ہے جہاں دونوں طریقہ علاج ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ ایلوپیتھی میں ویکسین حاد امراض میں دی جاتی ہے جبکہ ہومیوپیتھی میں حاد کے علاوہ مزمن امراض میں بھی دی جاتی ہے۔ ویکسین کی تھیوری خالصتاً ہومیوپیتھک ہے جو علاج بالمثل ہے۔ فرق یہ ہے کہ ایلوپیتھی میں یہ ٹیکوں کے ذریعے جسم میں داخل کی جاتی ہے جبکہ ہومیوپیتھی میں منہ کے ذریعے، جو قدرتی طریقہ ہے۔ ڈاکٹر جے۔ ایچ۔ ایلن کا کہنا ہے کہ ویکسین مریض میں سائیکوٹک علامات پیدا کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

سرخ باد Erysipelas، زردزخم Impetigo، پیپ والے دانے Pustular Eruptions، سوزش جلد Dermatitis، چنبل Psoriasis، خسرہ نمادانے Morbelliform Rashes، ایگزیما Eczema۔

بیچ فلاور ریمیڈیز کی دریافت

DISCOVERY OF BACH FLOWER REMEDIES

برطانیہ کا ڈاکٹر ایڈورڈ بیچ (Dr.Edward Bach ،1886-1936ء) جو ایک ہومیوپیتھ معالج تھا، اپنی پریکٹس کے دوران اس نتیجے پر پہنچا کہ بیماری مریض کے اندر گہرائی میں ہم آہنگی کے فقدان (disharmony) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً خوف، پریشانی اور بے صبری کی وجہ سے Vitality اس قدر Deplete ہو جاتی ہے کہ جسم میں قدرتی قوتِ مدافعت بری طرح متاثر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنے 16 سالہ تجربات و مشاہدات کے بعد 1930ء میں اس نے ان عوارضات کے سادہ طریقہ سے علاج کے لئے غیر مضر جنگلی پھولوں کا انتخاب کیا اور ہومیوپیتھی کے اصولوں کے مطابق 38 ریمیڈیز تیار کیں۔ جن کو بیچ فلاور ریمیڈیز کہا جاتا ہے۔ یہ دماغی Stubborn Mental Symptoms میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

علامات	Latin Name	English Name
بظاہر مطمئن لیکن اندر ایک طوفان چھپا ہو۔ تفکرات کا اظہار نہیں کرتے۔	Agrimonia eupatoria	Agrimoney
حادثے کا خوف۔ تنہائی میں۔ حملہ ہو تو پارٹی چھوڑ کر کسی کونے میں لگ جائے۔	Populus tremula	Aspen
بدلحاظی۔ دوسروں کو ھدفِ تنقید بنانا۔ اپنی کوئی خامی نظر نہیں آتی۔	Fagus sylvatgica	Beech
کمزور قوت ارادی اور نامکمل خیالات۔ دوسروں کا سامنا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔	Centaurium umbellatum	Centaury
دوسروں کی بات مان کر پچھتا تا رہتا ہے۔ ذہنی سکون برباد۔	Ceratourium willmottiana	Cerato
غصہ، بدمزاجی، چڑچڑاپن، رویہ ناقابلِ بیان، خود کو مارنے یا دوسروں کو مارنے پر آمادہ ہو۔	Prunus cerasfera	Cherry Plum
غلطی بار بار دہرانے والے اشخاص، یاداشت میں چیزیں محفوظ نہیں رہتیں۔	Aesculus hippocastanum	Chestnut Bud
خود پسند، خودغرض، لالچی طبع، منفی سوچ کو قابو رکھنے کے لئے۔	Cichorium intybis	Chicory
لاتعلق، خیالات میں گھرا ہوا، غیر حاضر دماغ، ایک منفی سوچ کا حامل فرد۔	Clematis vitalba	Clematis
غلاظت اور گندگی سے شدید نفرت۔ آلائش اور ذہنی کثافت کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔	Malus pumila	Crab Apple
منفی اثرات سے فوراً چھٹکارا پانے کے لئے یہ دوا بہت اچھا اثر رکھتی ہے۔	Ulmus procera	Elm
شک، قوت ارادی کی کمی، کوئی چھوٹی سی بات بھی اسے ناخوش کردیتی ہے۔	Gentiana amarella	Gential
ناامیدی، مکمل مایوسی اور ناکامی، مستقبل سے بالکل مایوس۔	Ulex europaeus	Gorse
خود پسندی، اپنی مشکلات اور باتوں کا ذکر کرتے رہنا۔	Calluna vulgaris	Heather

Holly	Ilex aquifolium	بغیر نفرت، حسد، شک، کینہ، خوف اور شورش ہر شعبے میں حسد اور رقابت کا جذبہ۔
Honey Suckle	Lonicera caprifolium	ماضی کے پچھتاوے دہراتا رہے۔ ماضی کے خوشگوار یا تلخ لمحات یاد کرتا رہے۔
Hornbeam	Carpinus betulus	کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے ہی ذہنی طور پر تھکاوٹ اور سستی۔ کام میں جی نہ لگنا۔
Impatiens	Impatiens grandulfera	چڑچڑاپن، ذہنی تناؤ، فوری ردعمل، اندرونی طور پر کرب اور ذہنی طور پر تناؤ۔
Larch	Larix decidua	احساس کمتری کہ وہ کسی کام کے قابل نہیں۔ خود کو معاشرے میں ایک بے کار چیز سمجھنا۔
Mimulus	Mimulus guttatus	شرمیلا، پریشان اور جسمانی طور پر انتہائی حساس شخص۔ مستقبل کی غیر یقینی صورت حال کا ڈر۔
Mustard	Sinapis arvensis	بغیر وجہ کے اداس اور ذہنی دباؤ کا شکار۔ نامساعد حالات کے حملوں کے باوجود اپنا توازن برقرار رکھے۔
Oak	Quercus robur	اپنی ضد نہ چھوڑے۔ منفی اثرات رکھنے والے مضبوط آہنی ارادوں کے افراد کے لئے۔
Olive	Olea europea	اس قابل بھی نہ رہے کہ خود کو تازہ دم کر کے وہ کام دوبارہ کر سکے۔
Pine	Pinus silvestris	خود کو نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی غلطیوں کا ذمہ دار گردانے۔
Red Chestnut	Aesculus carnea	دوسروں کے لئے انتہائی مضطرب، دوسروں کے لئے ہمدردی اور مروت کے جذبات رکھنا۔
Rock Rose	Heliantheumum nummularium	انتہائی دشوار حالات میں بھی اپنا ذہنی توازن برقرار رکھے۔
Rock Water		اپنے اصولوں پر کسی حال میں بھی سمجھوتہ نہ کرتے ہوں۔ لوہے کی طرح سخت اور غیر لچکدار شخصیت۔
Scleranthus	Scleranthus annuus	قوتِ فیصلہ کی کمی، ذہن کا تذبذب، غیر یقینی اور کاموں کو ملتوی کرتے رہنا۔

Star Of Bethlehem	Ornithogalum umbellatum	ذہنی یا جسمانی صدمے کے مابعد اثرات۔ ذہنی، اعصابی اور پورا توازن ہل جانا۔
Sweet Chestnut	Castanea sativa	انتہائی ذہنی کرب، ناامیدی اور مایوسی۔ کوئی فیصلہ نہ کر سکنا۔
Vervain	Verbena officinalis	اپنے نفس اعلیٰ سے تعلق توڑ لینا۔ پٹھوں کا تناؤ، آنکھوں میں درد۔
Vine	Vitis vinifera	مضبوط آہنی ارادے کے جابر قسم کے لوگ کہ وہ کیسے دوسروں پر اپنا رعب جمائے۔
Walnut	Juglans regia	اس دوا کا تعلق ان حالات سے سمجھوتہ کرنے سے ہے جو تبدیلی کے دوران رونما ہوتے ہیں۔
Water Violet	Hottonia palustris	تنہا کام کرتے ہیں اور مصیبت کے باوجود دوسروں سے مدد لینا عزتِ نفس کے منافی سمجھتے ہیں۔
White Chestnut	Aesculus hippocastanum	دشواری کا سامنا۔ دوسروں سے مشورہ کرتے وقت خواہش بے لگام اور اسے اپنی سوچ پر کوئی قابو نہ ہو۔
Wild Oat	Bromus ramosus	پرانا کام چھوڑ کر نئے کام کو اپنانا، آگے بڑھنے کا خواہش مند لیکن تعین نہیں کر پاتا۔
Wild Rose	Rosa canina	منفی رویہ رکھنے والی شخصیات اپنے کام میں عدم دلچسپی، اپنے ماحول میں دل نہ لگنا۔ خود اعتمادی ختم۔
Willow	Salix vitellina	تلخیوں اور محرومیوں کو دوسروں پر تھوپنا، بدقسمتی کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرانا۔

وقت اور حالات کے لحاظ سے مرض میں کمی بیشی

MODALITIES - ACCORDING TO TIME & CONDITIONS

ہومیوپیتھی میں وقت اور حالات یا کیفیت (Conditions) ایسے رہنما ہیں جو ہمیں مرض کی تشخیص اور دوا کے انتخاب میں مدد دیتے ہیں۔ ان کو کمی بیشی (Modalities) کہا جاتا

ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایک دوا کسی خاص وقت میں بہتر کام کرتی ہے۔اسی طرح مختلف حالات یا کیفیت (Conditions) میں مثلاً گرمی، سردی، حرکت، آرام، جسم کی پوزیشن وغیرہ میں بھی کوئی دوا بہتر کام کرتی ہے۔ ہر دوا کی یہ خصوصیت میٹریا میڈیکا میں مرض کی کمی (Amelioration) اور زیادتی (Aggravation) کی تفصیل دی ہوتی ہے۔ ہومیو پیتھک معالج کو ایسے اوقات کو مدنظر رکھنا چاہیے جن میں مریض کی تکلیف میں کسی مخصوص وقت میں کمی ہوتی ہے۔دن اور رات میں کچھ اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں مرض بڑھ جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔ان اوقات کو خاص طور پر نوٹ کر لینا چاہیے۔ کیونکہ اس طرح ہومیو پیتھی کی دوا کے انتخاب میں آسانی ہوتی ہے۔ ماہرین نے مختلف اوقات میں مرض کی زیادتی کی صورت میں مندرجہ ذیل ادویات تجویز کی ہیں:۔

مرض میں زیادتی Aggravations:۔

روزانہ :

Arsen. Alb., Gelsemium, Hepar, Ipecac., Lycopodium, Cactus, Nux Vomica, Pulsatilla, Rhus Tox., Sulphur.

روزانہ ایک مخصوص وقت میں:

Arsen. Alb., Bovista, China Sulph., Lycopodium.

ہر دوسرے دن :

Arsen. Alb., Cantharis, China, Ipecac., Natrum Mur., Nux Vomica, Pulsatilla, Rhus Tox.

ہر چوتھے دن :

Arsen. Alb., Lycopodium, Pulsatilla, Sabadilla.

ہر دسویں دن :

Arsen. Alb., Cantharis, Gelsemium, Lycopodium, Phosphorus, Sanguinaria.

ہر چودھویں دن:

Conium Mac., Sanguinaria.

ہر سال ایک مخصوص وقت میں :

Arsen. Alb., Lachesis, Rhus Tox., Tarentula H.

عام طور پر صبح کے وقت :

Antimonium Tart., Bryonia, Calc. Carb., Carbo Veg., Natrum Mur., Natrum Sulph., Podophyllum, Rhus Tox.

بستر میں :

Aloe, Ambra Gris, Ammonia Mur., Bryonia, Kali Carb., Lycopodium, Nux Vomica, Phosphorus, Sepia, Sulphur.

شام کے وقت :

Aconite, Argentum Nit., Arnica, Arsen. Alb., Belladonna, Bryonia, Colchicum, Lycopodium,

وقت کے لحاظ سے مرض میں زیادتی Aggravation:-

صبح ۱ بجے (1 a.m.) :

Arsen. Alb., Carbo Veg., Pulsatilla.

صبح ۲ بجے (2 a.m.) :

Arsen. Alb., Benzoic Acid, Cantharis, Causticum

صبح ۳ بجے (3 a.m.) :

Ammonia Carb., Ammonia Mur., Antimonium Tart., Arsen. Alb., Bryonia, Calc. Carb.

صبح ۴ بجے (4 a.m.) :

Ammonia Mur., Anacardium, Apis, Arnica,Podophyllum.

صبح ۵ بجے (5 a.m.) :

Aloe, Apis, China, Drosera, Kali Carb., Kali Iod.,

صبح ۶ بجے (6 a.m.) :

Aloe, Arnica, Bovista, Ferrum, Lycopodium, Nux Vomica,

صبح ۷ بجے (7 a.m.) :

Eupatorium Per., Hepar, Natrum Carb., Nux Vomica,

صبح ۸ بجے (8 a.m.) :

Aluminium, Bovista Causticum, Coffea, Eupatorium Per.

صبح ۹ بجے (9 a.m.) :

Bryonia, Eupatorium Per., Kali Bic., Kali Carb.,

صبح ۱۰ بجے (10 a.m.) :

Arsen. Alb., Borax, China, China Sulph., Eupatorium Pef., Gelsemium, Iodine.

صبح ۱۱ بجے (11 a.m.) :

Arsen. Alb., Asafoetida, Baptisia, Cactus, China Sulph.,

۱۲ بجے دوپہر (12 noon) :

Antimonium Crude, Argentum Met., China, Elaps.,

۱ بجے بعداز دوپہر (1 p.m.) :

Arsen. Alb., Cactus, Chelidonium, Cina, Granatum,

۲ بجے بعداز دوپہر (2 p.m.) :

Arsen. Alb., Chelidonium, Eupatorium Per., Ferrum,

۳ بجے بعداز دوپہر (3 p.m.) :

Antimonium Tart., Apis, Arsen. Alb., Asafoetida,

۴ بجے بعداز دوپہر (4 p.m.) :

Anacardium, Apis, Cactus, Causticum, Lycepodium

۵ بجے بعداز دوپہر (5 p.m.) :

Aluminium, Bovista, Causticum, Cedron, China,

۶ بجے بعداز دوپہر (6 p.m.) :

Antimonium Tart., Cedron, Hepar, Rhus Tox., Sepia.

۷ بجے شام (7 p.m.) :
Aluminium, Bovista, Cedron, China Sulph., Ferrum,

۸ بجے شام (8 p.m.) :
Aluminium, Bovista, Causticum, Coffea, Elaps, Hepar,

۹ بجے شام (9 p.m.) :
Arsen. Alb., Bovista, Bryonia, Gelsemium, Mercurius V.

۱۰ بجے رات (10 p.m.) :
Arsen. Alb., Bovista, China Sulph., Graphites, Ignatia,

۱۱ بجے رات (11 p.m.) :
Aralia, Arsen. Alb., Belladonna, Cactus, Calc. Carb.,

۱۲ بجے رات (Midnight) :
Aconite, Argentum Nit., Arsen. Alb., Calc. Carb.,

مندرجہ ذیل ادویات میں گرمی سے زیادتی (Aggravation) پائی جاتی ہے۔ جن ادویات کے نیچے لکیر ہے ان میں بہت زیادہ Aggravation پائی جاتی ہے:۔

Aesculus Hip., Allium Cepa, Aloe, Ambra Gris., Apis Mel., Argentum Nit., Crocus, Drosera, Ferr. Iod., Ferr. Phos., Fluoric Acid., Hamamelis, Iodine, Kali Sulph., Lachesis, Ledum, Lil. Tig., Lycopodium, Opium.

مندرجہ ذیل ادویات میں سردی سے زیادتی (Aggravation) پائی جاتی ہے:۔

Acetic Acid, Aconite, Agaricus, Aluminium, Ammonia Carb., Arsen. Alb., Baryta Carb., Calc. Arsen., Calc. Carb., Calc. Fluor., Calc. Phos., Camphora, Cyclamen, Graphites, Helonias, Hepar, Hyoscyamus, Hypericum, Ignatia, Muric Acid.

کچھ لوگ اتنے حساس ہوتے ہیں کہ ان میں سردی یا گرمی سے مرض کی زیادتی کا فیصلہ کرنا

مشکل ہو جاتا ہے۔ایسے کیس میں مریض سے یہ سوال بھی پوچھنا چاہیے کہ کس حالت (گرمی یا سردی) میں جسم کی ایک سائیڈ زیادہ متاثر ہوتی ہے یا مخالف سائیڈ زیادہ متاثر ہوتی ہے۔مندرجہ ذیل ادویات ایسے حساس مریضوں کے لئے مناسب ہیں جنہیں دونوں حالتوں یعنی گرمی اور سردی میں زیادتی ہوتی ہے:۔

Mercurius, Ipecac., Nat. Carb., Cinnabaris.

A Short History of Medicine

2000 B.C. - "Here, eat this root."

1000 B.C. - "That root is unholy, say this prayer."

1850 A.D. - "That prayer is superstition, drink this potion."

1940 A.D. - "That potion is snake oil, swallow this pill."

1985 A.D. - "That pill is ineffective, take this antibiotic."

2000 A.D. - "That antibiotic is artificial. Here, eat this root."

A European Doctor

میازم کے سائنٹفک حقائق - جدید تحقیق کی روشنی میں

SCIENTIFIC PHENOMENA OF MIASM
NEW RESEARCH

انسانی عوارض میں میازم کا کردار -

Role of Miasms in Human Diseases:

ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن اور دیگر ہومیوپیتھک محققین ہمیشہ ہی مرض کی وجوہات کو اولین ترجیح قرار دیتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نے اس حقیقت کو بھی آشکار کیا کہ انسان میں نسل در نسل در پردہ آنے والے ایسے عناصر موجود ہیں، جو بیماریوں کی وجہ بنتے ہیں۔ لیکن پچھلے دور میں ان عناصر کی شناخت کرنے کا طریقہ ذرا مشکل تھا جو اب نئی سائنس (ریڈیانکس) کی وجہ سے آسان ہوگیا ہے۔ یہ عناصر میازم (Miasms) کہلاتے ہیں۔ میازم عام حاد اور مزمن امراض کی وجہ بنتے ہیں۔ ان امراض کی بڑی وجہ میازم ہی ہوتے ہیں۔ لیکن دیکھنا پڑتا ہے کہ کونسا میازم سرگرم (Active) ہے، جو بیماری پیدا کر رہا ہے۔ ایک بیماری کا کامیابی سے علاج کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس بیماری کی وجہ بھی ختم ہوگئی۔ کیونکہ جب تک مریض کے جسم میں میازم موجود ہیں جو خفتہ (Dormant) حالت میں ہوں تو کسی وقت بھی سرگرم (Active) ہو سکتے ہیں۔ میازم کو ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مریض کو ان وجوہات سے آزادی مل گئی جو بیماری کا باعث بن رہے تھے اور آئندہ بھی اس بیماری کے لاحق ہونے کا خطرہ ٹل گیا۔

میازم کی قسمیں:۔

تین بڑے میازم کا پتہ لگایا جا چکا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ سورا Psora
2۔ سفلس Syphilis
3۔ سائیکوسس Sycosis

اس کے علاوہ ایک اور میازم جس کو Pseudo-Psora کہا جاتا ہے یہ ٹیوبرکولر (Tubercular) بھی کہلاتا ہے۔ یہ سورا اور سفلس دونوں کی موجودگی ظاہر کرتا ہے۔ ڈاکٹر

ہانیمن کے زمانے میں سورا، سفلس اور سائیکوسس پر زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔ ٹیوبرکولر کا بعد میں پتہ چلا۔

لفظ میازم کی اصطلاح بہت پرانی ہے۔ اس کا مطلب ہے پراگندا کرنا، کسی زہریلی شے سے آلودہ کرنا۔ ہومیوپیتھی کے نقطہ نظر سے اسے "نہ نظر آنے والا جوہر" جو بیماریاں پیدا کرتا ہے (Invisible Essence) کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ میازم پچھلی نسل سے اگلی نسل میں منتقل ہوتے ہوں۔ یہ انسان کی زندگی کے مختلف مراحل میں بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جن کو Acquired کہتے ہیں۔ عام ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں شروع میں میازمک دوا 200 یا بڑی طاقت میں دی جاتی ہے پھر کچھ دن بعد کم طاقت میں دی جاتی ہے۔ یہ طریقہ بھی اصلاح طلب ہے۔ حاد امراض مثلاً نزلہ، زکام یا بخار میں میازم کو زیر غور نہیں لانا چاہیے۔ کیونکہ اگر ہم میازم پر زیادہ غور نہیں کرتے پھر بھی اگر ہم نے علامات کے مطابق درست دوا کا انتخاب کر لیا ہے تو یہ دوا کسی حد تک میازم کو بھی کنٹرول کر لے گی۔ خوش قسمتی سے اکثر ادویات جو حاد امراض میں استعمال ہوتی ہیں وہ میازم کو بھی کنٹرول کرتی ہیں۔ مثلاً اگر ہم جلدی بیماری میں سلفر دیتے ہیں تو ہم طاقتور اینٹی سورک (Anti-Psoric) دوا دے رہے ہیں کیونکہ سورا ہی جلدی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ میازم کا مطالعہ نہایت گہرا مگر لازمی ہے۔ اس لئے ہم ہر میازم کو علیحدہ علیحدہ زیر بحث لائیں گے تاکہ معالج ہر کیس کو موثر طریقہ سے سمجھ سکے۔

سورا Psora:۔

سورا (Psora) ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے، "خارش" (Itch)۔ اس کی علامات کا مجموعہ پرانی غیر جنسی انفیکشن (Non-veneral Infection) کی صورت میں جلد پر ظاہر ہوتا ہے جو مختلف بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ ہومیوپیتھی کے خالق اور اس کے پیشوا اعلانیہ کہتے تھے کہ بیماری کی شروعات انسان کے گناہوں اور قدرت کے اصولوں سے انحراف کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئی۔ ان کے نظریات کے مطابق کسی وجہ کے بغیر کوئی شے معرض وجود میں نہیں آتی اور قدرت کے اپنے اصول اور قانون ہیں جو اٹل ہیں۔ اکثر پرانے ہومیوپیتھ کے خیال میں سورا قدرتی اصول اور قانون سے انحراف کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ زندگی کے قدرتی اصولوں کی روگردانی کے نتیجے میں خون میں بے ترتیبی پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ احساس گناہ کی جلن کی ملاوٹ ہوتی جاتی ہے۔ یہ زہریلا خون جلد میں جلن (Irritation) پیدا کرتا ہے جس کو خارش

کہا جاتا ہے۔ جس وقت یہ جلد میں دب جائے تو اس کا رخ اندر کی طرف ہو جاتا ہے۔ جس سے جسم اور دماغ میں مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ ڈاکٹر کینٹ نے سورا کو امراض کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اس کے مطابق سورا ہر بیماری پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اگر سورا کا وجود نہ ہوتا تو سفلس اور سائیکوسس بھی نہ ہوتے۔ سورا ایک مرض ہے جو ہزاروں سال سے نسل در نسل چل رہا ہے یہ انتہائی چھوت (Infection) والا بھی ہے۔ جسمانی طور پر کمزور انسان جو زیادہ حساس ہوتے ہیں ان کو جلد متاثر کرتا ہے۔ یہ عرصہ دراز تک انسان کے اندر خفتہ حالت میں رہتا ہے۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ ہومیوپیتھی میں اس کو کنٹرول یا ختم کرنے کے طریقے موجود ہیں۔ ایسے لوگ جن میں سورا خفتہ (Dormant) حالت میں ہو، وہ ذہنی طور پر بہت چست و ہوشیار ہوتے ہیں۔ اپنی حرکات میں تیز ہوتے ہیں۔ یہ کچھ عرصہ محنت کرتے ہیں۔ لیکن دماغی اور جسمانی طور پر جلد تھک جاتے ہیں اور یہ تھکاوٹ اکثر ظاہری شکل اختیات کر لیتی ہے۔ ان کی ایک اور علامت ہوتی ہے کہ یہ جسمانی طور پر گرمی زیادہ محسوس کرتے ہیں اور کام کے دوران گرمی کے شعلے محسوس کرتے ہیں۔ کمرے کی گرمی انہیں زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ یہ پریشانی ان کی بڑی علامت ہوتی ہے۔ وہ اس وجہ سے بھی پریشان رہتے ہیں کہ جو کام شروع کر رہے ہیں، معلوم نہیں اس کا انجام کیا ہوگا۔ وہ اس وجہ سے بھی خوف زدہ رہتے ہیں کہ پتہ نہیں ان کے کام میں ان کی صحت ساتھ دے گی یا نہیں۔ اگر وہ بیمار پڑے تو تندرست نہیں ہونگے اور مر جائینگے۔ بچوں میں خوف کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ وہ اندھیرے سے گھبراتے ہیں اور اجنبی سے ڈرتے ہیں۔ سکول جانے سے بھی گھبراتے ہیں اور اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ کہیں سکول سے لیٹ نہ ہو جائیں۔ یہ خوف ان کی پوری زندگی میں چھایا رہتا ہے۔ بالغوں کو کسی کام میں توجہ مرکوز کرنے (Concentration) میں مشکل پیش آتی ہے۔ وہ اپنے خیالات و ترجیحات بدلتے رہتے ہیں۔ وہ اسلئے بھی توجہ مرکوز نہیں کر سکتے کہ ان کے خیالات ان کے کام سے آگے چلے جاتے ہیں اور وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ کچھ دیر تک سیدھا سوچتے ہیں لیکن ان کے خیالات اتنی تیزی سے آتے ہیں کہ وہ ان میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ دماغی کام میں تو ایسا ہوتا ہی ہے، لیکن جسمانی کام میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ کوئی محنت والا کام زیادہ دیر تک نہیں کر سکتے۔ وہ بے چین رہتے ہیں۔ ان کی بے چینی چاند کے شروع کے دنوں میں بڑھ جاتی ہے یا عورتوں میں جب ماہواری کے دن قریب آتے ہیں۔ اکثر سورا والے دوسروں کو نقصان پہنچانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر ان میں سفلس اور سائیکوسس

بھی اکھٹے ہو جائیں تو یہ بھی کر گزرتے ہیں۔ سورا کی سب سے بڑی علامت رنج اور غم ہوتے ہیں اور اس وجہ سے وہ جلد بیمار پڑ جاتے ہیں۔ یہ ڈپریشن کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر عورت ہے تو بات بات پر رونا شروع کر دیگی جس سے اس کی حالت بہتر ہو جائیگی۔ مرگی یا پاگل پن کی صورت میں (Tubercular) قسم کا میازم ہوتا ہے یعنی دبا ہوا سفلس اور سورا۔ کینسر (Malagnancy) میں تمام میازم موجود ہوتے ہیں۔ جرائم کا رجحان رکھنے والوں میں سورا کے ساتھ سائیکوسس بھی ہوتا ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ کچھ علامات ایک سے زیادہ میازم میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اس میں زیادہ نمایاں علامات پر غور کرنا چاہیے۔ عام طور پر ایک مفرد دوا تمام علامات کو ختم کر دیگی۔ لیکن اگر ایک سے زیادہ میازم موجود ہوں تو متعلقہ ادویات باری باری دینی چاہئیں۔

سورا کی علامات:۔

ذیل میں سورا کی علامات تفصیل سے دی گئی ہیں تا کہ ڈاکٹر یہ فیصلہ کر سکے کہ آیا کہ مریض کون سے میازم کے زیر اثر ہے اور اس کے مطابق علاج کر سکے۔ سورا کی علامات کی مکمل پکچر دی گئی ہے۔ ان کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھیں کہ مریض اپنی پوری علامات نہیں بتا سکتا۔ اگر آپ کو ان علامات کی اکثریت مریض میں ملتی ہے تو سمجھ لیجیے کہ وہ سورا کا مریض ہے اور اس طرح اس کو متعلقہ دوا دی جا سکتی ہے:۔

دماغ:۔

چست، ہوشیار، بے آرام اور بے سکون، محنتی لیکن جلدی تھکنے والا۔ افسردہ اور دل شکستہ۔ توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت (Concentration) کی کمی۔ ہر کام جلدی میں کرنا چاہتا ہے۔ بے صبری، جذباتی امور میں رنجیدہ، سفر کا شوقین۔ موڈ میں کبھی خوشی کبھی غمی۔ پڑھتے اور لکھتے وقت خیالات غائب۔ خوف کی وجہ سے کپکپاہٹ، چہرے کی تمتماہٹ گرمی یا سردی سے (Flushes)۔ دماغ یا جسمانی مشقت میں پسینہ جلدی آجائے۔ بیماری آسانی سے ظاہر ہو جائے۔ احمقانہ تخیلات رکھے۔ اخراجی عمل مثلاً جلاب، پسینہ اور پیشاب کھل کر آنے سے بہتری محسوس کرے۔

سر:۔

حرکت کرنے سے یا کرسی سے یا بستر سے اٹھنے پر چکر آئیں۔ کھوپڑی پر خشک دانے اور خارش دن

کے وقت۔ سر درد جورات کے وقت کم ہو جائے۔ آرام، خاموشی اور گرمی سے سر درد کم ہو جائے۔
بال خشک جو بیماری کی حالت میں گرنے شروع ہو جائیں۔ کھوپڑی پر خشکی، کھوپڑی کے نیچے ابھار،
شقیقہ کی قسم کا سر درد صفراوی علامات کے ساتھ۔

آنکھیں:۔

تیز روشنی نا قابل برداشت۔ نظر کے سامنے تیرتے ہوئے نشانات، آنکھوں میں جلن اور خارش۔
صبح کے وقت پپوٹے بھاری۔

ناک:۔

نہایت حساس، خاص طور پر بو کی موجودگی میں، بدبودار یا ناپسندیدہ بو۔ ناک میں خارش یا نکسیر یا
دماغی بے چینی۔ کپکپاہٹ یا چکر پیدا کرے۔ ناک کے غدود، ناک کے اندر چھوٹے دانے، سرد
موسم میں زکام اور چھینکیں۔

کان:۔

کان میں کھجلی، بدبودار مادے کا اخراج۔ دھڑکنے والے درد۔ زیادہ شور نا قابل برداشت جس
میں دماغی اور جسمانی طور پر تکلیف محسوس کرے۔ کان کے اندر مادے جمع ہونے کی وجہ سے
بہرہ پن۔

چہرہ:۔

عام طور پر پیلا اور مٹیالا، لیکن کسی وقت گرم اور سرخ۔ کسی وقت آنکھوں کے گرد نیلے حلقے۔ ہونٹ
سرخ اور جلن محسوس کرے۔ جلد خشک و کھردری۔ کیل مہاسے آسانی سے نکل آئیں۔ دیکھنے
میں چہرہ غیر صاف لگے۔ بخار میں چہرہ گرم، سرخ اور چمکدار۔

منہ:۔

منہ میں سوزش یا چھالے (Stomatitis)۔ منہ کا ذائقہ بدمزہ یا زیادہ میٹھا۔

معدہ:۔

رات کو بھوک کا احساس۔ خالی معدے کا احساس۔ اپھارہ۔ کھانے کے بعد سانس لینے میں دقت کا
احساس۔ گرم، ترش، میٹھی اور تلی ہوئی غذاؤں کی خواہش۔

چھاتی:۔

خشک کھانسی وقفے کے ساتھ جیسے چھاتی کسی پٹی سے کس کر باندھ دی گئی ہو۔ سانس میں تنگی۔

دل:۔
دل کی بیماریاں۔ کپکپاہٹ۔ خاص طور پر اپھارے کی حالت میں۔ نفسیاتی طور پر خوف۔ محبت اور جذباتیت کی وجہ سے دل کی بیماریاں۔ رات کے وقت خاص طور پر بستر میں کپکپاہٹ۔

پیٹ:۔
گیس۔ اپھارہ جو گرمی سے بہتر ہو جائے۔ پیٹ کے پٹھے موٹے اور بھاری۔ زیادہ کھانے سے بد بودار جلاب لگ جائیں۔ خوف یا جذباتیت کی وجہ سے جلاب لگ جائیں۔ اخراج کے بعد بہتری۔

پیشاب:۔
پیشاب کرنے کے بعد جلن۔ سردی میں بچوں کا پیشاب رک جائے۔ کبھی کبھی بڑوں کے ساتھ بھی ایسی صورتحال پیدا ہو۔ بوڑھوں کی پیشاب کی بندش۔ کھانسی، چھینک یا قہقہے کے ساتھ پیشاب نکل جائے۔

تولیدی نظام:۔
جنسی بے راہ روی، جو خاص طور پر ٹیوبرکولر میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ جنسی خواہش۔ بچے دانی اور بیضہ دانیوں کے عوارض۔ حیض کی کمی۔ لیکوریا۔ تکلیف دہ حیض۔

بازو اور ٹانگیں، ہاتھ اور پاؤں:۔
گرم، خشک، جلن کا احساس۔ گرمی سے بہتری۔ ٹانگوں اور پاؤں میں اینٹھن (Cramps)۔ سردی میں کپکپی۔ ہاتھ اور پاؤں سن ہونے کا احساس۔

جلد:۔
بظاہر گندی نظر آئے۔ خارش جو رات کو بڑھ جائے۔ پھوڑے، کیل مہاسے جن میں مادے کا اخراج ہو۔ (Psoriasis)۔ جلد کی بیماری کی صورت میں دوسرے عوارض میں کمی۔

کمی بیشی Modalities:۔
صبح سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک بیماری کی زیادتی۔ لیکن کچھ مریض رات کو زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ کھانے کے بعد زیادتی۔ چاند کی پہلی تاریخوں میں بہتری محسوس نہیں کرتے۔ ماہواری کے شروع کے ایام میں بہتری۔

عمومی علامات:۔
سورا کے مریض ایک جگہ ٹک نہیں سکتے۔ وہ زیادہ حرکت میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اکثر

کمزور ہوتے ہیں۔ نزلہ زکام آسانی سے ہو جاتا ہے۔ مزمن نزلہ۔ گندے دانت۔ گلا خشک اور جلن کے ساتھ۔

اینٹی سورک ادویات - Anti-Psoric Remedies:-

ذیل میں کچھ اہم اینٹی سورک ادویات کی فہرست دی جارہی ہے۔ جب یہ امر طے ہو جائے کہ کونسا میازم سرگرم (Active) ہے تو اس کے مطابق اور دیگر مرض یا امراض کو مدنظر رکھتے ہوئے دوا شروع کریں۔ یہ ادویات 200 پوٹینسی میں بہتر کام کرتی ہیں۔ لیکن کچھ معالج اپنے تجربے کی بنا پر بڑی طاقتیں بھی استعمال کرتے ہیں۔ اگر دوا کے استعمال کے بعد بہتری آنی شروع ہو جائے تو وہی دوا مناسب وقفے کے بعد دینی چاہیے۔ دوا تبدیل نہ کریں۔ جب تک پہلی خوراک کام کر رہی ہو دوسری نہ دیں۔ یاد رکھیں صرف مناسب ترین دوا کا انتخاب ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ دوا کو اس وقت تک مناسب وقفے سے دیتے رہیں جب تک علامات مکمل طور پر ختم نہ ہو جائیں اور سورا دماغی اور جسمانی نظام سے مکمل طور پر خارج نہ ہو جائے۔ کم سے کم خوراک دیں اگر دو خوراکوں کے درمیان وقفہ لمبا ہو تو پلیسبو (Placebo) دینے میں کوئی حرج نہیں۔

*Ammonia Mur., *Anacardium, *Arsen. Alb., Argentum Nit., *Baryta Carb., *Belladonna, *Boracic Acid, Bellis, Bryonia, *Calcium Carb., Calcium Phos., *Colocynth, *Graphites, *Hepar Sulph., Hyoscyamus, Ignatia, *Iodine, Ipecac, *Lycopodium, *Natrum Carb., *Natrum Mur., Natrum Sulph., *Nitric Acid, Nux Vomica, Rhus Tox., Staphysagria, *Sulphur, *Sulphuric Acid.

مزمن امراض کے علاج کے دوران بعض اوقات ملیریا یا کسی اور وقتی مسئلے کی وجہ سے اینٹی سورک علاج میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ جن کو Intercurrent Diseases کہا جاتا ہے۔ ان کو پہلے ختم کرنا چاہیے۔ اس طرح اینٹی سورک علاج کئی دن یا ہفتے کے لئے رک سکتا ہے۔ اس کے بعد مزمن مرض کی علامات کو دوبارہ جانچنا چاہیے۔ کیونکہ کئی علامات تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے مریض کے مکمل معائنے کے بعد علاج شروع کرنا چاہیے۔ اینٹی سورک علاج کے دوران اگر قبض ہو تو اس کو مناسب علاج سے ختم کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے سلفر اور لائیکو پوڈیم بہتر

کام کرتی ہیں۔ گرم پانی سے غسل علاج میں وقتی رکاوٹ پیدا کر سکتا ہے۔ اوپر دی ہوئی اینٹی سورک ادویات میں بوہنگ ہاسن کی ادویات بھی شامل ہیں جو سٹار (*) نشان سے ظاہر کی گئی ہیں۔ یہ ادویات ڈاکٹر ہانیمن کے زمانے سے کامیابی کے ساتھ استعمال ہو رہی ہیں اور بہتر نتائج دے رہی ہیں۔

احتیاط:۔

سورا کے مریض کو بذات خود اپنی روزمرہ کی زندگی میں مندرجہ ذیل احتیاط و پرہیز کرنی چاہئیں:۔

ایسے مریض جو سست اور کاہل ہیں انہیں پیدل چلنا اور ورزش کرنی چاہیے۔ جنسی عمل سے بچیں۔ جو کمروں کے اندر کام کرتے ہیں، انہیں کھلی ہوا میں ورزش کرنی چاہیے۔ پرانے مریض تیز خوشبویات سے پرہیز کریں اور اونی کپڑے نہ پہنیں۔ ہر چیز میں خاص طور پر خوراک میں اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ کافی اور چائے بہت کم استعمال کریں۔ تمباکو، مچھلی، مصالحہ جات اور زیادہ نمک سے پرہیز کریں۔ تھکانے والے کام سے بھی پرہیز کریں۔ طفیلی کیڑے (Parasites) اس مرض کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے علاج شروع کرنے سے پہلے ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ ایسے کیسوں میں سپائی جیلیا (Spigelia)، سائنا (Cina) اور نیٹرم فاس (Natrum Phos) اچھا کام کرتی ہیں۔

ٹیوبرکولر - Pseudo-Psora:۔

سورا اور سفلس کے میازم مل کر ایک نیا میازم بناتے ہیں جس کو Pseudo-Psora یا Tubercular کہا جاتا ہے۔ یہ میازم زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اہم اعضاء کو متاثر کرتا ہے۔ حاد حالت میں اس کا حملہ فوری اور تباہ کن ہوتا ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ تھکاوٹ، پیلا پن اور کمزوری نظر آتی ہے۔ ہاتھ اور پیر ٹھنڈے اور سر اور چھاتی میں گرمی (Flush) محسوس ہوتی ہے۔ صبح کے وقت بھوک کم لگتی ہے۔ بدلتے موسم میں اور شام کے وقت مرض کی زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن طوفان کے بعد بہتری محسوس ہوتی ہے۔ ایک مخصوص وقت پر سر درد۔ عورتوں میں حیض کے عوارض۔ نظام تنفس کمزور ہوتا ہے۔ کھانسی اور بلغم جلدی ہوتا ہے۔ ایک جلدی بیماری Impetigo اکثر حملہ آور ہوتی ہے۔ بچے گائے کا دودھ پسند نہیں کرتے۔ دیگر مخصوص علامات یہ ہیں:۔

ٹیوبرکولر کی علامات:۔

دماغ:۔

سست اور کند ذہن۔ چکر آنا۔ دماغی اور جسمانی تھکاوٹ۔ زندگی کے معمولات بدلتا رہتا ہے۔

سر:۔

اکثر سر درد، خاص طور پر چھٹی کے دن۔ بازو اور ٹانگیں ٹھنڈی۔ گرم چہرہ۔ سر پر مکے یا کوئی چیز مارنا۔ کھوپڑی میں ایگزیما۔ بال گرنا۔

آنکھیں:۔

تیز اور مصنوعی روشنی نا قابل برداشت۔ سرخ پپوٹے۔ اکثر شیرہ (Stye) ہو جاتی ہے۔ ناقص نظری (Astigmatism)۔

ناک:۔

پیلے، سبز نزلے کا اخراج۔ ناموافق بو۔ گلے میں کیرا گرنا۔ اکثر ناک سے خون آنا۔ خاص طور پر بچوں میں مزمن حالت میں سونگھنے کی حس بہت کم ہو جاتی ہے۔

کان:۔

کانوں کے گرد اور پیچھے ایگزیما اور دیگر پھوڑے۔ دیگر کانوں کے امراض۔ کان کا بہنا جس کو بند نہیں کرنا چاہیے۔ رات کو کانوں میں درد۔

چہرہ:۔

پیلا۔ گرم یا چمکدار اور گالوں پر سرخ نشان۔ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے۔

منہ:۔

ہونٹوں پر فشر (Fissure)۔ منہ کا السر۔ دانت ٹیڑھے۔ بدبودار ذائقہ۔ ٹھنڈی اور گرم دونوں طرح کی غذاؤں کو پسند کرتے ہیں۔ مصالحہ دار نمکین چیزوں کے شوقین۔ بھوک کی حالت میں کمزوری۔ گوشت اور آلو پسند کرتے ہیں۔ کمزور ہاضمہ۔ بدہضمی۔

چھاتی:۔

پھیپھڑوں کی ٹی بی۔ (Phthisis)۔ متواتر کھانسی۔ چھاتی کی کمزور نشوونما۔ پسلیاں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ گول کندھے اور کچھ گرے ہوئے۔ سانس لینے میں دقت۔ پیلا اور سبز بلغم۔ آکسیجن کی

کمی۔ سروائیکل کے غدوددوں کی بیماری۔ دمہ۔

دل:۔

مشقت سے دھڑکن تیز۔ بے ہوشی اور بینائی کی کمی کے ساتھ دل کے عوارض۔ چھاتی میں خون کی زیادتی۔ تیز اور دھاگے کی طرح نبض۔

پیٹ:۔

ناف کا السر بچوں میں پیپ کے ساتھ۔ قبض اور انتڑیوں میں درد۔ حیض کا درد اور دیگر بیماریاں:۔ ہرنیا۔ اکثر جلاب لگنا۔ پیٹ کا درد۔ بواسیر اور ریکٹم لٹکنا۔

پیشاب:۔

پیشاب کے بعد کمزوری کا احساس۔ بے رنگ اور زیادہ پیشاب۔ Bright's Disease۔ ذیابیطس۔

تولیدی نظام:۔

جنسی بے راہ روی، لیکن سب میں نہیں۔ چمکدار سرخ اور ہلکے رنگ کا حیض۔ بعض اوقات پانی کے ساتھ گاڑھا۔ سبز اور پیلا لیکوریا۔ بچے دانی کا لٹکنا (Prolapse) یا ٹیڑھا یا الٹا ہو جانا۔ (ٹی بی کی وجہ سے اکثر عورتیں بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں)۔ فوطوں میں پانی بھر جانا۔

بازو، ٹانگیں، ہاتھ اور پیر:۔

نرم ہڈیاں۔ جوڑوں کی ٹی بی۔ ناخنوں میں سفید نشان۔ ٹھنڈے ہاتھ۔ ہاتھوں میں پسینہ۔ ٹخنے کمزور۔ اکثر چلتے وقت مڑ جاتے ہیں۔

کمی بیشی Modalities:۔

موسم کی تبدیلی میں زیادتی، لیکن طوفان میں بہتری۔ مختلف اوقات میں سر درد۔ سرد اور مرطوب جگہوں میں زیادتی۔ نمک سے زیادتی۔ پھیپھڑوں کی بیماری میں رات کو زیادتی۔

اینٹی ٹیوبرکولر ادویات - Pseudo-Psoric:۔

مندرجہ ذیل ادویات اچھا کام کرتی ہیں۔ عام طور پر ٹی بی کے مریضوں کو سلفر کسی بھی طاقت میں نہیں دی جاتی:۔

Bacillinum, Calcium Carb., Crotalus Hor., Lycopus Virg.,

Stannum, Tuberculinum.

یہ ادویات بڑی طاقتوں میں لیکن نہایت احتیاط سے دینی چاہئیں کیونکہ یہ انتہائی Deep Acting ہیں۔ ٹیوبرکولائینم کبھی 200 سے کم طاقت میں نہیں دینی چاہیے۔ دل کے مریضوں اور دبی ہوئی ٹی بی، دمہ اور پلیوریسی کے مریضوں کو یہ دوا نہیں دینی چاہیے۔

سفلس - Syphilis:۔

سفلس دوسرا بڑا میازم ہے۔ یہ موروثی بھی ہے اور خود حاصل کردہ (Acquired) بھی ہے۔ جو ناجائز صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔ ہفتوں، مہینوں یا سالوں تک اندر دبا رہتا ہے۔ بچوں میں اس کی علامات نہیں ہوتیں۔ بلوغت سے لیکر بڑھاپے تک کسی وقت بھی سرگرم (Active) ہو جاتا ہے۔ جس سے جسم میں کسی جگہ (عموماً جنسی اعضاء) پر ناسور (Chancre or Chancroid) پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ناسور جسم سے سفلس کے زہر کو خارج کرتا رہتا ہے۔ لیکن اگر دواؤں سے یہ دب جائے تو دماغ اور جسم کی گہرائی تک اس کا زہر پہنچنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے مختلف علامات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے قوت مدافعت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اصل میں اس کا ناسور اپنے اندر اینٹی باڈیز (Antibodies) بناتا ہے جو دماغی اور جسمانی نظام کو سفلس کے بد اثرات کے خلاف دفاع مہیا کرتا ہے۔ اگر ناسور خشک ہو جائے تو بھی زہریلے مادے سسٹم میں بھیجتا رہتا ہے۔ جس سے اعصابی نظام، خون کی نالیوں کا نظام، دل، جگر یا انتڑیاں متاثر ہو جاتی ہیں۔ غم اور پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ہڈیوں کی بناوٹ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مزمن نزلہ، ناک اور گلے کے عوارض، دانتوں کی بناوٹ میں خرابی بھی پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ سورا کے ساتھ مل جائے تو سورا کی علامات پیدا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اینٹی سورک ادویات پہلے استعمال کرنی چاہئیں۔ اگر سفلس دب جائے تو اس کی علامات آسانی سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ ایسا مریض کند ذہن، بھاری، بیوقوف، ضدی اور شکی ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہنا پسند کرتا ہے۔ سفلس کی تمام علامات رات کو بڑھ جاتی ہیں۔ لیکن جلدی پھوڑے، السر یا دیگر اخراج سے سکون ملتا ہے۔ اخراج کو بند کرنے سے دماغی امراض یا پاگل پن پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ کھڑے ہونے میں سہارا لینا چاہتا ہے۔ ذہنی طور پر کسی چیز پر توجہ مرکوز (Concentration) نہیں کر سکتا۔ دماغی پراگندگی، گرم غذاؤں سے زیادتی، بلند فشار خون اکثر پائی جاتی ہے۔ اگر دوسرے میازم نہ ہوں تو مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں:۔

سفلس کی علامات:۔

دماغ:۔

شکی۔دوسرے پر کیا اپنے آپ پر بھی بھروسہ نہیں کرتا۔ضدی۔احمق۔حاسد۔مرض کی شدت میں مجرمانہ فعل اختیار کرتا ہے۔رات کے وقت افسردگی (Depression) میں زیادتی۔ خودکشی کا رجحان۔شرارت بازی پر تیار۔جو پڑھتا ہے بھول جاتا ہے۔سمجھتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر مفلوج ہو گیا ہے۔

سر:۔

رات کو لیٹنے سے سر درد کی شدت۔سر درد پچھلے حصے سے یا کنپٹی سے شروع ہوتا ہے۔صبح کے وقت سر کی علامات میں کمی۔مشقت کرنے سے سر درد میں زیادتی۔سفلس کے سر درد کی علامات،سورا کے سر درد کی علامات سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔سورا میں سر درد دن میں زیادہ ہوتا ہے،سفلس میں رات کو زیادہ۔کھوپڑی سے بالوں کا گرنا۔چکر آنا۔سر بڑا اور نرم۔

آنکھیں:۔

جلن یا السر۔زیادہ یا مصنوعی روشنی نا قابل برداشت۔بعض اوقات بھنوؤں اور آنکھوں کے پپوٹوں کے بال بھی غائب ہو جاتے ہیں۔

ناک:۔

سونگھنے کی حس میں کمی۔ناک سے خون آسانی سے بہنا۔ناک کی ہڈیوں کی خرابیاں۔ناک اکثر بند۔اخراج اکثر گاڑھا ہوتا ہے۔

چہرہ:۔

چکنا۔بھورا نظر آئے۔بچے اپنی عمر سے بڑے نظر آئیں۔ہونٹوں پر فشر۔ہونٹوں پر تل۔

کان:۔

ایگزیما پیپ زدہ۔کان کے عضلاتی امراض۔

منہ:۔

ٹیڑھے میڑھے دانت۔جبڑے کی ہڈی ٹیڑھی۔اوپر نیچے کے جبڑے سیدھ میں نہ ہوں۔گاڑھا لعاب۔

معدہ:۔

ٹھنڈی غذا کی خواہش۔گوشت سے نفرت۔مرغن غذا سے تکلیف۔میٹھے کی خواہش۔اکثر چاک یا

پنسل چبائے۔ نمک کی خواہش۔

چھاتی:۔

کتے کی آواز کی طرح کی کھانسی۔ چھاتی کی بناوٹ میں تبدیلی۔

دل:۔

دل کی بیماری کی صورت میں دوسرے میازم بھی موجود ہوتے ہیں۔

بازو، ٹانگیں، ہاتھ اور پیر:۔

ہڈیوں میں سخت درد، جورات کو بڑھ جائے۔ ہڈیوں کی بناوٹ میں تبدیلی (Deformities)۔
ناخنوں کی خرابی۔ کمزور ایڑھیاں۔

جلد:۔

سرخ یا تانبے کے رنگ کی۔ جوڑوں میں اکثر پھوڑے۔ گینگرین یا کینسر کے عوارض۔ وریدوں کا السر۔ چکنے اور بدبودار بال۔

اینٹی سفلیٹک ادویات:۔

اکثر ماہرین کی رائے میں سفلس کے مریض کو سلفر 1M کی تین خوراکیں 4 گھنٹے کے وقفے سے دیکر تین ہفتے بعد اگر کوئی اور دوا کی ضرورت ہو تو دیں۔ کچھ معالج سلفر 1M کے بعد سالورسن 30 بھی دیتے ہیں جو بہتر کام کرتی ہے۔ لیکن میٹریا میڈیکا کے بغور مطالعے کے بعد ہی کسی درست نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے۔

دیگر اہم اینٹی سفلیٹک ادویات حسب ذیل ہیں:۔

Carbo Anim., Causticum, Cinnabaris, Crotalus Hor., Euphorbium, Eupatorium Per., Fluoric Acid, Graphites, Guaiacum, Hepar, Phosphorus, Phosphoric Acid, Sulphur, Sulphuric Acid, Syphilinum.

سائکوسس - **Sycosis**:۔

یہ یونانی زبان سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے انجیر یعنی Fig۔ اس کی وجہ موروثی یا حاصل کردہ (Acquired) سوزاک (Gonorrhoea) ہے۔ اس امر کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ سوزاک کا پیدا ہونا ظاہر نہیں کرتا کہ کہ یہ سائکوسس کا مریض ہے۔ لیکن ادویات سے

سوزاک کو دبانے سے سائیکوسس میازم پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ ہر خلیے میں داخل ہو کر موروثی بن جاتا ہے۔ اس سے نرم ٹشوز کی جلن، پٹھوں کی بناوٹ میں تبدیلی، زکام، خون کی کمی، جوڑوں کا درد، گنٹھیا اور اخلاقی گراوٹ بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کینسر بھی پیدا کرتا ہے۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ اس کے بغیر کینسر پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر دوسرے میازم بھی ساتھ ہوں تو کینسر ہو سکتا ہے۔ پیڑو اور جنسی اعضاء زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ عورت کو مرد سے اور مرد کو عورت سے لگ سکتا ہے۔ اس سے تولیدی قوت بھی متاثر ہوتی ہے۔ جن بچوں میں موروثی طور پر یہ بیاری ہوتی ہے وہ کمزور اور دماغی اور جسمانی نشوونما کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ میازم خون کے سرخ ذرات کو ختم کرتا اور خون کے سرطان کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن ہومیوپیتھی کی اینٹی سائیکوٹک ادویات سے یہ جڑ سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ معدے اور انتڑیوں کی بیماریاں، السر، اپنڈی سائٹس (Appendicitis)، بڑی آنت کی سوزش اور بواسیر بھی پیدا کرتا ہے۔

سائیکوسس کی علامات:۔

دماغ:۔

اگر یہ زیادہ سرگرم (Active) ہو تو دماغی امراض بھی پیدا کرتا ہے۔ بد دیانتی۔ نقص نکالنا۔ حسد۔ شک۔ نفرت۔ خودکشی کا رجحان۔ اکثر مریض اپنے آپ کو کوس کوس کر بیمار رہتا ہے۔ موسم کی تبدیلی سے زیادتی۔ وہ ہمیشہ جسم کو سہارا دینا چاہتا ہے۔ خاص طور پر کھڑے ہونے پر سہارا ڈھونڈتا ہے۔ سست اور کاہل دماغ۔ اگر سفلس میازم بھی شامل ہو جائے تو بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ موڈی اور ظالم بھی ہوتا ہے۔

سر:۔

پورے سر میں درد۔ بال گچھوں کی طرح اتریں۔ سر درد رات کو بڑھ جائے۔ حرکت کرنے سے کم ہو جائے۔

آنکھیں:۔

جلن اور چبھن۔ روشنی کی حساسیت۔ صبح کے وقت آنکھیں مشکل سے کھلیں۔ سورا کی طرح نظر کے سامنے تیرتے ہوئے نشانات۔ پپوٹے جڑ جائیں۔ دھندلی نظر۔ آنکھوں کا اعصابی درد۔

ناک:۔

سرخ باریک شریانیں نمایاں۔ سونگھنے کی حس کی کمی۔ ناپسندیدہ اخراج۔ ناک کبھی بند ہو جائے کبھی

کھل جائے۔زکام۔

چہرہ:۔

تل۔جلد کے نیچے ابھار۔سرخ باد۔پھنسی پھوڑے۔

منہ:۔

بدذائقہ خاص طور پر صبح کے وقت۔مچھلی کا ذائقہ۔گوشت کا شوقین (لیکن اس کے لئے سبزیاں زیادہ مفید ہیں)۔

چھاتی:۔

برونکائٹس۔کھانسی۔دمہ۔خزاں اور سردی میں زیادتی۔

دل:۔

گنٹھیا یا جوڑوں کے عوارض (Rheumatism) کی وجہ سے دل کے امراض۔سانس لینے میں دقت۔دل کے والو کی بیماریاں۔اگر سفلس بھی ساتھ ہو تو دل کی تکلیف شدت اختیار کر لیتی ہے۔

پیٹ:۔

اکثر پیٹ میں درد۔دبانے سے آرام۔جلاب کا رجحان۔پاخانہ کا زور سے اخراج۔اپنڈی سائٹس (Appendicitis)۔

پیشاب:۔

مثانے اور پیشاب کی نالی کی اینٹھن۔گردے اور پروسٹیٹ کی بیماریاں۔پیشاب کی نالی کی جلن۔

تولیدی نظام:۔

بچے دانی اور بیضہ دانیوں کی بیماریاں۔لیکوریا۔فرج میں جلن اور خارش۔حیض درد کے ساتھ۔

بازو،ٹانگیں،ہاتھ اور پاؤں:۔

جوڑوں میں درد۔گنٹھیا۔ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں درد جو حرکت کرنے یا مساج کرنے سے بہتر ہو جائے۔طوفان کے آنے پر تکلیف بڑھ جائے۔پٹھوں کی سختی۔وجع المفاصل۔مرطوب موسم میں آرام سے زیادتی۔

جلد:۔ مسے۔بواسیر۔ابھار۔کیل مہاسے۔سورائسس (Psoriasis)۔جلدی کینسر۔

اینٹی سائیکوٹک ادویات:۔

کچھ اہم اینٹی سائیکوٹک ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

Antimon. Crude, Antimon. Tart., Bryonia, Berberis Vulg., Chamomilla, China, Phytolacca, Pulsatilla, Sabina, Sarsaparilla, Sepia, Silica, Staphisgaria, Terebinth, Thuja.

کچھ ماہرین کے مطابق سائیکوسس کی سب سے اچھی دوا تھوجا ہے۔ ڈاکٹر کلارک سائیکوسس کے مریضوں کو تھوجا دیتا تھا۔ اس بارے میں اینٹی سائیکوٹک ادویات مثلاً کیلشیم کارب، بیسی لینم، لیک کینیم، نیٹرم سلف، مرکیوریس، نائٹرک ایسڈ، سورائنم، سالورسن اور تھوجا بہت احتیاط سے دینی چاہئیں۔

میازم کے علاج کے اہم نکات:۔

علاج شروع کرنے سے پہلے سب سے اہم امر میازم کی تشخیص یا شناخت ہے۔ مندرجہ بالا علامات کے ذریعے میازم کی تشخیص کا طریقہ بہت پرانا اور مشکل ہے جس میں غلطی کا امکان ہمیشہ سے ہی رہا ہے۔ لیکن اب سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ ریڈیانک سسٹم کے ذریعے یہ کام بہت آسان ہو گیا ہے۔ جو ہومیو پیتھک معالج اپنی پریکٹس میں ریڈیانک اور پنڈولم سے مدد لیتے ہیں وہ چند منٹوں میں مریض کا درست میازم جان سکتے ہیں۔ اس طریقہ سے نہ صرف درست میازم کی تشخیص ہو جاتی ہے بلکہ ہومیو پیتھی میٹریا میڈیکا کے مطابق صحیح (Accurate) ریمیڈی اور پوٹینسی کا انتخاب بھی ہو جاتا ہے۔ میازم کے علاج کے لئے چونکہ زیادہ تر نوسوڈز ہیں۔ جو نہایت احتیاط سے دینے چاہئیں۔ بوڑھوں اور خاص طور پر 70 سال سے زیادہ کی عمر والوں کو 200 طاقت سے زیادہ نہیں دینی چاہیے۔ دوا کو دہرانے (Repetition) میں بھی خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ ریڈیانک کی مدد سے یہ مرحلہ بھی بہت آسان ہو جاتا ہے۔

"My doctor gave me six months to live, but when I couldn't pay the bill he gave me six months more."

- Walter Matthau

الرجی

ALLERGY

الرجی کیا ہے؟

سادہ اصطلاح کے مطابق ایسی بیرونی شے، جن کو Allergens کہتے ہیں، کے مضر ردعمل کو الرجی کہا جاتا ہے۔ الرجی کسی پودے، گھاس، درخت، جانوروں کے بالوں، کیڑے مکوڑوں، شہد کی مکھی، ادویات مثلاً پینسلین (Penicillin) وغیرہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ کچھ غذائی اشیاء مثلاً انڈے، دودھ، مونگ پھلی، کچھ خاص مچھلیوں، گندم، چاکلیٹ، پھلوں سے بھی الرجی ہوسکتی ہے۔ الرجی کے ردعمل میں انسان کا Immune System غلطی سے بے ضرر اشیاء کو مضر قرار دے دیتا ہے اس کے ردعمل میں Antibodies پیدا ہوتے ہیں جن کو Immunoglobulin-E (IgE) کہا جاتا ہے۔ یہ IgE ایسے حملہ آور جراثیموں کو بے اثر کرنے میں مدد کرتے ہیں اور ان کے آئندہ کے حملوں کے خلاف بچاؤ بھی کرتے ہیں۔ پہلی دفعہ الرجن کے حملہ کی صورت میں کوئی علامات پیدا نہیں ہوتیں لیکن اس کے بعد جب حملہ ہوتا ہے تو ان الرجن کے IgE Antibodies الرجک ردعمل پیدا کرتے ہیں۔ الرجی کی عام علامات میں خارش، جلدی Rash، چھینکیں، ناک کا بند ہونا، آنکھوں میں پانی، سانس کی نالیوں کی سوزش، دمہ وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

الرجی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

جب کسی فرد میں کسی مخصوص شے کے الرجن کے الرجی اینٹی باڈیز پیدا ہوتے ہیں تو اگر اس کا، ان الرجن سے کسی بھی ذریعے سے (سانس سے، کھانے سے، سونگھنے سے، جلد کی لمس سے یا انجیکشن سے) رابطہ ہو جائے تو ایک الرجک ردعمل پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک مادہ Histamine پیدا ہوتا ہے جو خون کی شریانوں کو پھیلاتا ہے، اور اعصاب کو تحریک دیتا ہے جس کی وجہ سے پٹھوں میں اکڑاؤ پیدا ہوتا ہے، اور کئی قسم کی الرجی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً پولن الرجی، Hay Fever، وغیرہ۔ الرجک ردعمل کسی خاص عضو کے علاوہ پورے جسم میں بھی پھیل سکتا ہے، جس کو Allergic or Anaphylactic Shock کہتے ہیں۔

جب بہت سے خلیے ایک وقت میں ان الرجن سے ردعمل ظاہر کرتے ہیں تو یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے مثلاً شہد کی مکھی کے کاٹنے سے جلد پر چھپاکی اور سارے جسم میں خارش، دمہ کی صورت میں اچانک بلڈ پریشر کی کمی ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ گلا متورم ہونے سے کئی پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ غذا کی الرجی بہت عام ہے جب غذا ہضم ہوکر انتڑیوں میں آتی ہے تو غذا کے اجزا الرجی کو تحریک دے سکتے ہیں جس کا ردعمل انتڑیوں میں شروع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے جلاب، تشنج، جلد پر ایگزیما وغیرہ ہوسکتا ہے۔

موروثی الرجی میں اگر والدین میں کسی ایک کو کوئی الرجی ہے تو بچے کو بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کی شدت زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن اگر دونوں کو ہو تو بچے کو یہ الرجی زیادہ شدت سے ہوسکتی ہے۔ لیکن الرجی ظاہر ہونے کی عمر عام طور پر بلوغت سے شروع ہوتی ہے کچھ بچوں کو پیدائش کے چند ماہ بعد بھی ہوسکتی ہے۔ چھوٹے بچوں کی الرجی غذا اور وائرس کی وجہ سے نظام تنفس کے انفیکشن کے باعث ہوتی ہے۔ کچھ مریضوں کو عمر کے کسی بھی حصے میں الرجی کا اچانک حملہ ہوسکتا ہے۔

الرجی کی قسمیں:۔

1۔ خاص مزاج:۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ کچھ لوگوں کو کچھ مخصوص اشیاء سے حساسیت ہوتی ہے جس کا ردعمل شدید ہوتا ہے اس کو Atopy کہتے ہیں۔ ان اجزا کو Atopens اور ان کے اینٹی باڈیز کو Reagins کہتے ہیں۔ یہ عام طور پر نظام تنفس اور انتڑیوں یا کبھی کبھی جلد کے ذریعے جسم میں اثر انداز ہوتے ہیں اور Hay Fever وغیرہ کا باعث بنتے ہیں۔ انتڑیوں کے ذریعے اثر انداز ہونے سے گیس، قے، جلاب، بواسیر وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔ جلد کے ذریعے اثر انداز ہونے سے Rash، Contact Dermatitis، ایگزیما وغیرہ ہوجاتے ہیں۔

2۔ جراثیمی الرجی **Bacterial Allergy**:۔

بعض جراثیم کش ادویات مثلاً Antibiotic کے ردعمل کی وجہ سے جلدی Rash نمودار ہوتے ہیں، جسے جراثیمی الرجی کہا جاتا ہے۔ کچھ Antibiotic کریم یا لوشن کی وجہ سے بھی جلدی الرجی ہوجاتی ہے۔

3۔ **Contact Allergy**:۔

کچھ حساس لوگوں کو بعض اشیاء مثلاً سرخ ربر، ٹائلٹ یا باتھ روم میں استعمال ہونے والی اشیاء صابن، واشنگ پاوڈر، کاسمیٹک یا کچھ پودوں مثلاً ,Primula, Urtica Urens Poison Ivy کو چھونے سے جلدی الرجی ہو جاتی ہے۔

4۔ ڈرگ اور کیمیکل الرجی Drug & Chemical Allergy:۔

مختلف ادویات اور کیمیکل گروپ کے کئی جز وکئی قسم کی الرجیز پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ زیادہ تر جلدی عوارض کا باعث بنتے ہیں۔

5۔ Physical Allergy:۔

یہ وہ الرجی ہے جو حساس افراد میں گرمی، سردی، دھوپ یا Ultraviolet شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے۔

6۔ موسمی الرجی Pollen & Hay Allergy:۔

موسم کی تبدیلیوں کی وجہ سے مختلف الرجیز پیدا ہوتی ہیں مثلاً پولن الرجی، Hay Allergy، وغیرہ۔ ناک کی الرجی بھی ہو جاتی ہے جس میں زکام، ناک بہنا، آنکھوں میں پانی آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پولن الرجن کی وجہ سے کئی قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً چھینکیں آنا، ناک سے پانی بہنا، خارش کے ساتھ، ناک بند ہو جانا جس سے سونگھنے اور ذائقے کی حس متاثر ہو جاتی ہے۔ اگر آنکھیں متاثر ہوں تو آنکھوں میں جلن، سرخی اور پانی بہنا شامل ہیں۔ اگر پھیپھڑے متاثر ہو جائیں تو بلغم پیدا ہوتا ہے، سانس کی نالیوں کی تنگی کی وجہ سے دمہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے سانس لینے میں مشکل پیش ہوتی ہے۔

پولن الرجی کی دو قسمیں ہیں۔ Pollen-I اور Pollen-II، جو کچھ پھولوں کے پودوں، درختوں اور کئی قسم کی گھاس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے لیکن یہ الرجی ہر انسان کو نہیں ہوتی، صرف انہی کو ہوتی ہے جن میں ان کے الرجن کے اینٹی باڈیز موجود ہوں جس سے ان میں مخصوص موسم میں Histamin زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

دنیا میں 28 قسم کے درختوں، 19 قسم کے پھولوں کے پودوں، 36 قسم کی گھاس اور جڑی بوٹیوں اور 13 قسم کی جھاڑیوں کی شناخت ہو چکی ہے جو پولن الرجی کا باعث بنتی ہیں۔ پاکستان میں ان کی صرف چند قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ریڈیانک سسٹم پر ان تمام الرجن کی شناخت کی جاسکتی ہے اور علامات کے مطابق ہومیو پیتھک کی ادویات سے علاج کر کے یہ الرجیز ختم کی

جا سکتی ہیں۔

7۔ دمہ کی الرجی Asthematic Allergy:۔

سانس کی نالیوں کی تنگی کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری (Dyspnoea) وغیرہ پیدا ہوتی ہے کسی خاص بو سے یا موسمی تبدیلی سے بھی بیماری بڑھ جاتی ہے۔ اکثر ایسے بچوں اور بالغوں میں دمہ کی بیماری زیادہ پائی جاتی ہے جنہیں چھوٹی عمر میں نمونیا کی شکایت ہوئی ہو، اور نمونیا کے جراثیم (Pneumococcus) نظام تنفس میں دب چکے ہوں۔ ریڈیانک سسٹم پر اس کی تشخیص آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ کچھ مریضوں کو موروثی بھی ہوتی ہے لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔

الرجی کا ہومیوپیتھک علاج:۔

عام طور پر الرجی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں لیکن بعض الرجیز ایسی ہیں جن کی علامات نہایت پیچیدہ ہوتی ہیں اس لئے آسانی سے تشخیص نہیں ہوسکتی۔ مروجہ علاج میں مختلف قسم کی الرجیز کی Antidote تیار کر کے دی جاتی ہیں یا Anti-histamine ادویات دی جاتی ہیں۔ ان سے وقتی فائدہ تو ہوسکتا ہے لیکن مریض کی خصوصی الرجی کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ ہومیوپیتھی میں ان الرجیز کا شافی علاج موجود ہے۔ الرجی میں چونکہ Immune System کا اہم کردار ہوتا ہے اس لئے ہومیوپیتھی کی ادویات اکسیر اثر رکھتی ہیں کیونکہ یہ Immune System کو درست راہ پر ڈالتی ہیں۔ علامات کے مطابق درست ریمیڈی دینے سے الرجی جڑ سے ختم ہوسکتی ہے۔ ریمیڈی کا انتخاب کرتے وقت مریض کی ذہنی علامات کا بھی بغور جائزہ لینا چاہیے۔ الرجیز کی ہومیوپیتھی کی عام ادویات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ایپس میلیفیکا Apis Mel:۔ آنکھیں اور جلد کی سرخی، جلن، گرمی وغیرہ سے ہو۔

آرسینکم البم Arsenicum Alb:۔ جلد کی جلن، سرخی، چھپاکی سے ملتی جلتی علامات کے ساتھ۔ ناک اور آنکھوں سے پانی جلن کے ساتھ، منہ خشک، ناک بند محسوس ہو، رات کے وقت دمے کا حملہ۔

ہیپر سلف Haper Sulph:۔ اینٹی بائیوٹک (Antibiotic) ادویات سے۔

ایلینتھس جی Ailanthus G:۔ کسی پھول کے سونگھنے سے دمہ۔

ارٹیکا اُرنس Urtica Urens:۔ چھپاکی (Urticaria) کے لئے۔

امبروسیا Ambrosia:۔موسمی تبدیلی کی وجہ سے Hay Fever اور پولن الرجی، ناک، انکھوں سے پانی بہنا، گلے کی خرابی۔

اینٹی مونیم ٹارٹ Antimonium Tart:۔سانس کی نالیوں میں بلغم کی وجہ سے رکاوٹ۔

بیلاڈونا Belladonna:۔جب الرجی کی وجہ سے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جائیں۔

سیکارم Saccharum Off:۔سفید چینی کی الرجی کے لئے۔

ایکونائٹ Aconite:۔چھینکیں، ناک بہنا، سرخ آنکھیں، خشک کھانسی۔

اپی کاک Ipecac:۔کھانسی، جسم سے بلغم کا اخراج نہ ہو، دمہ جو مارچ کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ موسم کی تبدیلی سے زکام متلی اور قے کے ساتھ۔

ایلیم سیپا Allium Cepa:۔ناک سے دھار کی شکل میں پانی بہنا (Allergic Rhinitis) خراش اور چھینکوں کے ساتھ۔

نیٹرم سلف Natrum Sulph:۔ دمہ کی الرجی خاص طور پر بچوں کا دمہ، مریض کھانستے وقت سینے پر ہاتھ رکھے، زکام کے بعد دمہ۔

سباڈیلا Sabadilla:۔سردی کے موسم کے بعد الرجی، ناک سے پانی بہنا، تواتر کے ساتھ چھینکیں، سردی لگے، آنکھوں سے پانی۔

یوفریزیا Euphrasia:۔زکام کی وجہ سے آنکھوں سے پانی، جلن کے ساتھ اور آنکھوں کی سرخی۔

سورائنم Psorinum:۔گندم سے الرجی، 200 پوٹینسی سے کم نہ دیں۔

بووسٹا Bovista:۔میک اپ کے کیمیکلز کی وجہ سے الرجی۔

کلورالم Chloralum:۔شراب سے الرجی۔

فریگیریا Fragaria:۔سٹرابیری سے چھپاکی۔

فیرم میٹ Ferrum Met:۔انڈے سے الرجی۔

تھوجا Thuja:۔پیاز سے الرجی۔

ڈلکامارا Dulcamara:۔مرطوب موسم میں الرجی۔

سلفر Sulphur:۔جسم پر لگائی جانے والی ادویات یا بالوں کو رنگ دار کرنے کے کیمیکلز سے الرجی۔

Shock کی صورت میں مندرجہ ذیل ادویات دی جاسکتی ہیں:۔

Nat. Mur., Arsenic Alb., Ignatia, Phosphorus, Stromonium, Nux Vomica, Sulphur, Veratrum Alb.,

مندرجہ بالا الرجیز کے علاوہ مندرجہ ذیل الرجیز بھی پائی جاتی ہیں:۔

مختلف اشیاء کی الرجیز:۔

اونی، سوتی، نائلون (Polyester) کے کپڑوں، ربڑ اور چمڑے کی الرجی۔

قدرتی اشیاء کی الرجی:۔

جانوروں کے بالوں سے (Animal Fur)، مثلاً کتے یا بلی وغیرہ سے الرجی، خوراک مثلاً پھلوں، کافی، چائے، تمباکو، تیل، گھاس، مچھلی، گوشت، لکڑی سے الرجی۔

دھاتوں کی الرجی:۔

ایلومینیم (Aluminium)، تانبا (Copper)، جست (Zinc)، قلعی (Tin)، سونا (Gold)، پلاٹینم (Platinum)، چاندی (Silver)، کی الرجی۔

متفرق الرجیز:۔

پلاسٹک، سورج، چاند، گرمی، سردی، گردوغبار، انفراریڈ شعاعیں (Infra-Red Rays)، الٹراوائلٹ شعاعیں (Ultraviolet Rays)، کیمیکلز (Actinic Radiation)، ایکسریز (X-Rays)، گندی اشیاء یا جگہوں سے الرجی (Fungi Allergy)، انافلیکسز (Anaphylaxis)، مختلف جانوروں سے الرجی، مختلف اناج (Grains) سے الرجی، تابکاری (Radioactivity) کی الرجی۔

مندرجہ بالا تمام الرجیز کا علاج ہومیوپیتھی کی متعلقہ ادویات سے ممکن ہے جس کی تفصیل میٹریا میڈیکا اور ریپرٹری میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ریڈیانک سسٹم کے ذریعے ان تمام الرجیز کی تشخیص آسانی سے کی جاسکتی ہے اور متعلقہ ریمیڈیز اور پوٹینسی کا انتخاب بھی درستگی سے ہوجاتا ہے جس سے علاج بھی آسان ہوجاتا ہے۔

جسمانی نشو ونما میں ہارمون کا کردار

اینڈوکرائن سسٹم:۔

انسانی جسم کے اندر بے نالی غدود (Endocrine Glands) ایک قسم کا کیمیکل خارج کرتے ہیں جن کو ہارمون کہا جاتا ہے۔ یہ غدود ہارمون کی شکل میں خون کے ذریعے پیغام متعلقہ عضو تک پہنچاتے ہیں جو ان کے فعل کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اس طرح یہ غدود جسمانی نظام پر گہرا اثر ڈالتے ہیں کیونکہ ان کی کمی بیشی (Hormonal Imbalance) سے پیچیدہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں عمر کے مختلف مراحل میں ان کا کردار بہت اہم اور مختلف ہوتا ہے۔ جن میں جسمانی نشو ونما، کئی بافتوں کے فعل کو کنٹرول کرنا، حمل میں مدد دینا، جنسی تولیدی اعضاء اور میٹابولزم (Metabolism) کو کنٹرول کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ایک مربوط نظام ہے جس کو اینڈوکرائن سسٹم (Endocrine System) کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسے ہارمون ہیں جو کسی غدود سے پیدا نہیں ہوتے مثلاً اعصابی خلیے بھی ایسے پیغام رسا ہارمون پیدا کرتے ہیں جن کو Neurotransmitters کہا جاتا ہے۔

انسانی اینڈوکرائن سسٹم مندرجہ ذیل غدودوں پر مشتمل ہے:۔

1۔ **ہائپوتھیلامس:۔** دماغ کے اندر گہرائی میں واقع ہے جو دل کی دھڑکن، شریانوں میں بلڈ پریشر، جسم کا ٹمپریچر، پانی وغیرہ کی سطح، جسمانی وزن، نیند وغیرہ کو کنٹرول اور ریگولیٹ کرنے کے علاوہ پچوٹیری گلینڈ اور دیگر گلینڈز کی رطوبتوں کو بھی کنٹرول اور ریگولیٹ کرتا ہے۔

2۔ **پچوٹیری گلینڈ:۔** یہ اینڈوکرائن سسٹم کا سب سے اہم غدود ہے جو دماغ کے نچلے حصے، ہڈیوں کے جوف (Cavity) میں واقع ہے۔ یہ مختلف قسم کے ہارمون خارج کرتا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں:۔ Anterior Lobe اور Posterior Lobe۔

Anterior Lobe جس کو **Anterior Pituitary** بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہارمون خارج کرتا ہے:۔

(a) Adrenotropic Hormone (ACTH):۔ جو ایڈرینل گلینڈز کی کارکردگی کو کنٹرول کرتے ہیں۔

(c) Luteinizing Hormone (LH):۔ جو عورت کے جنسی اعضاء (Ovaries) کے فعل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(d) Follicle Stimulating Hormone (FSH):۔ جو عورتوں اور مردوں کے تولیدی اعضاء پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(e) Diabetogenic Hormone:۔ جو ذیابیطس کو کنٹرول کرتا ہے۔

(f) Growth Hormone (GH):۔ جو جسمانی نشونما کو کنٹرول کرتا ہے۔

(g) Prolactin Hormone:۔ جس کو Lactogenic Harmone بھی کہتے ہیں۔ جو بچے کی پیدائش کے بعد ماں کے پستانوں سے دودھ پیدا کرنے پر اکساتا ہے۔

(h) Pancreatropic Hormone:۔ جو لبلبے کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(i) Parathyrotropic Hormone:۔ جو پیراتھائرائیڈ کی کارکردگی کو کنٹرول کرتا ہے۔

Posterior Lobe جس کو **Posterior Pituitary** بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہارمون خارج کرتا ہے۔

(a) Antidiuretic Hormone (ADH):۔ یہ جسم میں پانی کی سطح (balance) کو برقرار رکھتا ہے۔

(b) Oxytocin:۔ یہ رحم کے پٹھوں کی حرکات کو کنٹرول کرتا ہے۔

3۔ **تھائیرائیڈ گلینڈ:۔** یہ گلے کے سامنے واقع ہے۔ یہ Thyroxine اور تین قسم کے Iodothyronine خارج کرتا ہے جو نشونما اور میٹابولزم کو کنٹرول کرتے ہیں اور بچے کے دماغ کی نشوونما بھی کرتے ہیں۔

4۔ **پیراتھائیرائیڈ گلینڈ:۔** یہ چار چھوٹے چھوٹے غدود ہیں۔ تھائیرائیڈ کے چاروں کونوں میں واقع ہیں، جو Parathoremone Hormone خارج کرتے ہیں۔ یہ ہارمون خون میں کیلشیم کی سطح کو برقرار رکھتا ہے۔

5۔ **ایڈرینل گلینڈز:۔** یہ گردوں کے اوپر واقع ہیں۔ اس کے دو حصے ہیں:۔

(a) Adrenal Cortex:۔ یہ مندرجہ ذیل ہارمون خارج کرتے ہیں، جو جسم میں نمکیات اور پانی کی سطح برقرار رکھتے ہیں۔ جسم کو Stress کے لئے تیار رکھتے ہیں، قوت مدافعت اور جنسی فعل پر اثرانداز ہوتے ہیں:۔

1. Adrenosterone
2. Cortilactin
3. Corticosterone
4. Corticotrophin
5. Cortisone
6. Desoxycorticosterone
7. Hydroxycorticosterone

(b) Adrenal Medulla:۔ جو Adrenaline Hormone پیدا کرتا ہے۔

6۔ بیضہ دانیاں (Ovaries):۔ عورتوں کے پیڑو (Pelvis) میں واقعہ ہوتی ہیں۔ اس کی Corpus Luteum سے مندرجہ ذیل ہارمون خارج ہوتے ہیں جو انڈہ (Ovum) پیدا کرنے کے علاوہ عورتوں کے تولیدی اعضاء اور جسمانی اعضاء کی نشونما کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اور ماہواری اور حمل کے نظام میں باقاعدگی لاتے ہیں:۔

1. ChorionicGonadotropin
2. Oestrogenic
3. Progestron

7۔ خصیے (Testes):۔ مردوں کی تھیلیوں (Scrotum) میں پائے جاتے ہیں۔ جو Androgenic اور Testosterone ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ جو مردانہ تولیدی اعضاء اور پٹھوں کے فعل میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تولیدی جرثومے (Spermatozoa) پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

8۔ لبلبہ (Pancreas):۔ یہ پیٹ کے اوپر اور معدے کے نیچے واقع ہے۔ یہ کچھ ہاضمے کے انزائم پیدا کرنے کے علاوہ Insulin, Glucagon اور Somastatin پیدا کرتا ہے۔ جو جسم میں طاقت اور میٹابولزم کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

9۔ Pineal Body:۔ جو Pineal Gland بھی کہلاتے ہیں۔ دماغ کے درمیان واقع ہیں۔ یہ Melatonin ہارمون خارج کرتے ہیں جو سفر کے دوران مختلف مسائل مثلاً Jet Lag وغیرہ کو کنٹرول کرتا ہے۔

مندرجہ بالا اینڈوکرائنل غدودوں کے علاوہ جسم کے مختلف اعضاء بھی ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصر اًذکر کیا جارہا ہے:۔

اعضاء Organs	ہارمون Hormones
Duodenal Mucosa	Cholecystokin
Duodenal & Jejunal Mucosa	Enterogasterone, Incretion
Kidneys & Pancreas	Renin, Hypertensin, Insulin, Lipociac
Parasympathetic Nerve Endings	Acetylcholine
	Relaxin, Histamine
Pars Intermedia	Intermedin
Pyloric Mucosa	Gastrin
Stomach	Erythrocin
Sympathetic Nerve	Sympathin I, Sympathin E

اینڈوکرائن سسٹم کی بیماریاں:۔

ایک خاص حد سے زیادہ یا کم ہارمون کی پیداوار جسم کے لئے نقصان دہ ہے۔مختلف اینڈوکرائن غدوددوں کی خرابی کی وجہ سے بعض ہارمون زیادہ پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور کچھ کم جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔غدوددوں کے نقائص بعض اوقات پیدائشی بھی ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو زندگی کے کسی حصے میں مختلف دیگر بیماریوں کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ان غدوددوں کی خرابیوں اور کارکردگی میں نقائص کی تشخیص ایک مشکل کام ہے۔مروجہ طریقوں کے مطابق کئی قسم کے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر Radioimmunoassay جو ہارمون کے level کو جانچنے کے لئے ہوتا ہے۔اور Diagnostic Radiology جس کے ذریعے متعلقہ غدود کی اناٹومی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔موروثی بیماریوں کی تشخیص کے لئے DNA ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔لیکن پھر بھی خاطر خواہ نتیجہ مشکل سے نکلتا ہے۔ہارمون اور غدوددوں کے عوارض کی تشخیص اور بیماریوں کی درست نشاندہی ریڈیانک سسٹم پر آسانی سے کی جاسکتی ہے اور علامات کے مطابق ہومیوپیتھک ادویات سے علاج کرنے سے سو فیصد مثبت نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

اینڈوکرائن سسٹم کی خرابیوں کی وجہ سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں سے چند عام بیماریوں کا ذکر درج ذیل ہے:۔

1۔ اینڈوکرائن سسٹم کی خرابی کی سب سے عام بیماری Diabetes Melitis ہے۔جس

کی دو قسمیں ہیں۔ایک Type-1 ہے جو لبلبے سے انسولین کے کم پیدا ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ چھوٹی عمر میں شروع ہوتی ہے۔دوسری Type-2 ہے۔جو جسم میں انسولین کو جذب کرنے کی اہلیت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔دونوں کی علامات ایک جیسی ہیں۔مثلاً پیاس، بھوک اور پیشاب کی زیادتی اور وزن کی کمی۔ Type-1 میں انسولین کے انجیکشن کے ذریعے شوگر کو کنٹرول کرنا پڑتا ہے۔لیکن Type-2 کے مریضوں کو مناسب غذا، ورزش یا ادویات سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ذیابیطس کی دوسری قسم Diabetes Insipidus کہلاتی ہے۔ جو Vasopressin کی کمی سے ہوتی ہے۔جس کی وجہ Posterior Pituitary سے Antidiuretic Hormone (ADH) کے اخراج کی کمی ہوتی ہے۔مریض کو پیاس اور پیشاب کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

2۔ تھائیرائیڈ کی سستی یعنی Hypothyroidism سے ہارمون کم پیدا ہوتے ہیں جس سے Myxodema اور Cretinism (جو پیدائشی بیماری ہے) اور گلہڑ وغیرہ، پیدا ہو جاتے ہیں۔Myxodema بالغوں میں عام طور پر 40 سال کے بعد ہوتا ہے جس سے مریض میں سستی، تھکاوٹ اور دماغی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔پیدائشی بیماری یعنی Cretinism میں علامات زیادہ شدید نوعیت کی ہوتی ہیں۔مثلاً اس سے دماغی نشوونما کی کمی، جسمانی طور پر کمزوری ، بدصورتی ، سر بڑا، چھوٹی گردن، وغیرہ۔ تھائیرائیڈ کی دوسری عام بیماری Hyperthyroidism کہلاتی ہے جس سے ہارمون کی زیادتی کی وجہ سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے اسے Thyrotoxicosis کہتے ہیں۔جس کی علامات میں اعصابی کمزوری، گرمی نا قابل برداشت، بھوک کی زیادتی، دل کی دھڑکن تیز، وزن کی کمی عام پائی جاتی ہیں۔اس کے علاج کے لئے عام طور پر سرجری سے تھائیرائیڈ کو نکال دیا جاتا ہے یا Radioactive Iodine سے اس غدود کو ختم کر دیا جاتا ہے۔لیکن ہومیوپیتھی میں اس کا شافی علاج موجود ہے۔

3۔ ایڈرینل گلینڈ کے فعل میں کمی کی وجہ سے Addison's Disease پیدا ہو جاتی ہے۔جس سے کمزوری، تھکاوٹ، پیٹ میں درد، متلی، جسم میں پانی کی کمی، وغیرہ کی شکایات ہو جاتی ہیں۔ان غدودوں کے فعل میں زیادتی کی وجہ سے Corticosteroid زیادہ پیدا ہوتے ہیں جس سے Cushing's Syndrome پیدا ہو جاتا ہے۔اس کی علامات ظاہر ہونے میں کافی عرصہ لگتا ہے۔اس کی علامات میں موٹاپا، جسمانی کمزوری، جلد کی کمزوری، بلند فشار خون،

نفسیاتی اور جنسی تبدیلیاں پائی جاتی ہیں۔

4۔ Acromegaly ایک بیماری ہے جو Pituitary Gland سے Growth Hormone کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔اس کی وجہ Pituitary Gland کی رسولی ہے۔اس بیماری میں جسم کے کئی حصے مثلاً چہرہ، بازو، پیر وغیرہ غیر متناسب طور پر بڑھ جاتے ہیں۔لیکن یہ بیماری بہت کم پائی جاتی ہے۔

5۔ پیراتھائیرائیڈ کے فعل کی خرابی کی وجہ سے جسم میں کیلشیم کی زیادتی یا کمی ہو جاتی ہے۔اس کی وجہ یا تو Pituitary Gland سے Parathyrotropic Hormone کی کمی یا بیشی ہوتی ہے یا پیراتھائیرائیڈ میں کسی خرابی کی وجہ سے Parathoremone Hormone کی کمی یا بیشی ہوتی ہے۔

اینڈوکرائن سسٹم کی بیماریوں کا علاج:۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ اینڈوکرائن سسٹم اور ہارمون کی وجہ سے جنم لینے والی بیماریوں کو ختم کرنے اور ان غدوددوں کے افعال کو درست کرنے کے لئے ہومیوپیتھی میں مکمل علاج موجود ہے۔ ہومیوپیتھی میں ان بیماریوں کے علاج کے لئے چند ادویات اور طریقے درج ذیل ہیں:۔

1۔ ذیابیطس:۔ ذیابیطس Melitis کے اکثر مریضوں کا وزن زیادہ ہوتا ہے اور ان کی عمر 40 سال سے زیادہ ہوتی ہے۔ایسے مریضوں کا وزن کم کرنے کا مشورہ دینا چاہیے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے غذا کی پرہیز، ورزش اور پیدل چلنا بہت ضروری ہیں۔ایسے مریضوں کو عمر، وزن اور مرض کی شدت کو مدنظر رکھ کر غذا کی پرہیز، ورزش اور پیدل چلنے کا مشورہ دینا چاہیے۔ ذیل میں ذیابیطس اور اس کی وجہ سے پیدا شدہ پیچیدگیوں کے لئے چند مشورے دیئے جارہے ہیں:۔

☆ ذیابیطس کی وجہ سے ٹخنوں کے ورم (Swelling) جسم میں تیزاب کی زیادتی (Acidosis) کی وجہ سے ہوتا ہے۔اگر پیاس کی شدت ہو تو Acet. Acid دیں۔اگر پیشاب کی زیادتی ہو تو Argentum Nit. دیں۔اس کے لئے Argentum Met. بھی دی جاسکتی ہے۔

☆ ذیابیطس کے لئے Syzygium 30 بہترین دوا ہے جو خون میں شوگر کو کم کرتی ہے۔ اگر رات کو پیشاب کی زیادتی ہو، وزن کم ہو رہا ہو اور ٹھنڈے پانی کی خواہش ہو

تو Phosphorus دیں۔

☆ پیشاب میں البومن کی زیادتی (Albuminuria) ہوتو Cantharis دیں۔

☆ پیاس کی زیادتی، متلی، خشک جلد، خشک زبان اور پیاس کی زیادتی ہوتو Lactic Acid دیں۔

☆ ذیابیطس کے مریضوں کو دیگر پیچیدگیوں کے علاوہ پاؤں میں زخم ہو جائیں یا کاربنکل بن جائیں تو آسانی سے ٹھیک نہیں ہوتے جس کی وجہ ٹانگوں اور پاؤں میں دوران خون کی کمی ہوتی ہے۔ میرے تجربے کے مطابق ان زخموں کے لئے Arnica 30 بہترین دوا ہے جو 4 گھنٹے کے وقفہ سے دینی چاہیے۔ یہ کاربنکل کو بھی ختم کرتی ہے۔ اگر کاربنکل کا فوری علاج نہ کیا جائے تو گینگرین یا کینسر بننے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ گینگرین کے لئے عام طور پر Arsenicum، Lachesis، Secale Corr. (پاؤں کے انگوٹھے اور انگلیوں کے لئے)، اور Carbo Veg. دی جاتی ہے۔ لیکن میرے تجربے کے مطابق گینگرین کے لئے Crotalus Horridus 6x بہترین دوا ہے جو Arnica 30 کے ساتھ 4-5 گھنٹے کے وقفہ سے دینے سے چند ہفتوں میں گینگرین ختم ہوجاتا ہے۔

☆ اگر قبض ہو، بھوک کی زیادتی، منہ میں مٹھاس کا ذائقہ ہوتو Plumbum دیں۔

☆ اگر بدہضمی ہو، پیشاب تکلیف سے ہو اور پیشاب میں شوگر کی زیادتی ہو، بھوک اور پیاس کی زیادتی ہوتو Uranium Nitrate 3x دیں۔

☆ منہ اور گلہ خشک ہوتو Natrum Sulph دیں۔

ذیابیطس کی دیگر ادویات میں Coca 3x، Arsenicum Bromatum(Tincture) 3x (3 قطرے روزانہ)، Codeinum 3x اور Insulin 3x or 30x شامل ہیں۔ لیکن Insulin زیادہ مقدار میں نہیں دینی چاہیے۔

2۔ Myxodema کے لئے Thyrodinum 3 یا 4 ماہ تک دیں۔ اگر اس سے خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلے تو Spongia یا بعد میں Iodine دے سکتے ہیں۔ تھائیرائڈ کی عام بیماریوں کے لئے Equisetum بہترین دوا ہے۔

3۔ Cretinism کے لئے :۔ اگر یاداشت کی کمی ، غیر حاضر دماغی

(Absent-mindedness) یا Brain Fag ہوتو Anacardium دیں۔
اگر بچہ زیادہ شرمائے یا اجنبی لوگوں سے گھبرائے تو Baryta Carb دیں۔ پاگل پن، مزاج میں تلخی، بے چینی ہوتو Thyroidinum دیں۔

4۔ گلہڑ (Goiter) کے لئے:۔ اگر نرم گلہڑ ہوتو Thyroidinum دیں۔ اگر چہرے کی رنگت سیاہی مائل ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں تو Iodine دیں۔ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو Calcarea Carb دیں۔ گلہڑ سخت ہوتو Spongia دیں۔ اگر تمام ریمیڈیز ناکام ہوجائیں تو Fluoric Acid دیں۔

5۔ Hyperthyroidism کے لئے:۔ Iodum اور Thyroidinum دی جاسکتی ہیں۔

6۔ Addison's Disease کے لئے Antimonium ،Arsenicum ،Crudum ،Nitric Acid ،Argentum Nit ،Thuja ،Natrum Mur ،Belladonna ،Calcarea Carb ،Iodine ،Phosphorus دی جاسکتی ہیں۔

ماہرِ نفسیات (Psychologist) ان افراد کا علاج کرتا ہے جو اس کی نظر میں نارمل نہیں ہوتے لیکن اصل میں وہ نارمل بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ماہرِ نفسیات صرف Normal اور Abnormal ہی دیکھتا ہے۔ اس سے ایک اخباری قصہ یاد آتا ہے۔ ایک دفعہ ایک ماہرِ نفسیات نے دوسرے ماہرِ نفسیات سے پوچھا "اگر تمہیں نارمل انسان سے واسطہ پڑے تو کیا کرو گے؟" دوسرے نے جواب دیا: "کرنا کیا ہے۔ اس کا علاج کروں گا۔"

ڈاکٹر بروس کوپن

ہومیوپیتھی کا احتیاطی نظام

HOMOEOPATHY'S PROPHYLACTIC SYSTEM

ہومیوپیتھی کا احتیاطی نظام کیا ہے؟

عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ کسی بھی میڈیکل سسٹم میں صرف بیماری کو ختم کرنے پر توجہ دی جانی چاہیے۔ لیکن ہومیوپیتھی میں ایسا احتیاطی نظام موجود ہے جس پر عمل کرنے سے عام متعدی ودیگر بیماریاں انسان سے دور رہتی ہیں۔ ہومیوپیتھی میں احتیاطی ادویات (Prophylactic Medicines) کی شکل میں ایسا موثر نظام موجود ہے جو ہومیوپیتھی کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ لیکن اس پر اکثر معالجین کوئی توجہ نہیں دیتے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کل تقریباً ہر انسان زندگی کے کسی بھی حصے میں کسی نہ کسی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس دنیا میں آمد کے وقت تقریباً ہر انسان صحت منداور نارمل ہوتا ہے۔ ایک نارمل اور مکمل صحت کے ساتھ زندگی کا آغاز کرنے کے بعد انسان کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو جائے اور کچھ نہیں تو عمر کے ساتھ صحت کو جن خطرات سے پالا پڑسکتا ہے ان میں غیر صحت مند غذاؤں، ادویات کے مضر اثرات، جراثیم و وائرس، ماحولیاتی آلودگی، تن آسانی اور پر آسائش رہن سہن، حفظان صحت کے اصولوں سے لاعلمی وغیرہ شامل ہوتی ہیں جن کی وجہ سے انسان کو مختلف بیماریوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ قدرت نے انسان کو ایک نہایت عمدہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے نوازا ہے اور شعور کی دولت عطا کی ہے جو دیگر حیوانات کو نہیں ملی مگر وہ شاز و نادر بیمار پڑتے ہیں۔

چونکہ ہر انسان کو ہر وقت بیماری کا خطرہ رہتا ہے اور اس کے دماغ میں یہ فکر گردش کرتی رہتی ہے کہیں وہ بیمار نہ ہو جائے۔ اکثر وہ امید کرتا ہے کہ وہ بیمار ہو جائے گا۔ کچھ لوگ تو اس قدر شکی مزاج ہوتے ہیں کہ معمولی تکلیف جو خود بخود یا مناسب غذا کی تبدیلی سے ختم ہو سکتی ہے، سے گھبرا جاتے ہیں اور ڈاکٹروں اور ادویات کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ میرا یہ قول ہے کہ اگر کوئی انسان عمر کے مطابق مناسب غذا استعمال کرے، عمر کے مطابق ورزش کرے، عمر کے مطابق نیند پوری کرے، تو وہ آسانی سے بیمار نہیں پڑسکتا اور وہ اپنی طبعی زندگی پوری کرسکتا ہے۔ اسی طرح اگر

ہومیوپیتھی کی احتیاطی ادویات کا خاطر خواہ علم ہو تو عام موسمی یا دیگر بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ مثلاً انفلوانزینم کی ایک خوراک مہینے میں ایک دفعہ لینے سے بھرپور موسم میں انفلوئنزا سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہومیوپیتھک معالج کو اس سسٹم پر بھی غور کرنا چاہیے اور عوام الناس کو ہومیوپیتھی کی اس افادیت سے آگاہ کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ احتیاطی نظام بھی ہومیوپیتھی کا حصہ ہے۔

احتیاطی ادویات دینے کا طریقہ ہومیوپیتھی ادویات دینے کے عام طریقوں سے کچھ مختلف ہے۔ عام طور پر ہومیوپیتھی کی ادویات مریضوں کو دی جاتی ہیں لیکن احتیاطی سسٹم کے تحت مخصوص ادویات صحت مند لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ کسی وبا (Epidemic) کے پھیلنے کی صورت میں صحت مند انسانوں کو متعلقہ دوا کی صرف ایک خوراک دینے سے انہیں اس وبائی مرض سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ یہ دوا وبا کے مقابلے کے لئے مخصوص قوت مدافعت پیدا کرتی ہے۔ ان احتیاطی ادویات کا کوئی خطرہ (Risk) بھی نہیں ہوتا۔ دوسرے طریقہ علاج میں ویکسین احتیاطی تدابیر کے طور پر دی جاتی ہے۔ لیکن ویکسین بھی تو ہومیوپیتھی کے اصولوں کے تحت تیار کی جاتی ہے۔ ایک برطانوی ڈاکٹر نے اپنی ایک تصنیف میں لکھا ہے:

"Remember that like cures like but prevention is better than cure"

مختلف بیماریوں کی احتیاطی ادویات:۔

ذیل میں کچھ احتیاطی ادویات اور بیماریوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ عام طور پر ان کی صرف ایک خوراک دی جاتی ہے:۔

مرض	احتیاطی دوا
باری کا بخار (Ague)	Podophyllum, Baptisia, Gelsemium
صفراوی بخار (Bilious Fever)	Baptisia, Chionanthus
لاکڑا کاکڑا (Chicken Pox)	Antimonium Crudum, Pulsatilla, Rhus Tox
چیچک (Small Pox)	Variolinum, Antim. Tart., Sulphur.
خسرہ (Measles)	Aconite, Arsen. Alb., Pulsatilla.
ہیضہ (Cholera)	Camphora, Lachesis, Sulphur, Arsenic Alb., Cuprum, Verat. Alb.

اسہال۔دست (Diarrhoea)	Gelsemium, Argentum Nit., Ipecauancha, Veratrum.
سردی لگنا (Cold)	Nux Vomica, Copaiva.
خناق (Diptheria)	Diptherinum, Apis Mellifica, Mercurius Cynatus.
پیچش (Dysentry)	Mercurius, Podophyllum, Leptandrin
سرخباده (Erysipelas)	Graphites.
تپ کاہی (Hay Fever)	Arsenic Alb., Psorinum.
انفلوائنزا (Influenza)	Influenzinum, Baptisia, Arsenic Alb., Bryonia, Rhus Tox.
ملیریا (Malaria)	Eupatorium Purf, Natrum Mur
کن پیڑے (Mumps)	Parotidinum, Trifolium Repens., Pilocarp.
فالج اطفال۔پولیو (Poliomylitis)	Lathyrus, Carbolic Acidum, Plumbum.
قوانسی (Quinsy)	Baryta Carb., Psorinum.
ہوائی سفر میں تکلیف(Air Sickness)	Belladonna.
گاڑی یا سمندر کے سفر میں تکلیف (Car or Sea Sickness)	Nux Vomica, Petroleum.
ٹیٹنس (Tetanus)	Ledum, Mag. Phos., Arnica Mont.,
گلے کی خرابی (Throat Sore)	Baryta, Psorinum.
تپ دق (Tuberculosis)	Tuberculinum, Bacillinum.
تپ محرقہ (Typhoid)	Baptisia, Mercurius, Rhus Tox.
کالی کھانسی (Whooping Cough)	Pertussin, Dros., Vaccin
زرد بخار (Yellow Fever)	Cimicifuga., Crot. H., Aconite, Belladonna.

کامیاب ہومیو پیتھی کی پریکٹس کے کلیئے

KEYS TO SUCCESSFUL PRACTICE OF HOMOEOPATHY

چونکہ پریکٹس کے اوائل ہی سے میں تحقیق کا قائل تھا تا کہ اصلیت اور سچائی کے زیادہ قریب پہنچا جا سکے اور اپنے کام میں زیادہ سے زیادہ درستگی کو یقینی بنایا جائے، اس لئے اسی نقطۂ نظر سے ہومیو پیتھی کی پریکٹس میں متعدد نئے طریقے اپنائے اور مختلف ماہرین کے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں جدید طریقے آزمائے، جن سے نہ صرف ہومیو پیتھی کی پریکٹس میں کامیابی کے نئے باب کھل گئے بلکہ مشکل امراض کا علاج آسان ہو گیا۔ جیسا کہ میں شروع میں عرض کر چکا ہوں کہ "ایک اچھا ہومیو پیتھک ڈاکٹر اپنے علم اور تجربے کی بنا پر نئی اختراعیں (Innovations) اور اصول مرتب کرتا ہے اور زندگی ایک طالب علم کی طرح گزارتا ہے لیکن کسی بھی شعبے میں مکمل علم اور عبور حاصل کرنے کے لئے انسان کی ایک زندگی کافی نہیں ہے، لہٰذا ایک قابل اور کامیاب پریکٹیشنر پر فرض ہے کہ وہ اپنے علم اور تجربات کو تحریری شکل دے تا کہ دوسرے اس سے مستفید ہو سکیں اور اس کی کاوشوں کو آگے بڑھا سکیں۔" میں نے بھی ایک طالب علم کی طرح اپنی تحقیق اور مشاہدات کی روشنی میں کچھ ایسے کامیاب تجربات کئے ہیں اور طریقے اپنائے ہیں جن سے ہومیو پیتھی کی پریکٹس میں بے نظیر (Unprecedented) کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ میں اپنی اس کامیابی کو چھپا کر، محض اپنے یا اپنی فیملی تک محدود نہیں رکھنا چاہتا بلکہ میں ان کو اپنے ہومیو پیتھ بھائیوں کے ساتھ share کرنا چاہتا ہوں تا کہ وہ بھی میری کاوشوں سے مستفید ہو سکیں اور ان کو مزید بہتر اور مفید بنا سکیں۔ مرض اور علامات کی مناسبت سے دوا اور پوٹینسی تجویز کرنے اور عملی پریکٹس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے، اپنے تجربات کے علاوہ کچھ یورپی ماہرین کے تجربات کی روشنی میں چند مفید مشورے پیش خدمت ہیں:۔

ہومیو پیتھک علاج شروع کرنے سے پہلے:۔

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایلومینیم (Aluminium) کی الرجی کو ختم کرنے سے ہومیو پیتھی کی ادویات بہترین اثر دکھاتی ہیں، لہٰذا دوا شروع کرنے سے پہلے ہر مریض کو

Alumina 30 کی ایک خوراک دینے سے یہ الرجی ختم ہو جاتی ہے۔ مریض میں ایلومینیم یا دیگر عناصر کی الرجیز ریڈیانک سسٹم پر آسانی سے detect کی جاسکتی ہیں۔

ہومیوپیتھک ادویات سے حساسیت:۔

Sensitivity to Homoeopathic Medicines:

بعض لوگوں کو ہومیوپیتھی ادویات سے الرجی ہوتی ہے (اس کا تذکرہ اکثر مصنفین نے اپنی تصانیف میں کیا ہے۔ مثلاً بھارت کے ڈاکٹر جے۔این۔شنگل نے اپنی کتاب "Quick Bedside Prescriber" کے صفحہ نمبر 251 میں وضاحت کے ساتھ کیا ہے)۔ انہیں ہر قسم کی ہومیوپیتھی دوا کا الٹا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً زخم کی صورت میں آرنیکا دینے سے زخم ٹھیک ہونے کی بجائے زیادہ خراب ہو جاتا ہے۔ خوش قسمتی سے ان لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جن میں پیدائشی طور پر یہ الرجی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ایسے مزمن امراض کے مریض، جن کا اعصابی نظام لمبے عرصے کی بیماری کی وجہ سے بے حد کمزور ہو جاتا ہے، دوران علاج انہیں بھی ہومیوپیتھک ادویات سے الرجی پیدا ہوسکتی ہے۔ یہ الرجی اگر پیدائشی ہو یا دوران علاج پیدا شدہ ہو، دونوں صورتوں میں مناسب نوسوڈ کی ایک خوراک دے کر ختم کیا جاسکتا ہے۔ میرے تجربے کے مطابق اگر مریض کو دل کی بیماری نہ ہو تو Tuberculinum 200 کی ایک خوراک دینے سے یہ الرجی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ دل کے مریضوں کو Tuberculinum نہیں دی جاسکتی۔ دل کے مریضوں کو Bacillinum 200 کی ایک خوراک یہ الرجی ختم کر دیتی ہے۔ اس طرح مناسب نوسوڈ کی صرف ایک خوراک سے مریض کو ہومیوپیتھک ادویات سے خاطر خواہ فائدہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ریڈیانک سسٹم اور پنڈولم کے استعمال سے یہ الرجی آسانی سے detect ہو جاتی ہے اور مریض کے مناسب نوسوڈ کا انتخاب بھی با آسانی ہوسکتا ہے۔

کمپلیمنٹری ادویات - **Complimentary Medicines**:۔

کچھ ایسے کیس بھی ہوتے ہیں جن میں ایک سے زیادہ ریمیڈی دینے کی ضرورت پڑتی ہے ایسی صورت میں دوا کو یکے بعد دیگرے ایک گھنٹے کے وقفہ سے دیں لیکن ایمرجنسی میں چند منٹ کے وقفہ سے بھی دے سکتے ہیں دونوں صورتوں میں یہ امر بہت ضروری ہے کہ یہ ادویات کمپلیمنٹری (Complimentary) ہوں۔ اس کی تفصیل میٹریا میڈیکا میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں اگر پنڈولم اور ریڈیانک سسٹم سے مدد لی جائے تو غلطی کا امکان ختم ہو جاتا

ہے۔اور Complimentary ادویات کی شناخت آسانی سے ہو جاتی ہے۔

حادعوارض کے علاج کے طریقے - Treatment of Acute Diseases:۔

حاد حالتوں، ایمرجنسی یا درد کی شدت میں معالج کو چاہیے کہ کم طاقت کی ریمیڈیز مثلاً 3، 6 یا 30 پوٹینسی میں بار بار دہرائیں۔مثال کے طور پر میرا ذاتی تجربہ جو بے شمار مرتبہ کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے، قارئین سے share کرنا چاہوں گا۔کوئی زہریلی یا مضر غذا کھانے سے ''سمیّت خوراک'' (Food Poisoning) کے کیس میں جس میں مریض گھبراہٹ، سردرد چکروں کے ساتھ، گیس، متلی، قے یا پیٹ درد کی شکایت کرے تو شروع میں ایک خوراک آرسنک البم 30 پوٹینسی میں دی جاتی ہے۔پھر مرض کی شدت کے مطابق اپیکاک 30 یا 200 بار بار دہرائی جاتی ہے اور جیسے ہی مریض کی حالت میں بہتری آتی ہے وقفہ بڑھانا پڑتا ہے اور تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں مرض ختم ہو جاتا ہے۔اس عمل میں ریڈیانک کمپیوٹر کی مدد سے کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے خون یا لعاب کا نمونہ (Specimen) لے کر ریڈیانک کمپیوٹر کے ذریعے مرض کی شدت (Percentage) نوٹ کی جاتی ہے اور اس کے مطابق اپیکاک کی پوٹینسی لی جاتی ہے جب اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ مریض کو 30یا200 پوٹینسی میں دوا کی ضرورت ہے تو دوا دینے کے بعد کچھ دیر (تقریباً 15 منٹ) بعد ریڈیانک کمپیوٹر سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلی خوراک نے اپنا کام (Action) ختم کر دیا ہے اور نئی خوراک due ہوگئی ہے تو پھر دوسری خوراک دی جاتی ہے جیسے جیسے مرض کی شدت کم ہوتی جاتی ہے دوا کے وقفے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔جس کی تصدیق ریڈیانک کمپیوٹر کے ذریعے معلوم ہوتی رہتی ہے اور ساتھ ساتھ مرض کی شدت (Percentage) میں کمی واقع ہوتی ہے اسے بھی نوٹ کیا جاتا ہے۔اس طرح تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹے بعد مرض سمیّت خوراک (Food Poisoning) صفر پر آجاتا ہے اور مریض ہشاش بشاش ہو جاتا ہے تو دوا بند کر دی جاتی ہے۔سمیّت خوراک میں اپیکاک دینے سے پہلے آرسینک البم 30 کی ایک خوراک ضرور دینی چاہیے۔ اس طرح ثابت ہوا کہ مرض حاد ہو یا مزمن جیسے جیسے مرض کی شدت کم ہوتی ہے ویسے ہی خوراک (Dose) میں وقفہ بڑھتا ہے اور اس طرح مریض بغیر کسی پیچیدگی کے تندرست ہو جاتا ہے۔اس سلسلے میں ریڈیانک سسٹم ہر مرحلے پر رہنمائی کرتا ہے اور معالج کامیاب ہو جاتا ہے۔

مزمن بیماریوں کے علاج کے طریقے:-
Treatment of Chronic Diseases:

مزمن کیسوں کے علاج کا طریقہ ذرا مختلف ہوتا ہے۔ ہر کیس کا بغور جائزہ لیا جانا چاہیے اور مرض اور مریض کی ہسٹری اور موجودہ علامات کا تشخیصی تجزیہ (Diagnostic Analysis) کیا جانا چاہیے اور پیتھالوجیکل تبدیلیوں پر خاص طور پر توجہ دی جانی چاہیے تا کہ درست بالمثل دوا کا انتخاب کیا جا سکے۔ تشخیصی تجزیہ کے لیے آسان اور سائنٹفک طریقہ ریڈیانکس ہے۔ ریڈیانکس کے ذریعے انسانی دماغ اور جسم کے ہر نظام اور عضو کا تفصیل سے تجزیہ اوران کی کارکردگی کا سائنٹفک طریقے سے جائزہ لیا جاسکتا ہے اور بیماریوں کی نشاندہی درستگی سے کی جاسکتی ہے۔ جس کے بعد معالج کے لیے نہ صرف علاج کرنا آسان ہو جاتا ہے بلکہ میٹریا میڈیکا کے مطابق درست (Accurate) ریمیڈی اور پوٹینسی کا انتخاب بھی چند منٹوں میں ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں دوا کی خوراک اوراس دُہرانے کا کام (Repetition of Dose) بھی سہل اورانتہائی درست (Accurate) ہوجاتا ہے۔ یہ پتہ بھی چل جاتا ہے کہ دوا کا عمل (Duration of action) کیا ہوگا اور اگلی خوراک کی کب ضرورت ہوگی۔ ان سب سوالوں کا جواب جو ہمیشہ سے ہی مشکل مرحلہ رہا ہے، اب ریڈیانک سسٹم نے بہت آسان کر دیا ہے اور ایک کم تجربہ کار ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی آسانی سے حاد اور مزمن امراض کا علاج کر سکتا ہے صرف چند بنیادی اصولوں کے لئے رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ادویات کی پوٹینسی - Potency:-

جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر تجربہ کار ہومیو پیتھ معالج اپنے تجربے اور مشاہدے کی بناء پر اپنے طریقے وضع کرتا ہے۔ کچھ معالجین اونچی طاقت کی ادویات استعمال کرتے ہیں اور کچھ 30 یا 200 سے اوپر نہیں جاتے۔ لیکن یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ زیادہ اونچی پوٹینسی کی ادویات بہت طاقتور ہوتی ہیں جن کو زیادہ دفعہ دُہرانا نہیں چاہیے کیونکہ اس سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ میری رائے میں نوجوان اور نا تجربہ کار معالج کو شروع میں 6یا 30 پوٹینسی سے زیادہ کی دوا نہیں دینی چاہیے۔ ڈاکٹر کلارک نے اپنی تصنیف "Prescriber" میں کم پوٹینسی دینے کا مشورہ دیا ہے صرف خصوصی حالات میں 30 یا 200 پوٹینسی دینے کا کہا ہے۔ کچھ مصنفین بڑی پوٹینسی دینے کا مشورہ دیتے ہیں لیکن اگر عمومی

پریکٹس میں مندرجہ ذیل اصولوں کو مدِ نظر رکھا جائے تو کامیابی یقینی ہوتی ہے:۔

(ا) اگر مریض کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آرہی تو ظاہر ہے کہ دوا درست نہیں ہے۔ تبدیل کر دینی چاہیے۔

(ب) اگر بہتری تو ہو رہی ہو لیکن اتنی نہیں جس کی امید تھی۔ اسی دوا کو نسبتاً بڑی پوٹینسی میں دینا چاہیے۔ مثلاً پہلی پوٹینسی 6 تھی تو اسے 30 میں دینا چاہیے۔

(ج) مزمن امراض میں اتار چڑھاؤ (Fluctuations) کی امید کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر مجموعی طور پر ریمیڈی بہتر نتیجہ دے رہی ہے تو اسے تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔

(د) ریمیڈی دینے کے بعد اس کے ادویاتی ردعمل (Remedial Reaction) کا بغور مشاہدہ کرنا چاہیے اور اس کے مطابق دوا دینی چاہیے۔

(ر) مزمن حالتوں میں علاج شروع کرنے سے پہلے اگر کوئی حاد مرض ہو تو اس کا پہلے کم پوٹینسی میں علاج کرنا چاہیے۔

خوراک کو دُہرانا - Repetition of Dose:۔

ہومیوپیتھی کی پریکٹس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس وقت تک خوراک کو دُہرایا نہ جائے جب تک یہ اپنا کام کر رہی ہو، یا دوا کو تبدیل نہ کیا جائے خاص طور پر مزمن کیس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جب ایک خوراک کا عمل جاری ہوتا ہے تو اس میں دخل اندازی سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ (ریڈیانک کمپیوٹر اور پنڈولم کی مدد سے اس بات کی آسانی سے تصدیق ہو جاتی ہے کہ پچھلی خوراک کام کر رہی ہے یا نہیں)۔ یاد رہے کہ ہومیوپیتھی کی دوا مرض پر براہ راست اثر نہیں کرتی بلکہ یہ جسم پر اثر کرتی ہے اور مرض کو ختم کرنے کے لیے قوتِ حیات کو ابھارتی ہے جو مرض کا مقابلہ کرتی ہے۔ ہومیوپیتھی کی دوا معدے میں جا کر کام نہیں کرتی جیسا کہ دیگر ادویات کا طریقہ ہے کہ پہلے معدے میں جا کر خون (Blood Stream) میں شامل ہو کر اپنا عمل کرتی ہیں۔ ہومیوپیتھی کی دوا جیسے ہی زبان پر رکھی جاتی ہے تو اس کا اثر فوراً اعصابی نظام کے ذریعے پورے جسم اور دماغ میں پہنچ جاتا ہے اور متعلقہ عضو یا نظام زیرِ اثر آجاتا ہے۔ دوا کو نگلنے کی بجائے چوسنا زیادہ بہتر ہے جتنی زیادہ دیر دوا منہ میں رہے گی اچھا اثر کرے گی۔ اس لیے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ منہ میں کسی شے، غذا وغیرہ کی بُو نہ ہو اس لیے کوئی شے کھائی یا پی ہو (پانی کے علاوہ) یا پان، ورنہ دوا ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سگریٹ وغیرہ کی بُو منہ میں ہوتو اچھی طرح کلی کر کے دوا لینی چاہیے۔

انفرادیت کا اصول - Principle of Individuality:۔

یاد رکھیں کہ کوئی دو مریض ایک جیسے نہیں ہوتے جیسا کہ دو انسان ایک جیسے نہیں ہوتے ہر ایک کی سوچ، مزاج، جذبات، ردعمل وغیرہ دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اسی لیے ہر ایک کی بیماری اور اس کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ہانیمن نے انفرادیت کے اصول کو مدنظر رکھ کر مریض کی اپنی خاص علامات کے مشاہدے کے بعد علاج کرنے کی تلقین کی۔ لہٰذا ہومیو پیتھ معالج کو چاہیے کہ ہر مریض کو انفرادی طور پر دیکھے اور محض بیماری کے نام کو مدنظر نہ رکھے بلکہ ہر مریض کی اپنی مخصوص علامات کو مدنظر رکھ کر علاج کرے۔

ایکونائٹ کے کرشمے:۔

ایکونائٹم نیپلس Aconitum Napellus ایک ایسی دوا ہے جو کسی قسم کی ایمرجنسی میں جہاں موت کا خوف طاری ہو، میں زندگی بچانے والی دوا (Life Saving Remedy) کی حیثیت رکھتی ہے اور صرف ایک خوراک زندگی بچا سکتی ہے اور خوف ختم ہو جاتا ہے۔ طالب علموں کو امتحان کا خوف، عدالت میں پیشی کا خوف، کسی انٹرویو میں پیش ہونے کا خوف جس میں اعصاب بری طرح متاثر ہوتے ہیں، میں یہ دوا اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ میں نے اس دوا کو بے شمار دفعہ آزمایا ہے امتحان یا پیشی سے کچھ دیر پہلے ایک خوراک 30 میں دینے سے تمام خوف ختم ہو جاتا ہے اور مریض خود اعتمادی میں اضافے کے ساتھ کامیابی سے تمام مراحل طے کر لیتا ہے۔ امتحان کے لئے تو میں اتنی دفعہ کامیابی سے استعمال کرا چکا ہوں کہ اکثر سٹوڈنٹس نے اس دوا کا نام" امتحان پاس کرنے والی دوا " رکھ دیا ہے۔ میرے ایک دوست ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک کے ایک مریض کو جو سینے کے درد کی شدت سے کراہ رہا تھا اور چلا رہا تھا کہ میں اب زندہ نہیں بچوں گا، کو ہسپتال لے جانے سے پہلے ایک خوراک ایکونائٹ دے دی۔ ہسپتال پہنچنے پر مریض پُرسکون تھا اور اس کی حالت بہتر ہو چکی تھی۔ لہٰذا بیماری کچھ بھی ہو یا کوئی بیماری نہ بھی ہو، کسی بھی وجہ سے خوف طاری ہو تو ایکونائٹ 30 ضرور دیں۔ یہ بے ضرر دوا ہے جو بار بار دہرائی جا سکتی ہے۔ یہ دوا 1x، 3x اور 30 میں دی جا سکتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ محض اندازے لگانے کی بجائے پنڈولم کی مدد سے پوٹینسی کی تصدیق کر لی جائے، کیونکہ بعض ایمرجنسی کیسز (Cases) میں اندازے لگانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ بعض معالج امتحان کے خوف کو زائل کرنے کے لئے

انا کارڈیم یا سلیشیا بھی دیتے ہیں۔

چند حاد اور مزمن امراض کے فارمولے:۔

ذیل میں کچھ حاد امراض کے علاج کے لئے آزمودہ فارمولے اور طریقے تحریر کئے جارہے ہیں جو کافی کامیاب ثابت ہوئے ہیں:۔

نظام ہضم کی بیماریوں کا علاج:۔

اسہال (Diarrhoea) کا علاج:۔

حاد یا مزمن اسہال کا مرض، جس میں پیٹ کا درد یا پیچش بھی ہو، کے لئے مندرجہ ذیل فارمولا بہتر اثر دکھاتا ہے:۔

Arsenicum Alb 30, Chamomilla 30, Ipecac 30, Colocynthis 30, Chinium Arsenic 30

خوراک:۔حاد کیس میں شروع میں 2 گھنٹے کے وقفہ سے تین خوراک دیں۔ پھر 4 گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔ شروع میں Veratrum Alb 30 کی ایک خوراک دیں۔ دوسرے دن صبح۔ دوپہر۔ شام دیں۔

مزمن کیس میں پہلے دن چار گھنٹے کے وقفہ سے دیں پھر روزانہ صبح۔ دوپہر۔ شام دیں جب تک مکمل شفاء نہ ہو جائے۔ اس دوران روزانہ ایک خوراک Veratrum Alb 30 دیں۔ پیٹ کا درد ختم ہو جائے تو Colocynthis 30 نکال دیں۔ اگر جسم میں پانی کی کمی نہ ہو تو دوسرے دن Arsenicum Alb نکال دیں۔

تبخیر معدہ (Gastritis) کا علاج:۔

ہمارے ملک میں معدے کی گیس، تیزابیت وغیرہ کی شکایت بہت عام ہے۔ خوش خوراکی، ملاوٹ شدہ خوراک، ورزش کی کمی، تن آسان زندگی وغیرہ اس کی بنیادی وجوہات ہیں۔ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اگر گیس شروع ہو تو یہ Pyloric Stenosis کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی وجہ ایک بیکٹیریا Helicobacter Pylori ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فارمولا چند ہفتے یا ماہ تک دینے سے یہ شکایت ختم ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ سادہ غذا استعمال کی جائے اور کھانے کے 2 گھنٹے بعد آہستہ آہستہ چند کلومیٹر پیدل چلا جائے:۔

Ipecac 30, Nux Vomica 30, Podophyllum 30

اس فارمولے کی ایک خوراک رات سونے سے پہلے دینے سے غیر ہضم شدہ غذا فوراً ہضم ہو جاتی ہے جس سے نیند بھی اچھی آتی ہے اور مریض صبح جاگتے وقت ہشاش بشاش ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ اگر رات کا کھانا کھا کر جلدی سو جائیں تو غیر ہضم شدہ غذا معدے میں تبخیر کا باعث بنتی ہے جس سے پہلے تو نیند آ جاتی ہے لیکن ڈیڑھ یا دو گھنٹے بعد مریض جاگ اٹھتا ہے اور پھر نیند نہیں آتی۔ گیس کی زیادتی کی صورت میں بعض اوقات دل کی تیز دھڑکن کے ساتھ، گھبراہٹ اور پسینہ بھی آتا ہے۔ اس وقت اگر پانی کے دو گھونٹ پی کر تھوڑی دیر ٹہل لیا جائے تو یہ علامات ختم ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ کھانے کے تین یا چار گھنٹے بعد بستر پر جاتے ہیں اور اس سے پہلے 3-2 کلومیٹر پیدل چلتے ہیں تو انہیں مندرجہ بالا فارمولے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

معدے کے السر کا علاج:۔

معدے کے السر کے لئے Ipecac 30 صبح۔ دوپہر۔ شام اور کھانے کے بعد Nux Vomica 30 6-8 ہفتے تک دیں۔ مناسب غذا اور پرہیز انتہائی ضروری ہے ورنہ السر ختم نہیں ہوتا۔ غذا میں ہر قسم کے مرچ مصالحے، ترش اشیاء اور کولڈ ڈرنک، بازاری اشیاء مثلاً مٹھائیاں، بیکری کی اشیاء، چاول، ماش کی دال، گوبھی، آلو استعمال نہ کریں۔ مریض نہ تو پیٹ بھر کر کھائے اور نہ خالی پیٹ رہے۔ الکلی والی غذائیں مثلاً سبزیاں اور دودھ زیادہ استعمال کریں لیکن تھوڑی تھوڑی دیر بعد کم مقدار میں لیں۔ مکمل گندم (Whole Wheat) کے آٹے کی روٹی جس میں سے چوکر وغیرہ نکالا نہ گیا ہوا استعمال کریں۔

پتے کی پتھری (Cholelithiasis) کا علاج:۔

پتے کی پتھری، گیس، اپھارہ، متلی وغیرہ پیدا کرتی ہے لیکن اس کی علامات متفرق (Varied) اور گمراہ کرنے والی (Misleading) ہوتی ہیں مثلاً کچھ لوگوں کو معدے کی جگہ (Epigastrium) پر درد ہوتا ہے۔ کچھ کو دائیں جانب، یا دائیں سے پیچھے کی جانب (Rt. Hypocondrium)، یا دائیں کندھے میں درد ہوتا ہے، یا درد نہیں ہوتا صرف پیٹ پھولا ہوا اور ہوا سے بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو کھانے کے بعد معدے کے مقام پر جلن ہوتی ہے۔ اگر معدے میں السر ہو تو بھی یہ علامت ہوتی ہے۔ بعض اوقات اگر پتے کی پتھری نرم حالت میں (Soft) ہو تو الٹرا ساؤنڈ میں نہیں آئے گی لیکن اس کی موجودگی تکلیف دہ صورت حال سے دو چار کر دیتی ہے۔ اگر ریڈیانک سسٹم کے ذریعے تشخیص کی جائے تو پتھری کسی

بھی حالت میں ہوتو آسانی سے detect ہو جاتی ہے اور علاج آسان ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل فارمولا دینے سے چند ہفتے میں پتے کی پتھری یا پتھریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ معدے کی جلن یا درد کی صورت میں 2 سے 4 گھنٹے کے وقفے سے 5-6 دن دیں۔ پھر صبح۔ دوپہر۔ شام دیں:۔

Cholesterinum 6x, Chionanthus 6x, Nat. Sulph. 6x

کینسر کا علاج:۔

کینسر کے کیس میں علاج شروع کرنے سے پہلے Carcinosinum 200 کی ایک خوراک روزانہ تین دن دیں پھر علامات کے مطابق علاج کریں۔ صرف تین دن یہ نوسوڈ دینے سے اس کا اثر کئی ماہ تک رہتا ہے۔ کینسر کی رسولی میں یہ ادویات دی جاسکتی ہیں:۔

Cobra 8x, Radium Bromat 8x, Scrofularia Nod., 1x, Acid Lact. 4x

ٹائیفائیڈ اور ملیریا کا علاج:۔

(ا) ٹائیفائیڈ بخار کا علاج شروع کرنے سے پہلے ایک خوراک Baptisia 30 ضرور دیں۔ اس کے بعد دیگر ادویات مثلاً رس ٹاکس، آرسینکم، بیلاڈونا وغیرہ علامات کے مطابق دیں۔

(ب) ملیریا میں پہلے Eupatorium Perf. 3x اور Chinium Sulph 3x کا فارمولا بنا کر ایک گھنٹے کے وقفہ سے 4 یا 5 دفعہ دیں۔ پھر دیگر ادویات مثلاً China 30، Ipecac 30 وغیرہ دے سکتے ہیں۔ شروع میں اگر کپکپی ہوتو ایک خوراک Carbo Veg 30 دیں۔ Relapsing Fever کی صورت میں Cedron دے سکتے ہیں۔ پرانے اور دبے ہوئے ملیریا کو ختم کرنے کے لئے تلی پر ضرور غور کریں پیٹ کے بائیں جانب پسلی کے نیچے درد ہوتو سمجھیں کہ ملیریا کے Parasites نے تلی کو متاثر کیا ہوا ہے۔ جب تک تلی کا علاج نہ کیا جائے ، دبا ہوا ملیریا ختم نہیں ہوگا۔ اس کے لئے بہترین ریمیڈیز Chionanthus 6x یا Ceanothus 8x ہیں جو صبح۔ دوپہر۔ شام 2 سے 3 ہفتے تک دینی چاہئیں۔

ذیابیطس کی پیچیدگیوں کا علاج:۔

ذیابیطس کے مریضوں کو بعض اوقات پاؤں میں زخم (Carbuncle) بن جاتے ہیں یا چوٹ لگنے کی وجہ سے زخم ٹھیک نہیں ہوتے۔کاربنکل بننے کی وجہ ٹانگوں کی شریانوں اور وریدوں میں فاسد مادے (Thrombosis) جمع ہونے سے دوران خون کی کمی ہو جاتی ہے لہٰذا سب سے پہلے دوران خون کو نارمل کرنے کی ادویات مریض کی Constitution کے مطابق دینی چاہئیں۔زخم یا کاربنکل کے لئے آرنیکا 30 بہترین کام کرتی ہے۔دوا صبح۔دوپہر۔شام دی جانی چاہیے جب تک زخم ختم نہ ہو جائے۔اگر کاربنکل کا فوری علاج نہ کیا جائے تو گینگرین (Gangrene) بننے کا خطرہ ہوتا ہے۔عام مروّجہ طریقہ علاج میں گینگرین کی صورت میں متاثرہ اعضاء کو کاٹ دیا جاتا ہے لیکن ہومیوپیتھی میں Crotalus Horridus کی صورت میں بہترین ریمیڈی موجود ہے جو 6x میں آرنیکا 30 کے ساتھ، چار گھنٹے کے وقفے سے دینے سے گینگرین کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور چند ہفتوں میں ختم ہو جاتا ہے۔یہ میرا آزمودہ فارمولا ہے لیکن دوران خون کو نارمل کرنا ضروری ہے ورنہ دوبارہ کاربنکل بننے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

(ذیابیطس اور اس کی پیچیدگیوں کے علاج کا طریقہ اینڈوکرائن سسٹم کے باب میں بھی دیا گیا ہے)

عورتوں کے چہرے پر فالتو بالوں (Hirsutism) کا علاج:۔

نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کے چہرے اور جسم کے دوسرے حصوں پر غیر ضروری بال پیدا ہو جاتے ہیں اور چہرے یا جسم پر کیل (Acne) بھی نکل آتے ہیں اس بیماری کو Hirsutism کہتے ہیں جو Androgenic ہارمون کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔یہ بیماری اکثر بیضہ دانیوں (Ovaries) یا Pituitary Gland کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔لیکن بڑی عمر کی عورتوں میں سن یاس (Menopause) کے بعد Androgenic ہارمون کی زیادتی ہو جاتی ہے تو فالتو بال نکل آتے ہیں اور آواز بھاری ہو جاتی ہے۔دیگر کسی مروجہ طریقہ علاج میں اس بیماری کا کوئی علاج نہیں لیکن میرے تجربے کے مطابق Thuja 1M شروع میں روزانہ ایک خوراک ایک ہفتہ تک دینے اور پھر ہفتے میں ایک خوراک کچھ عرصہ تک دینے سے یہ مرض جڑ سے ختم ہو جاتا ہے۔عرصۂ علاج بیماری کی شدت

اور عمر پر منحصر ہے۔

انفلوئنزا اور گلے کی خرابی کا علاج:۔

انفلوئنزا اور گلے کی خرابی یا انفیکشن ہمارے ہاں عام بیماری ہے۔اس کے ساتھ اکثر نزلہ، زکام، سر درد، بخار اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔مندرجہ ذیل فارمولا ایک سے تین دن تک دینے سے مکمل شفا ہو جاتی ہے:۔

Arsenic Alb 30, Bryonia 30, Carbo Veg 30, Allium Cepa 30, Rhus Tox 30, Euphrasia 3x, Teucrium Mar 3x

انفیکشن کی وجہ سے اگر بخار بھی ہو تو اس میں Hepar Sulph 30 کا اضافہ کریں۔ یہ فارمولا .2 Gr کی ڈسکٹ میں بنا کر پہلے دن 4 گھنٹے بعد دیں۔دوسرے دن Carbo Veg اور Arsenic Alb نکال دیں۔اگر ناک بہنا بند ہو جائے تو Allium Cepa اور اگر آنکھوں سے پانی بند ہو جائے تو Euphrasia بھی نکال دیں۔باقی فارمولا 2 یا 3 دن دینے سے مکمل شفا ہو گی۔صرف انفلوئنزا کی صورت میں ایکونائٹ، نیٹرم سلف، جیلسی میم، امونیا 30، یوپیٹوریم پرف 3x دو یا تین گھنٹے بعد دہرائیں۔

ہائی بلڈ پریشر (Hypertension) کا علاج:۔

ہائی بلڈ پریشر کے لئے مندرجہ ذیل آزمودہ فارمولے ہیں۔عام خوراک صبح۔دوپہر۔شام ہے:۔

(ا) Belladonna 30, Glonoine 30, Silicea Marina 30, Sumbul 30, Aurum Mur 30

(ب) Glonoine 30, Sumbul 30, Guaiacum 30, Crataegus 30

شریانوں میں Thrombosis کی صورت میں Cholestrin 30 کا اضافہ کریں تاکہ Blood Clotting نہ ہو سکے۔

ان فارمولوں سے بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔لیکن اگر بیماری مزمن ہے یعنی Essential Hypertension ہے تو اس کے مکمل خاتمے کے لئے مرض کا مکمل تشخیصی تجزیہ (Diagnostic Analysis) بذریعہ ریڈیانک سسٹم کیا جائے جس میں مریض

کے دل کی کیفیت، خاص طور پر Diastolic ، Systolic Function، گردوں کا فعل جس میں Renin اور Hypertensin ہارمون کی کمی بیشی، شریانوں کی خرابی Fatty Liver ، Arteriosclerosis، ایڈرینل گلینڈز کی کارکردگی اور کولیسٹرول کا جائزہ لے کر علاج کیا جائے تو مرض چند ماہ میں ختم ہوسکتا ہے اور تمام عمر ادویات سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو نمک اور چکنائی کم استعمال کرنے کی ہدایت کریں۔

ہرنیا (Hernia) کا علاج:۔

Abdominal Hernia جس میں پیٹ درد کی شکایت ہوتی ہے۔ Nux Vomica 30 ، 4 گھنٹے کے وقفہ سے یا صبح۔ دوپہر۔ شام دینے سے چند دنوں یا ہفتوں میں مرض ختم ہو جاتا ہے۔ مریض کو وزن اٹھانے یا مشقت والا کام کرنے سے منع کریں۔

انتڑیوں کی بیماریوں کا علاج:۔

اکثر بچوں یا بالغوں میں چڑ چڑا پن ہو جاتا ہے یا بلغیر وجہ کے غصہ آتا ہے۔ یہ انتڑیوں کی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے جو اعصابی نظام کو متاثر کرتی ہے۔ اس سے کمزوری اور خون کی کمی بھی ہو جاتی ہے۔ عام طور پر یہ بیماری ایک جراثیم Compylobacter Jejuni کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ریڈیانک سسٹم پر مرض اور بیکٹیریا کی تشخیص کر کے علاج کرنے سے چند ہفتوں میں بیماری ختم ہو جاتی ہے اور چڑ چڑا پن بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے عام ریمیڈی Chamomilla 30 ہے۔

جنسی کمزوری اور پروسٹیٹ کی بیماری کا سادہ علاج:۔

جنسی کمزوری اور پراسٹیٹ کی خرابی کے لئے مندرجہ ذیل فارمولے بہت اچھے نتائج دیتے ہیں۔ یہ نہایت بے ضرر ہیں اور عرصہ دراز تک استعمال کئے جا سکتے ہیں:۔

(ا) Yohimbinum 3x, Sabal Serrulata 1x, Acid Phos 3x, Staphysagria 3x, Avena Stiva 1x, Agnus Castus 3x

خوراک: 4 گھنٹے کے وقفے سے ایک سے دو ہفتے تک دیں۔

(ب) کسی بھی عمر کے مردوں کے لئے:۔

Yohimbinum 3x, Sabal Serrulata 1x, Zingiber 3x

خوراک: 4 گھنٹوں کے وقفے سے عرصہ دراز تک دے سکتے ہیں۔

(ج) زیادہ عمر کے مردوں کے لئے:۔

Kali Phos 6x, Yohimbinum 3x, Sabal Serrulata 1x

خوراک: عام طور پر 4 گھنٹے کے وقفے سے دینی چاہیے۔لیکن 50 سال سے زیادہ عمر کے مرد اگر روزانہ صبح۔دوپہر۔شام لیں تو انہیں پروسٹیٹ کے بڑھنے کا خطرہ بھی نہ ہوگا اور جنسی طاقت بھی بہتر رہے گی۔اس سے Androgenic ہارمون (جس کی کمی سے پروسٹیٹ بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں) کی کمی بھی دور ہو جاتی ہے۔سرعت انزال کی صورت میں Zingiber 3x ایک ہفتہ تک 4 گھنٹے کے وقفے سے لیں۔

بالوں کے گرنے کا علاج:۔

بالوں کے گرنے کی شکایت Alopecia نامی بیماری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔اس کے لئے مندرجہ ذیل فارمولا بہت کارگر ثابت ہوا ہے:۔

Selenium 30, Oophorinum 6, Kali Mur 6x

خوراک: صبح۔دوپہر۔شام دیں۔جب بال گرنا بند ہو جائیں تو دوا بند کر دیں۔مرغن اور چکنائی والی اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔شیمپو کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں۔

اعصابی عوارض کا علاج:۔

ٹینشن اور stress کے اس دور میں ہر دوسرا انسان اعصابی عوارض میں مبتلا ہے۔جس کی وجہ دماغی و جسمانی تھکاوٹ، کمزوری ، چڑچڑاپن ، خوف، Anxiety، Stress، Depression، سردرد، دل کے عوارض، قبض، بھوک کی کمی، معدے کی گیس، رعشہ، فالج ، بے خوابی، وغیرہ کی شکایات عام ہوتی ہیں۔

اعصابی بیماریوں کے لئے کچھ فارمولے درج ذیل ہیں:۔

(ا) اعصابی کمزوری کے لئے کالی فاس 3x یا 6x بہترین ریمیڈی ہے۔اس کے علاوہ اگنیشیا 30، انا کارڈیم 30 یا 200 بھی دی جا سکتی ہیں۔

خوراک روزانہ 4 گھنٹے کے وقفے سے ایک ہفتہ۔اس کے بعد روزانہ صبح۔دوپہر۔شام جب تک مرض ختم نہ ہو جائے۔

(ب) اگر اعصابی نظام کی خرابی کی وجہ گیس اور نظام ہضم کے عوارض ہوں:۔

Anacardium 30, Ipecac 30, Arsenic Alb 30, Merc Sol 30

خوراک:۔صبح۔دوپہر۔شام 2 یا 3 دن دیں۔

(ج) Nervous Breakdown کی وجہ سے دماغی وجسمانی عوارض کے لئے:۔

Silicea Mar 12x, Kali Phos 3x, Mag Phos 6x, Zinc Phos 30x, Anacardium 30

خوراک:۔شروع میں 4 گھنٹے کے وقفہ سے۔جب مریض کی حالت بہتر ہو جائے تو صبح۔دوپہر۔شام دیں۔

دل کی بیماریوں کا علاج:۔

دل کے عوارض کی کئی وجوہات ہیں۔آج کل ایک رواج پڑ گیا ہے کہ محض چکنائی دار اشیاء کے استعمال کو ہی دل کی بیماریوں کی وجوہات سمجھ لیا جاتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ چکنائی دار اشیاء کے استعمال سے دل کی بیماریاں لاحق ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں لیکن ہر ایک کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگوں کی Lipid Profile نارمل رہتی ہے وہ پیدل بھی بہت چلتے ہیں چکنائی بالکل استعمال نہیں کرتے لیکن پھر بھی ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے۔ ہارٹ اٹیک یا دل کے عوارض کی کئی وجوہات ہوتی ہیں مثلاً دل کی شریانوں (Coronary Arteries) میں دوران خون میں رکاوٹ جو کولیسٹرول کے بڑھنے اور ان شریانوں میں Thrombosis کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان شریانوں میں Calcification یعنی کیلشیم کے جمع ہونے کی وجہ سے بھی رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔خون میں کولیسٹرول کے بڑھنے کی وجہ Fatty Liver ہوسکتا ہے اور کیلشیم جمع ہونے کی وجہ Endocrine System کی خرابی ہوتی ہے۔ Pituitary Gland یا Parathyroid کی خرابی کی وجہ سے جسم کے مختلف حصوں میں بشمول دل کی شریانوں میں کیلشیم جمع ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ اعصابی عوارض، مسلسل stress اور پریشانیوں کی وجہ سے اعصاب زیر بار رہتے ہیں۔جس سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔اس کے علاوہ ایک وائرس Coxsachie Virus B-3 اور Streptococcus Rheumaticus نامی جراثیم بھی دل کی شریانیں اور والو متاثر کرنے اور دل کے عوارض کا باعث بنتے ہیں۔نوے فیصد ہارٹ اٹیک دل کی شریانوں میں دوران خون کی رکاوٹ کی وجہ سے ہوتے ہیں جس کو Myocardial Infarction (MI) کہتے ہیں۔عام طریقہ علاج میں دل کا بائی پاس کر

کے یا انجیو پلاسٹی کے ذریعے یہ رکاوٹ دور کردی جاتی ہے۔لیکن دل کی شریانوں میں دوران خون کی رکاوٹ تو ایک علامت ہے جو متذکرہ بالا وجوہات سے پیدا ہوتی ہے۔مریض کو بقایا زندگی مختلف ادویات پر رکھا جاتا ہے کیونکہ بنیادی وجوہات تو دور نہیں کی جاتیں۔ریڈیانک سسٹم میں یہ سہولت موجود ہے کہ اس کے ذریعے مکمل تشخیص اور بنیادی وجوہات کی نشاندہی کر کے ان کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ہومیوپیتھی میں ایسی ادویات موجود ہیں جو ان بنیادی وجوہات اور ان سے پیدا شدہ دل کے عوارض کو ختم کر دیتی ہیں۔(ان ادویات کا ذکر عضویاتی ادویات کے باب میں کیا گیا ہے) بشرطیکہ ریڈیانکس کی مدد سے تشخیصی تجزیہ (Diagnostic Analysis) کرنے کے بعد علاج کیا جائے:۔

دل کے مختلف عوارض کے لئے چند فارمولے درج ذیل ہیں:۔

(ا) دل کا بڑھ جانا، والو کی خرابیاں اور Myocardium کی کمزوری وغیرہ۔

Crataegus 3x, Cactus G 1x, Arsenic Alb 30, Digitalis 6x

خوراک:۔صبح۔دوپہر۔شام۔مرض کی شدت کے مطابق 2 یا 4 گھنٹے کے وقفے سے دی جاسکتی ہے۔

(ب) اعصابی نظام کی خرابی کی وجہ سے دل کے عوارض:۔

Kali Phos 6x, Ignatia 30, Cactus G 1x, Crataegus 3x, Aurum Mur 6x

خوراک:۔صبح۔دوپہر۔شام۔مرض کی شدت کے مطابق 2 یا 4 گھنٹے کے وقفے سے بھی دی جاسکتی ہے۔

(د) شریانوں میں دوران خون کی کمی وغیرہ:۔

Barium Iodide 6x, Cactus G 3x, Crataegus 3x

خوراک:۔ صبح۔دوپہر۔شام۔مرض کی شدت کے مطابق 2 یا 4 گھنٹے کے وقفہ سے دی جاسکتی ہے۔

مرگی (Epilepsy) کا علاج:۔

مرگی کے دورے، تشنج، بے ہوشی وغیرہ دماغی عوارض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔اس کی وجہ

ایک وائرس بھی ہے جس کو Coxsachie Virus A-7 کہتے ہیں:۔ مرگی کے مرض کے لئے مندرجہ ذیل فارمولا بہت کارگر ثابت ہوا ہے:۔

Bufo 30, Kali Phos 3x, Belladonna 30, Zincum 12x

خوراک:۔ صبح۔ دوپہر۔ شام لمبے عرصہ تک دینی چاہیے۔ اگر مرگی کے دوروں کو روکنے کیلئے ایلوپیتھی کی دوا Epival وغیرہ پہلے سے دی جارہی ہو، تو اس کو بند نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دورے پھر شروع ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور الزام ہومیوپیتھی کی ادویات پر آجاتا ہے۔ مرگی کے مکمل خاتمے کا میرا طریقہ یہ ہے کہ اگر مریض ایلوپیتھی کی کوئی دوا (جو محض دورے روکنے کے لئے ساری عمر استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے) لے رہا ہو تو بند نہیں کرتا۔ مندرجہ بالا فارمولا شروع کردیا جاتا ہے علاج شروع کرنے سے پہلے ریڈیانک سسٹم کے ذریعے مرض کی شدت (Percentage) ریکارڈ کرلی جاتی ہے۔ پھر ہر ماہ ریڈیانک سسٹم کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے کہ مرض کی شدت میں کتنی کمی آئی ہے۔ جب مرض 50% سے کم ہوجاتا ہے تو ایلوپیتھی کی دوا کی ٹیپرنگ (Tapering) کی جاتی ہے اس دوا کی مقدار آدھی کردی جاتی ہے۔ جب مرض 25% رہ جاتا ہے تو اس کی مقدار چوتھائی کردی جاتی ہے۔ جب مرض 10% رہ جاتا ہے تو ایلوپیتھی کی دوا بند کردی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا فارمولا کی خوراک کم کرکے روزانہ ایک دفعہ چند ماہ تک دی جاتی ہے اور مریض کو زیر مشاہدہ رکھا جاتا ہے۔ اگر پھر بھی کوئی دورہ نہیں آتا تو دوا بند کردی جاتی ہے۔ اس طرح اکثر مریضوں کا مکمل علاج کیا جاچکا ہے جو کئی سالوں سے نارمل زندگی گزار رہے ہیں اور اس طرح دوسری ادویات سے بھی چھٹکارا حاصل ہوجاتا ہے۔

جگر کی بیماریوں کا علاج:۔

جگر اور صفرا کے عوارض، جگر کا سکڑ جانا (Cirrhosis)، بھوک کی کمی یا ہیپا ٹائٹس کے لئے درج ذیل فارمولا دیں:۔

Natrum Sulph 6x, Carduus Mar 6x, Chelodinum 1x, China 30, Colocynthis 30

چکنائی اور زیادہ پروٹین والی غذا کی پرہیز ضروری ہے۔

موٹاپے کا علاج:۔

عام طور پر موٹاپے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوتی ہیں:۔

1۔ موروثی یعنی Genetic:۔ اس کا کوئی علاج نہیں لیکن اس کے نقصانات کم پائے گئے ہیں۔

2۔ جگر کی خرابی:۔ اگر جگر Fatty ہوتو جسم میں چربی اور کولیسٹرول زیادہ بنتا ہے جس سے مختلف مہلک بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں اور چربی زیادہ جمع ہونے کی وجہ سے جسم فربہ ہوجاتا ہے۔

3۔ غدودوں کی خرابی:۔ بعض اوقات پچویٹری گلینڈ کی خرابی سے ایک ہارمون جس کو Somatotopic یا Growth Hormone (GH) کہتے ہیں زیادہ بننے سے جسم فربہ ہو جاتا ہے۔ تھائرائڈ گلینڈ کی خرابی سے بھی جسم موٹا ہوجاتا ہے جس کو Myxodema کہتے ہیں۔

علاج:۔

اگر Fatty جگر کی وجہ سے جسم میں چربی زیادہ بن رہی ہے تو مندرجہ ذیل فارمولا کارگر ثابت ہوتا ہے:۔

Natrum Sulph 3x, Calc Carb 6x, Oleum Crotonis6x, Fucus Ves 30

خوراک:۔ صبح۔دوپہر۔شام جب تک ضرورت ہو۔

ضروری ہدایات:۔

کسی بھی حاد یا مزمن مرض کا علاج شروع کرنے سے پہلے ایسے اسباب (Factors) پر غور کرنا ضروری ہے جو بیماری کو پیدا کرنے یا زیادتی کا سبب بن رہے ہیں۔غذا کا factor سب سے اہم ہے اس لئے مرض کے مطابق غذائی پرہیز یا تبدیلیاں ضروری ہیں۔بعض غذائیں کچھ لوگوں کو راس نہیں آتیں مثلاً موٹاپے کے ہر مریض کو ایک جیسی پرہیز نہیں کرانی چاہیے۔ موٹاپے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔کچھ کو Fatty Liver کی وجہ سے موٹاپا ہوتا ہے، کچھ کو Growth Harmone کی زیادتی کی وجہ سے اور کچھ کو Genetic ہوتا ہے۔لہٰذا مرض کی نوعیت کے مطابق غذائی پرہیز کا فیصلہ کرنا چاہیے۔مرض کی دیگر وجوہات میں نفسیاتی مسائل، رہن سہن کے طریقے، ماحولیاتی آلودگی وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہیے تاکہ مکمل شفاء کو یقینی بنایا جاسکے۔

ہومیو پیتھک فرسٹ ایڈ

HOMOEOPATHIC FIRST AID

مندرجہ ذیل معلومات معالجین اور دیگر پڑھے لکھے افراد کی رہنمائی کے لئے دی جارہی ہیں۔ یہ فہرست مکمل نہیں ہے لیکن ماہرین کے مطابق یہاں دی گئی ریمیڈیز بہت مؤثر ہیں۔ میں سیلف میڈیکیشن (Self Medication) کا قائل نہیں اس لئے ہومیوپیتھی کی ادویات صرف کوالیفائیڈ اور رجسٹرڈ ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز کو ہی دینی چاہیں:۔

جانوروں کا کاٹنا (Bite):۔

کتے، بلی، چوہے وغیرہ کے کاٹنے پر لیڈم (Ledum) کے استعمال سے نہ صرف آفاقہ ہوتا ہے بلکہ ٹیٹینس (Tetanus) کا خطرہ بھی ٹل جاتا ہے۔ اس کو ضرورت کے مطابق 200 پوٹینسی میں بار بار استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر پاگل کتے یا کسی جانور نے کاٹا ہو تو ہائیڈروفوبینم 30 (Hydrophobinum-30) صبح۔شام ایک ہفتے تک دینی چاہیے۔ جب تک بخار یا مسہل شروع نہ ہو جائیں۔ ایسے کیس میں کینتھرس 3 بھی فائدے مند ہوتی ہے۔ جلد پر اگر کوئی زخم یا السر بن جائے تو کچھ بھی لگانا نہیں چاہیے۔ اگر مریض کو پہلے سے ہی ہائیڈروفوبیا ہو یا تشنجی دورے پڑتے ہوں تو ہر دورے پر بیلاڈونا دیں۔ اگر دورے جاری رہیں تو ہائیوسائمس (Hyoscyamus) دیں۔ اگر اس سے بھی آرام نہ ہو تو کینتھرس دیں۔ اگر زخم یا پیپ ہو تو آرسینیکم دیں۔ جب زخم ٹھیک نہ ہو رہا ہو اور چبھنے والا درد ہو تو ہائپریکم (Hypericum) دیں۔ بلی کے کاٹنے سے زخموں پر ایسٹک ایسڈ (Acetic Acid) لگائیں اور استعمال بھی کرائیں۔ کتے کے کاٹنے سے جلن، سر درد، چبھن کی صورت میں لائیسن (Lyssin) دیں۔ کتے یا جونک کے کاٹنے سے گینگرین کی صورت میں لیکسس (Lachesis) دیں۔ لیڈم اور کیلنڈولا بیرونی طور پر زخموں پر لگایا بھی جاسکتا ہے۔

مچھر یا زہریلے کیڑوں کا کاٹنا:۔

مچھر یا اس قسم کے اڑنے والے کیڑوں کے کاٹنے والی جگہ پیپر منٹ کا تیل (Peppermint oil) لگائیں۔ علاوہ ازیں لونگ کا تیل یا دارچینی کا تیل لگا سکتے ہیں۔ اگر

کہیں مچھر ہوں تو ان میں سے کوئی تیل ہاتھوں چہرے پر لگانے سے مچھر نزدیک نہیں آئے گا۔
اس کے علاوہ شہد کی مکھی اور بھڑ کے کاٹنے پر بھی یہ تیل لگا سکتے ہیں۔مکڑی، کنکھجورا،بعض اقسام
کے مچھر، کالی چیونٹی وغیرہ کا کاٹنا مہلک ہوسکتا ہے۔عام ڈنگ والے کیڑوں کے کاٹنے کا علاج
لیڈم کے پلستر سے کر سکتے ہیں آدھے گلاس پانی میں لیڈم کی ٹنکچر کے 20 قطرے ڈال کر
لگائیں۔ اگر لیڈم میسر نہیں ہے تو ایلیم سیپا یا پیاز کا پانی لگائیں اس کے علاوہ کیمفر بھی لگائی جاسکتی
ہے اگر Swelling زیادہ ہوجائے تو ایپس، آرنیکا، یا ارٹیکا اُرنس (Urtica Urens)
کی مدر ٹنکچر بیرونی طور پر لگانی چاہیے۔کینتھرس 200 اورآرسینکم بھی اندرونی طور پر دے سکتے
ہیں۔اگر شہد کی مکھی یا کسی اور کیڑے کا ڈنگ اندر رہ جائے تو اسے نکال لینا چاہیے۔شدید تکلیف
کی حالت میں گرم ٹکور کرنی چاہیے۔

سانپ یا بچھو کے ڈسنے اور دیگر زہریلی اشیاء کا علاج:۔

سانپ ،بچھو یا کسی دوسرے زہریلے جانور، چھوت والی بیماری کے جانوروں کے کاٹنے
سے،مردہ جانوروں سے، زہریلی سبزیوں سے یا کسی معدنیات سے کئی قسم کے زہریلے زخم بننے کا
خطرہ ہوتا ہے۔مندرجہ بالا ادویات، خاص طور پر لیڈم 200 دینے سے آفاقہ ہوتا ہے۔سانپ
کے کاٹنے کے زہر کے لئے گلونڈرینا (Golondrina) ایک تریاق (Antidote) ہے
جو جسم کے مدافعتی نظام کو سانپ کے زہر کے مقابلے میں زیادہ طاقتور بناتا ہے۔دوسرے زہریلے
جانوروں کے زہر کے زخم اور زہریلے اثرات کو ختم کرنے کے لئے مناسب تریاق دینے چاہئیں
اس کے لئے کاربولک ایسڈ بیرونی طور پر لگائیں اور نہایت کم پوٹینسی (1x یا 2x) میں
اندرونی طور پر استعمال کرائیں۔

جھلس یا جل جانے کا علاج (Burns):۔

جلنے کی صورت میں کینتھرس 30 پانی میں ملا کر ایک چائے کا چمچ 2 یا 3 گھنٹے کے
وقفہ سے 24 گھنٹے تک دیں۔ بیرونی طور پر کینتھرس ٹنکچر متاثرہ اعضاء پر لگائیں۔ جلنے والے
پرانے زخموں کے لئے کاسٹیکم 30 اندرونی طور پر دیں۔

گرم پانی یا بھاپ کے زخموں کے لئے:۔

کینتھرس 30 (Cantharis) اندرونی طور پر پانی میں حل کر کے ایک چائے کا چمچ
ہر دو گھنٹے بعد 24 گھنٹے تک دیں۔اس کے ساتھ ہی کینتھرس .M.T متاثرہ جگہ پر لگائیں۔

جلنے کے پرانے زخموں کے لئے کاسیکم 30 دیں۔ ایپس اور ارٹیکا ارینس (Apis & M.T. Urtica Urens) بھی لگائی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ جلنے والے اعضاء پر ایپس اور ارٹیکا ارنس (Urtica Urens) مدر ٹنکچر میں لگائی جاسکتی ہیں۔ ایپس سے جلن ختم ہوجاتی ہے اور ارٹیکا ارنس سے درد ختم ہوجاتا ہے اور زخم جلد ختم ہوجاتے ہیں اگر یہ ادویات نہ ملیں تو جلنے سے پیدا شدہ زخموں پر چھلکا اترا ہوا کچا آلو لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

زخم، چوٹ یا خراش وغیرہ کے لئے (Wounds & Bruises etc):۔

1۔ جسم کے کسی حصے میں چوٹ، زخم، خراش (Bruises)، ایسی رگڑیں جس میں جلد تو سلامت رہتی ہے لیکن جلد کے نیچے بافتوں میں خون جمع ہوجاتا ہے جس کو Contusion کہتے ہیں یا حادثے کی وجہ سے دماغی چوٹ ہو تو آرنیکا سے اچھی کوئی دوا نہیں ہے۔ آرنیکا 30 پوٹینسی میں بار بار دہرائی جانی چاہیے۔ جس قدر چوٹ یا زخم شدید ہو اسی قدر وقفہ کم کریں تو نہ صرف درد ختم ہوجاتا ہے بلکہ زخم بھی جلدی بھرنا شروع ہوجاتا ہے۔ اگر زخم کھلا ہوا نہ ہو تو آرنیکا کی کریم لگائی بھی جاسکتی ہے۔ پرانے زخموں میں آرنیکا 200 ہر ہفتے دینی چاہیے جب تک زخم ٹھیک نہ ہوجائے۔ اس کے بعد رس ٹاکس 30 بھی دی جاسکتی ہے۔

2۔ ہڈی ٹوٹ جائے یا صرف Crack یا Hairline Fracture ہو جائے تو ہومیوپیتھی میں سمفائٹم بہترین دوا ہے جو 30 پوٹینسی میں بار بار دہرائی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ آرنیکا 30 دینے سے درد بھی ختم ہوجاتا ہے اور ہڈی کا جوڑ جلد بھر جاتا ہے۔ ہڈی جوڑنے کیلئے کلکیر یا فاس 6x میں بار بار دہرانے سے بہترین نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے (Eye Ball) کی چوٹ میں بھی کلکیر یا فاس 6x میں دینی چاہیے۔

3۔ اعصابی چوٹ یا زخم، ایسے حصے پر چوٹ جہاں اعصاب زیادہ ہوں، مثلاً انگلیوں کے سرے، ریڑھ کی ہڈی وغیرہ، کے لیے ہائپیریکم بہترین دوا ہے جو 3x میں بار بار دہرائی جانی چاہیے۔ اس سے اعصاب کی چوٹ، زخم یا کسی اور وجہ سے اعصابی درد بہت جلد ختم ہوجاتے ہیں۔

4۔ وزن اٹھانے یا بازو زیادہ پھیلانے سے پٹھوں یا کمر میں موچ (Spinal Sprain) آجاتی ہے۔ اس کے لئے Rhus Tox، 30 یا 200 پوٹینسی میں دو گھنٹے بعد چند

دفعہ دینے سے موچ ختم ہو جاتی ہے۔

5- ایسے زخم جن میں جلد کٹ جائے اور خون بہنا شروع ہو جائے تو کیلنڈولا مدر ٹنکچر نیم گرم پانی میں ملا کر لگانے سے بہتا خون رک جاتا ہے۔ اندرونی طور پر بھی کیلنڈولا 30 دینا مفید ہوتا ہے اور آرنیکا کے ساتھ دینے سے زخم جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

6- خون کی شریانوں کے زخموں کیلئے بیلس پرینس (Bellis Perennis) بہترین دوا ہے۔

7- پرانی موچ، پرانی خراش، ہڈیوں، جوڑوں یا Cartilage میں درد، کلائی یا ٹخنے میں موچ کیلئے روٹا 30 بہترین کام کرتی ہے۔

8- خون کے بہاؤ (Haemorrhage) کو، بیرونی یا اندرونی طور پر، روکنے کے لئے فیرم فاس 6x بہترین دوا ہے۔ اندرونی طور پر بھی دی جا سکتی ہے اور اس کا پاؤڈر زخموں پر لگانے سے بہتا خون (Bleeding) رک جاتا ہے۔ اس کے ساتھ آرنیکا 30 دینی چاہیے۔

9- حادثہ میں ایسی چوٹ، رگڑ یا خراش جس میں جلد کٹ جائے، یا کسی تیز یا نوک دار آلے کے زخم، یا مچھر، کیڑے یا چھوٹے جانوروں کے کاٹنے کی وجہ سے زخموں کی صورت میں لیڈم 200 دینے سے نہ صرف زخم جلد ختم ہو جاتا ہے بلکہ ٹیٹنس (Tetanus) کا خطرہ بھی ٹل جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں لیڈم بہترین Anti-Tetanus دوا ہے۔

10- تیز دھار والے آلے کے زخم، یا شیشے سے زخم کے لئے سٹیفیسگیر یا 30 بہترین دوا ہے جو بار بار دینے سے زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے اور درد بھی ختم ہو جاتا ہے۔ سرجیکل آپریشن کے بعد اس دوا کی ایک خوراک دینے سے مریض آپریشن کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں (Post-Operative Complications) سے محفوظ رہتا ہے۔

مختلف ادویات (Drugs) کے زہریلے اثرات:۔

افیون اور گانجا:۔

افیون اور گانجا کے برے اثرات کو ختم کرنے کے لئے بیلاڈونا 30 پانی میں ملا کر ایک چمچ دو یا تین گھنٹے بعد چند دفعہ دیں۔ مزمن حالت میں نکس وامیکا 30 اور اس کے بعد سلفر 30، اور اس کے بعد پلمبم 200 یا ایلومینا 200 دیں۔ بچوں میں ان ادویات (Drugs) کے

برے اثرات ختم کرنے کے لئے پلمم 200 یا ایلومینا 200 دے سکتے ہیں۔

Hydrate of Chloral:۔

اکثر ایلوپیتھ ڈاکٹر سکون اور نیند لانے کے لئے دیتے ہیں اگر یہ زیادہ عرصہ تک لی جائے تو اس کے مضر اثرات ہو سکتے ہیں لمبے عرصے تک اس کا استعمال انتہائی مہلک ہو سکتا ہے۔اس کے مضر اثرات کو ختم کرنے کے لئے بیلاڈونا 30 بار بار دہرائیں۔ایسے مزمن اثرات جس میں جاگتے رہنا، سانس کی تنگی یا جلد پر پھوڑے پھنسی کے لئے سلفر 200 دیں۔

کونین (Quinine):۔

یہ دوا بخار اتارنے کے لئے عام استعمال ہوتی ہے۔اس سے عارضی آفاقہ ہوتا ہے لیکن بخار اندر دب جاتے ہیں اور کئی مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ہومیوپیتھی میں اس کے لئے اپیکاک بہترین ریمیڈی ہے۔اگر جوڑوں کے درد، بھاری پن، تھکاوٹ، تمام اعضاء اور ہڈیوں میں درد ہوں تو آرنیکا دینی چاہیے۔اگر قبض یا مسہل کی شکایت ہو، جسم ٹھنڈا ہو، ٹھنڈے پسینے ہوں تو ویراٹرم دیں۔چہرہ سرخ، سر کی طرف دوران خون زیادہ ہو، سر چہرے اور دانتوں میں درد ہو تو بیلاڈونا دیں۔ٹانگوں میں السر، استسقاء (Dropsy) کھانسی، یا سانس کی تنگی ہو تو آرسینیکم دیں۔استسقاء (Dropsy) اور سوجن پر رسٹاکس دیں۔

ڈیجیٹالس (Digitalis):۔

دل کے مریضوں میں اس دوا کے بداثرات کو ختم کرنے کے لئے گلونائن، اوپیم، نکس وامیکا یا اگنیشیا دے سکتے ہیں۔لیکن چائنا دینے کی صورت میں احتیاط لازمی ہے۔

میگنیشیا سالٹ یا ایپسم سالٹ (Magnesia Salt or Epsom Salt):۔

اس کے استعمال سے اگر قبض کی سی صورت حال ہو جائے اور 24 گھنٹے کے بعد بھی پاخانے کی حاجت نہ ہو تو نکس وامیکا دیں۔درد کی شدت اور تیز بخار کی صورت میں آرسینیکم دیں۔

کیسٹر آئل (Castor Oil):۔

اگر کیسٹر آئل دینے کے بعد بھی پاخانہ نہ آئے تو برائی اونیا دیں۔

سلفر، آئیوڈین اور آئیوڈائڈ آف پوٹاشیم:۔

(Sulphur, Iodine & Iodide of Potassium):

ان کے برے اثرات کی وجہ سے جلد پر پھوڑے پھنسیاں ہوں تو مرکیورلیس یا پلساٹیلا دیں

اور اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو آرسینکم دیں۔ اگر مریض آئیوڈین کے بد اثرات میں مبتلا ہو یا کھانسی کے لئے ایسی دوا لی ہو جس میں Iodide of Potassium ہو تو ہیپر سلف 6 دیں۔

پارہ (Mercury):-

ایسی ادویات جن میں یہ عنصر شامل ہو (مثلاً آنکھوں کے لئے Calomel or Yellow Ointment وغیرہ) تو اس کے برے اثرات کے لئے ہیپر سلف 6 مفید ہے۔ یہ کام نہ کرے تو بیلا ڈونا دیں۔ اگر مرکری لمبے عرصے تک استعمال کی ہو اور شکایت مکمل طور پر رفع نہ ہوئی ہو تو سلفر دیں۔

سیسہ (Lead):-

یہ دھات اکثر لوشن وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے۔ دونوں بیرونی اور اندرونی طور پر اس کا استعمال خطرناک ہے۔ جس سے قبض، درد قولنج، کھانسی اور پھیپھڑوں کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے بد اثرات کو ختم کرنے کے لئے اوپیم یا گلونائن بار بار دیں اور اور اس کے بعد نکس وامیکا یا بیلا ڈونا دیں۔ اگر بعد میں ضرورت پڑے تو مرکیوریس یا پلاٹینا دیں۔

آرسینک (Arsenic):-

ایسی ادویات جن میں آرسینک ہو (جو بخار اتارنے کے لئے جب کونین کام نہ کرے، یا دوسری جلدی بیماریوں یا کینسر کے لئے دی جاتی رہی ہو) کی وجہ سے مرض بڑھ جائے تو اپیکاک دیں۔ اگر یہ کام نہ کرے تو ہیپر سلف دیں۔

فولاد (Iron):-

فولاد والی ادویات اکثر اوقات نوبتی بخار (Intermittent Fever)، خون کی کمی یا پھیپھڑوں کے عوارض کے لئے دی جاتی ہیں۔ لیکن اکثر اوقات یہ ادویات مرض کو بڑھا دیتی ہیں، اس کے لئے پلساٹیلا یا چائنا دیں۔ اگر اس سے بہتری نہ ہو تو پہلے ہیپر سلف دیں اور اس کے بعد اول الذکر ادویات دیں۔

کیڑے مار ادویات:-

Insecticides کے برے اثرات کو ختم کرنے کے لئے پہلے رسٹاکس ریڈ۔6 (Rhus Tox Rad-6) دیں۔ اسکے بعد اکنیشیا 6 (Echinacea)، آرسینیکم 30

Pesticides کے برے اثرات کیلئے ڈاکامارا 6 دیں۔ یہ پاؤں یا
پائیٹرم میور 30 دیں۔
ٹانگوں کی اینٹھن (Cramps) میں بھی مفید ہے۔

تابکاری مادے (Atomic Fallout) کے مضر اثرات:۔

سٹرامونیم 200 (Stramonium) اور اس کے بعد امبراگریسیا
(Ambragrisia-30) دیں۔

صدمہ (Shock) کی صورت میں ہومیوپیتھک ادویات:۔

ایکونائٹ (Aconite):۔

ڈراور خوف کی وجہ سے دماغی صدمہ۔ زرداور خوفزدہ چہرہ۔ گرنے کی وجہ سے چکرآنا۔

اوپیم (Opium):۔

جن بھوت کی وجہ سے خوف یا جنگلی جانوروں کے ڈر سے خوفزدہ۔

آرنیکا (Arnica):۔

دماغی صدمہ (Concussion) کی وجہ سے نیم بے ہوشی یا بصارت اور قوت سماعت کا ختم ہونا۔

کیمفر (Camphor):۔

زخم کی وجہ سے صدمہ۔ بازو اور ٹانگیں ٹھنڈی۔ ہاتھ پیر اور زبان میں لڑکھڑاہٹ۔ کمزوری۔ چھونے پر حساسیت میں اضافہ۔

اگنیشیا (Ignatia):۔

کسی قریبی عزیز کی موت کی وجہ یا اس قسم کی کسی وجہ سے دماغی صدمہ (Mental Shock)۔

کینتھرس (Cantharis):۔

جلنے یا جھلس جانے کی وجہ سے صدمہ۔ اس کا محلول 2x میں دیں اور مدر ٹنکچر متاثرہ جگہ پر لگائیں۔

چائنا (China Off):۔

جب خون کے ضائع ہونے کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر جائے یا (Collapse) ہو جائے۔

ہائپریکم (Hypericum):۔
ڈپریشن کی وجہ سے دماغی صدمہ۔ مریض نہ تو مسکراتا ہے۔ بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔
خوراک یا زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں۔
آپریشن کے سلسلے میں مفید ہومیوپیتھک ادویات:۔
فاسفورس:۔ پیٹ کے آپریشن سے ایک دن پہلے ایک خوراک دینے سے آپریشن کے بعد متلی یا دیگر تکالیف (Distress) سے بچاؤ ہو جاتا ہے ایسے مریضوں کو بھی دی جاتی ہے جن کا آپریشن سے پہلے کافی خون ضائع ہو چکا ہو۔ یہ ریمیڈی نہ صرف کلوروفارم کے اثرات کو ختم کرتی ہے بلکہ بعد میں قے اور متلی کو روکتی ہے۔ یہ کلوروفارم کا قدرتی تریاق (Antidote) ہے۔ یہ دانت نکالنے کے بعد خون کو روکنے کے لئے بھی مفید ہے۔
آرنیکا (Arnica):۔ یہ آپریشن سے پہلے ایک خوراک بعد میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد دینی چاہیے جب تک زخم ختم نہ ہو جائے۔ یہ سر کے زخموں کی وجہ سے سر درد اور آپریشن کے بعد کنٹرول ختم ہونے کی شکایت کو بھی ختم کرتی ہے۔
رسٹاکس (Rhus Tox):۔ آپریشن کے بعد کی شکایات مثلاً جلن، بےچینی وغیرہ کو آرام دیتی ہے۔
پلساٹیلا (Pulsatilla):۔ یہ ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے جو آپریشن کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر لیٹنے اور تازہ ہوا اور بار بار منہ دھونے کی خواہش کرے۔
نکس وامیکا (Nux Vomica):۔ آپریشن کے بعد قے کو روکتی ہے۔ تلخی کو ختم کرتی ہے۔
ایلیم سیپا (Allium Cepa):۔ اعصابی دردوں کو جو جسم کے کسی حصے کو کاٹنے کے بعد پیدا ہوتے ہیں، ختم کرتی ہے۔
امونیا میور (Ammonia Mur):۔ آپریشن سے پیر کے کاٹنے (Amputation) کے بعد پھاڑنے والے درد کے لئے جو بستر پر رات کو زیادہ ہو جائیں اور مالش کرنے سے کم ہو جائیں۔
ہائپریکم (Hypericum):۔ انگلیوں کے کاٹنے کے بعد تیز اور چبھنے والے دردوں کے لئے مفید ہے۔
سٹیفسیگریا (Staphysagria):۔ جب آپریشن کے بعد کاٹنے والے اوزار کا احساس تیز

درد کے ساتھ ہو اس دوا کی ایک خوراک سے ختم ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی کو کھلا کرنے کے بعد کے دردوں کو آرام دیتی ہے۔ آپریشن کے بعد اگر کافی عرصہ گزر جائے تب بھی اس دوا کی ایک خوراک ضرور دینی چاہیے تاکہ آپریشن کا احساس یا اعصابی تکالیف ختم ہو جائیں۔

ویراٹرم البم (Veratrum Album):۔ آپریشن کے بعد سخت تھکاوٹ، نڈھال، ٹھنڈے پسینے اور ٹھنڈا جسم، زرد چہرہ، بےچینی کے لئے مفید ہے۔

کیمفر (Camphor):۔ ورانرم البم کی حالت سے بھی زیادہ شدید حالت میں دینی چاہیے۔ ٹھنڈی سانس۔ کمزور لیکن تیز نبض۔ زبان اور ہونٹوں میں کپکپاہٹ۔ سانس کی کمزوری۔

سٹرونٹیم کارب (.Strontium Carb):۔ آپریشن کے بعد کا صدمہ۔ خون زیادہ بہنے سے کمزوری اور ٹھنڈے پسینے آئیں۔

پائروجینم (Pyrogenium):۔ آپریشن کے بعد کے زخموں میں پیپ یا Septic پیدا ہو جائے۔

ہاضمے کی خرابیاں:۔

فوڈ پوائزننگ (Food Poisoning):۔

فوڈ پوائزننگ یعنی سمّیت خوراک جس میں قے، سر درد، گھبراہٹ، پیٹ کا درد ہو تو پہلے ایک خوراک آرسینک البم 30 دیں۔ اس کے بعد اپیکاک 30 یا 200۔ اگر مرض کی نوعیت شدید ہو تو ہر 15 سے 20 منٹ بعد پانچ، چھ دفعہ دینے سے شفاء ہوگی۔ اگر زیادہ چکنائی والی اشیاء کھانے سے فوڈ پوائزننگ ہوئی ہے تو ساتھ ایک خوراک پلساٹیلا 30 دیں اگر کوئی بادی اشیاء مثلاً چاول، دودھ وغیرہ سے ہوئی ہے تو ایک خوراک مرک سال 30 دیں۔

کافی کے برے اثرات:۔

بےخوابی، سر درد، قبض وغیرہ کے لئے نکس وامیکا 30 دیں۔ اگر کافی پینے کے فوراً بعد دانت کا درد ہو تو کیمومیلا 30 دیں۔ کافی کی عادت ختم کرنے کے لئے نکس وامیکا 30 شام کے بعد کچھ دن دیں۔

تمباکو کے برے اثرات:۔

جس کو تمباکو نوشی کی عادت نہ ہو اسے تمباکو کے برے اثرات سے بچانے کے لئے پلساٹیلا 30 دیں۔ تمباکو نوشی کی عادت کی وجہ سے پیٹ کے عوارض پیدا ہوں تو اگنیشیا 30 یا پلساٹیلا

30 دیں۔تمباکو چبانے کے برے اثرات کے لئے پلساٹیلا 30، نکس وامیکا 30 یا آرسینکم 30 دیں۔

مصالحہ جات کے برے اثرات:۔

مصالحہ جات کے برے اثرات کے لیئے نکس وامیکا 30 دیں۔

کھٹی یا ترش اشیاء کے برے اثرات:۔

جلاب کی صورت میں نکس وامیکا 30 دیں۔بہت زیادہ اشتہا کے لئے آرسینک البم 30 دیں۔میٹھی اشیاء کی تیز خواہش کے لئے سلفر 30 دیں۔کھٹی اشیاء کی بڑھی ہوئی خواہش کے لئے آرسینک البم 30 دیں۔اگر صرف کھٹی اشیاء پینے کی خواہش ہو تو برائی اونیا 30 دیں۔ کھٹی اشیاء سے پیٹ کی خرابی کے لئے آرسینکم البم 30 دیں۔کھٹے پھل کھانے سے جلاب لگیں تو لیکسز 30 دیں۔

دیگر حاد بیماریاں:۔

خارش (Scabies):۔

ایک بہت چھوٹے Parasites جو Sarcoptes یا Acarus Scabie کہلاتے ہیں، کی وجہ سے ہوتی ہے جو جلدی سطح میں پلتے ہیں۔جلد کے نازک حصوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور شدید خارش پیدا کرتے ہیں۔گرم بستر میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ یہ بیماری چھوت والی ہے اور دوسروں کو آسانی سے لگ جاتی ہے۔سلفر اس کی بہترین دوا ہے۔جو 30 یا 200 پوٹینسی میں 2 - 3 دن دینے سے یہ خارش ختم ہو جاتی ہے۔علاوہ ازیں " گندھک آملاسار" کا سفوف ویزلین میں ملا کر پورے جسم پر رات کو لگائیں اور صبح گرم پانی سے غسل کے بعد کپڑے تبدیل کریں۔دو دنوں میں مرض ختم ہو جائے گا۔

آشوبِ چشم (Conjuctivitis):۔

یوفریزیا 3x (Euphrasia) 2 گھنٹے بعد دیں۔24 سے 48 گھنٹوں میں مرض ختم ہو جائیگا۔

آنکھ میں کوئی شے پڑ جائے:۔

ایکونائٹ 30 دو یا تین دفعہ ایک گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔ٹھنڈے پانی سے دن میں 3-4 دفعہ دھوئیں۔

ناک میں کوئی شے پڑ جائے:۔

اگر سامنے نظر آئے تو Forcep سے پکڑ کر نکال دیں۔ دوسری صورت میں چھینک لائیں جس کے لئے دھاگہ ناک میں ڈالیں یا نسوار سنگھائیں۔ اگر یہ شے ناک سے گلے میں چلی گئی ہو تو سرجن کو دکھائیں۔

گلے یا خوراک کی نالی میں کوئی شے چلی جائے:۔

اگر سامنے نظر آ رہی ہو تو انگلی یا Forcep سے نکالیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو گلے میں انگلی ڈال کر قے لائیں۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو رائی (Mustard) کا پاؤڈر زبان کے آخری حصے پر ڈالیں۔ مریض کو الٹا لٹکانے سے بھی یہ شے باہر نکل جاتی ہے۔ پھر بھی کامیابی نہ ہو تو سرجن کو دکھانا ضروری ہوتا ہے۔

مچھلی کا کانٹا گلے میں پھنس جائے:۔

لیموں چوسیں اور منہ میں ڈال کر چبائیں۔ اس سے مچھلی کی ہڈی گل جائے گی۔ اگر لیموں نہ ملے تو سرکہ سے غرارے کریں۔

کان کے درد کے لئے:۔

ایکونائٹ 3x اور پلساٹیلا 3x، 15 منٹ کے وقفے کے بعد دیں۔ اگر درد جاری رہے تو ایک گھنٹے بعد پھر دیں۔

نڈھال ہو کر گر جانا (Collapse):۔

مندرجہ ذیل ادویات بہترین اثر دیتی ہیں:۔

Actea Rack, Arnica, Arsenic Alb., Camphor, Calc., Calc Phos., Carbo Veg., China, Nux Mosch., Moschus, Rumex, Ruta, Veratrum Alb., Xanthox.

سردی لگ جانا، زکام:۔

شروع میں کافور کا جوہر (Spirit of Camphor) ایک چمچ چینی پر چند قطرے ڈال کر دینے سے آفاقہ ہوتا ہے۔ اگر مرض بڑھا ہوا ہو تو مندرجہ ذیل فارمولا 4 گھنٹے بعد دیں:۔

Allium Cepa 30, Aconite 30, Bryonia 30, Kali Carb 6x

رات کے وقت بستر کے قریب ایک کٹا ہوا پیاز رکھ دیں۔ ٹھنڈی و کھٹی اشیاء اور کولڈ ڈرنک

سے پرہیز کریں۔

ایمرجنسی (Emergency) کیسز میں چند تھیراپوٹک (Therapeutic) مشورے:۔

۱۔ برطانیہ میں ایک ماہر ہومیو پیتھ نے ایک واقعہ سنایا۔ ''ایک دفعہ وہ شہر سے دور کسی دوست کے پاس ٹھہرا تھا تو رات کو اس کے دوست کو شدید قسم کی بدہضمی ہوگئی۔ اس کے پاس اس وقت کوئی دوا موجود نہیں تھی وہ باورچی خانے میں گیا تو اسے کاربونیٹ آف سوڈا مل گیا۔ اس نے آدھا چمچ پانی میں ملا کر اسے دیا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔'' واقعہ سنانے کا مقصد یہ تھا کہ ایمرجنسی میں ڈاکٹر کو اپنے طریقہ علاج کے ساتھ چمٹے نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ مریض کو آرام پہنچانے یا جان بچانے کے لئے جو کچھ بھی کرنا پڑے، کرنا چاہیے۔ اگر کسی قسم کی دوا بھی کار گر نہ ہو اور سرجری ہی آخری چارہ ہو تو سرجری کروانے کا مشورہ دیا جائے۔ زندگی بچانے کے لئے اپنے اصولوں پر سختی سے چمٹا نہیں رہنا چاہیے۔

۲۔ اگر مریض شدید تکلیف میں ہو اور آپ کے پاس متعلقہ ریمیڈی یا درست پوٹینسی میں موجود نہ ہو تو جو بھی قریب ترین ریمیڈی موجود ہو وہ دے دیں لیکن کوشش کریں کہ کم پوٹینسی میں دیں تا کہ بار بار دہرایا جاسکے۔

۳۔ ایمرجنسی میں سلفر 200 بار بار نہیں دینی چاہیے۔ اگر یہ کام نہ کرے تو بیسی لینم (Bacillinum) آزما سکتے ہیں۔

۴۔ ہمیشہ بعد کی علامات کا پہلے علاج کرنا چاہیے۔ اس کے بعد پرانی اور اصلی علامات کو ختم کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔

۵۔ کمر درد کے ایسے مریضوں کو، جنہیں ہڈیوں کے ماہر کے پاس جانے یا فزیوتھراپی کرانے کا مشورہ دیا گیا ہو، کا ہومیو پیتھک علاج مندرجہ ذیل ریمیڈیز سے کیا جاسکتا ہے:۔

Arnica, Hypericum, Colchicum, Rhus Tox, Nux Vomica, Cannabis Indi., Anacardium, Conium.

۶۔ بخار کی صورت میں مندرجہ ذیل ریمیڈیز پر غور کیا جاسکتا ہے:۔

Aconite, Anacardium, Baptisia, Belladonna, Cadmium, Sulph., China Sulph., Ferrum Phos., Gelsemium.

۷۔ ایسے کیسز جن میں ایکونائٹ، نکس وامیکا اور پلساٹیلا کی علامات ہوں لیکن یہ ادویات دینے کے باوجود کوئی مثبت نتیجہ نہ نکلے تو سلفر دیں۔

۸۔ موسیکاروں اور گانے والوں اور تقریر کرنے والوں کے گلے (Vocal Cord) کے کھچاؤ یا آواز متاثر ہونے کی صورت میں رس ٹاکس 30 دی جانی چاہیے۔اس قسم کے مزمن امراض میں کلکیر یا کارب بھی دے سکتے ہیں۔

۹۔ آنکھوں کے آگے جالے آنے، جو دھوپ یا تیز روشنی میں بڑھ جائیں، کے لئے نیٹرم میور دینی چاہیے۔

۱۰۔ آنکھوں کا کھچاؤ (Strain)، جو پڑھائی یا سلائی کے کام کی زیادتی سے ہو، یا عینک کے نقصان کی وجہ سے ہو، تو روٹا (Ruta) 200 دیں۔

۱۱۔ بہت زیادہ حیض آنے کے صورت میں 3 یا 4 لیموں کا رس ایک گلاس ٹھنڈے پانی میں ملا کر دینے سے رک جاتا ہے۔ یہ دو یا تین دن تک دیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ گیلی زمین پر سونے کی وجہ سے دردوں کے لئے رسٹاکس دینی چاہیے۔

"The patient does not care about your science; what he wants to know is, can you cure him?"

— A British Doctor

غذا کی اہمیت - جدید تحقیق کی روشنی میں

IMPORTANCE OF DIET IN THE LIGHT OF NEW RESEARCH

صحت کو برقرار رکھنے میں غذا کا کردار:۔

امراض کو ختم کرنے اور صحت کو بحال کرنے کے لئے غذا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ تقریباً 75% بیماریاں مضر اور غلط غذا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ مختلف عادات، رہن سہن کے طریقے اور روزمرہ کی مصروفیات بھی امراض پیدا کرتی ہیں۔ کسی بھی صورت میں غذا کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا غذا پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ مریضوں کو خصوصی طور پر یہ ہدایت دینی چاہیئے کہ مضر صحت، غیر مفید اور آسانی سے ہضم نہ ہونے والی اشیاء غذا کے طور پر استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ ایسی غذائیں نہ تو صحیح طریقے سے ہضم ہوتی ہیں اور نہ ہی جز و بدن بنتی ہیں بلکہ انتڑیوں میں زہریلے مادے پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ جب تک مضر غذا کا استعمال نہ روکا جائے اچھی سے اچھی دوا بھی اپنا پورا اثر نہیں دکھا سکتی۔ ہومیوپیتھی طریقہ علاج میں چونکہ مرض کا نہیں مریض کا علاج کیا جاتا ہے اس لئے ہر اُس عمل (Factor) کو جو صحت یابی میں رکاوٹ ہو، ختم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ صرف قدرتی غذا، قدرتی طریقہ سے تیار کر کے استعمال کرنی چاہیئے۔ جب ہم قدرتی غذا کا ذکر کرتے ہیں تو ہماری مراد وہ غذا ہے جو اپنی قدرتی حالت میں ہو، جس میں کیمیکل شامل نہ کئے گئے ہوں، محفوظ رکھنے والے کیمیکل، کیڑے مار کیمیکل یا کسی اور کیمیکل کی مدد سے تیار کردہ (Processed) نہ ہو۔

کبھی ہم نے سوچا ہے کہ انسان بیمار کیوں ہوتا ہے؟ جانور بیمار کیوں نہیں ہوتے؟ گھروں میں پلنے والے جانور کبھی کبھی بیمار پڑ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی انسان ہی ہے جو اسے پالتا اور خوراک دیتا ہے۔ لیکن جنگلی جانور شاذ و نادر ہی بیمار ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنگلی جانور صرف وہی شے کھائے گا جس کے لئے اس کا معدہ یا نظام ہضم بنا ہے۔ گھاس کھانے والا گھاس ہی کھائے گا۔ گوشت خور صرف گوشت ہی کھائے گا۔ لیکن انسان ایسا جاندار ہے جو ایک وقت میں بے شمار اشیاء اپنے معدے میں ڈالتا ہے۔ ان میں اکثر اشیاء ایسی ہوتی ہیں جن کے لئے اس کا

معدہ یا نظام ہضم نہیں بنا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ قدرت نے جانوروں کو ایک فطری صلاحیت (Instinct) عطا کی ہے جس سے انہیں غذا کا علم ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے لئے فائدہ مند ہے یا نہیں۔ اگر مضر ہوگی تو اسے سونگھ کر چھوڑ دے گا۔ لیکن انسان کو خدا نے عقل اور شعور دے کر کھلا چھوڑ دیا ہے اور اپنی عقل اور سمجھ سے زندگی سنوارنے کا اختیار دے دیا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان اپنی فطری اور غیر فطری خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نت نئے طریقے دریافت کرتا رہتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ غذا انسان کی فطری ضرورت ہے لیکن خواہش بھی۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ کچھ لوگ زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں اور کچھ لوگ کھانے کے لئے زندہ رہتے ہیں۔

قدرت نے ہر ذی روح کے اندر ایک خودکار نظام جس کو Immune System کہا جاتا ہے، دیا ہوا ہے جو بیماریوں کو خود ہی ختم کر دیتا ہے۔ صحت مند خون کے اندر جراثیم اور وائرس خود ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن غیر قدرتی طرزِ زندگی، غیر قدرتی خوراک جس کو غیر قدرتی طریقہ سے تیار کیا گیا ہو اور کیمیکل اور غیر قدرتی ادویات کے استعمال سے Immune System اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ بیماریوں، جراثیموں اور وائرس وغیرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس انسان کا Immune System مضبوط ہے وہ اگر کسی زہریلی خوراک وغیرہ سے بیمار ہو بھی ہو جائے تو صرف ایک یا دو خوراکوں سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میرا قول ہے کہ وہ انسان جو قدرتی طریقہ سے زندگی گزارتا ہے، قدرتی طریقہ سے تیار شدہ غذا استعمال کرتا ہے، عمر کے مطابق ورزش کرتا ہے اور نیند پوری کرتا ہے تو بیماری اس سے دور بھاگتی ہے۔

یورپین ماہرین کے مطابق انسان اپنی اناٹومی کی خصوصیات کے مطابق پھل اور سبزیاں کھانے والی (Frugivorous) مخلوق میں سے ہے۔ یہ انسان کے دانتوں کی سطح اور خوراک کی نالی (Alimentary Canal) کی لمبائی سے عیاں ہے۔ لیکن ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد جب انسان میں شعور اور سوچ کی صلاحیتیں پیدا ہوئیں، مثبت اور منفی دونوں صلاحیتوں نے پروان چڑھنا شروع کیا تو انسان نے اپنی غیر فطری خواہشات کو پورا کرنے کے لئے غیر قدرتی طریقے اپنانے شروع کر دیئے اور ان غذاؤں کا استعمال شروع کر دیا جن کے لئے انسان کا جسم نہیں بنا تھا۔ جس کی وجہ سے بیماریوں نے جنم لینا شروع کیا۔ ان غذاؤں میں جانوروں کا گوشت بھی شامل تھا۔ اس وجہ سے انسان کی ضرورت سے زیادہ لمبی غذا کی نالی (Alimentary Canal) اور جوس سے بھری ہوئی (Succulated) بڑی آنت میں

ضرورت سے زیادہ سڑاند (Putrifaction) پیدا ہوجاتی ہے، جو زہریلے مادے (Toxaemia) پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔اس لئے یہ حقیقت بھی عیاں ہے کہ انسان کا نظام ہضم زیادہ پروٹین والی غذاؤں کو اچھی طرح ہضم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ جانوروں کے گوشت میں پروٹین کے علاوہ یورک ایسڈ (Uric Acid) بھی وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے جو گنٹھیا (Gout) کا باعث بنتا ہے۔

قارئین کی دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کے لئے اس حقیقت کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ صدیوں کے تجربے اور انسانی زندگی کے مشاہدے سے پتہ چلا ہے کہ انسان جس جانور کا گوشت کھاتا ہے اس جانور کی عادات اور خصوصیات کسی حد تک اس میں پیدا ہو جاتی ہیں۔مثلاً جنگلی جانوروں کا گوشت کھانے والوں میں خونخواری زیادہ پائی گئی ہے، جبکہ سبزی خوروں میں خونخواری زیادہ نہیں دیکھی گئی۔وہ عقل اور دانش سے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ زیادہ مقدار میں گوشت کا استعمال انسان کی لطیف طاقتوں (Subtle Energies) بشمول قوتِ حیات پر مضر اثرات مرتب کرتا ہے۔ گوشت کھانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے سبزی میں پکا کر کھایا جائے۔

غذا کے بارے میں قارئین کی توجہ ایک بہت اہم موضوع کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اخبارات اور رسائل وغیرہ میں نام نہاد ماہرین، غذا اور اس کے استعمال کے بارے میں اپنے مضامین اور رپورٹوں میں عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔مثلاً اگر کیلے یا سیب کی تعریف لکھیں گے تو زمین آسمان کے قلابے ملا دیں گے۔ایسا تاثر ملے گا کہ انسان اور کچھ نہ کھائے بلکہ صرف کیلا یا سیب ہی کھائے۔حالانکہ یہ حقیقت بار بار دفعہ دہرائی جا چکی ہے کہ ہر انسان اپنی جگہ منفرد یعنی یکتا اور ایک دوسرے سے مختلف ہے۔اکثر اوقات عملی زندگی میں دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگوں کو ایک غذا فائدہ دیتی ہے لیکن وہی غذا دوسرے کو نقصان دیتی ہے۔مثلاً کچھ لوگوں کو چاول نقصان دیتے ہیں لیکن دوسروں کو فائدہ دیتے ہیں۔اسی طرح کچھ لوگوں کو بھنڈی نقصان دیتی ہے جبکہ دوسروں کو فائدہ دیتی ہے۔کچھ لوگوں کو موٹا گوشت نقصان دیتا ہے جبکہ کچھ کو فائدہ دیتا ہے۔

اہم غذائی اجزاء:۔

اس وقت میں بیماریوں کا علاج کرنے اور انسانی صحت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے چند

گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کچھ ایسے حقائق بھی ہیں جن کو ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جو صحت کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ انسانی صحت کے لئے غذا میں تازہ سبزیاں، تازہ پھل، سلاد، دالیں، مغزیات اور دودھ بہت ضروری ہیں۔ انڈے، گوشت، پنیر، روغنیات، نشاستے والی اور میٹھی غذائیں یا کاربوہائیڈریٹ (Carbohydrates) بہت احتیاط اور اعتدال سے استعمال کرنے چاہئیں۔ ہماری غذا میں 75 فیصد اناج، سبزیاں، پھل، دالیں اور مغزیات ہونے چاہئیں اور 25 فیصد پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ ہونے چاہئیں۔ کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین کیلوریز (Calories or Energy) اور امائنو ایسڈ (Amino Acid) مہیا کرتے ہیں۔ مکمل گندم (بغیر چوکر نکلے) کی روٹی یا بریڈ، بغیر پالش شدہ چاول، پنیر اور انڈے وٹامن اور معدنیات مہیا کرتے ہیں۔ کچھ مخصوص حالات کے علاوہ مریضوں کو اپنی خوراک میں سبزیاں، پھل اور دودھ (جن میں کیلشیم، پوٹاشیم اور میگنیشیم، جو لازمی حفاظتی اجزاء ہیں، شامل ہوتے ہیں) استعمال کرنے کا مشورہ دینا چاہیے۔ ہومیوپیتھک معالج کو کسی مریض کو غذا تجویز کرتے وقت اس کی بیماری کی نوعیت اور عمر کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

عام بیماریوں میں غذائی پرہیز:۔

ذیل میں چند عام بیماریوں میں غذائی پرہیز تجویز کی جارہی ہے لیکن معالج کا اپنا فیصلہ ضروری ہے:۔

	بیماریاں	پرہیز
۱۔	گلے اور ٹانسلز کی بیماریاں، نزلہ، زکام	ٹھنڈا پانی، کولڈ ڈرنک اور کھٹی اشیاء
۲۔	نظام تنفس کی بیماریاں مثلاً برونکائٹس کھانسی، بلغم وغیرہ	ٹھنڈی و کھٹی اشیاء، کولڈ ڈرنک، دودھ اور دودھ والی اشیاء
۳۔	تبخیر معدہ، گیس، معدہ کی جلن، اپھارہ، پتے اور جگر کی بیماریاں اور یرقان	چکنائی اور چکنائی والی اشیاء، پروٹین، چاول، آلو، ماش کی دال
۴۔	معدے کا السر	ہر طرح کے مرچ مصالحے، کھٹی اشیاء، کولڈ ڈرنک

بیماری	پرہیز
۵۔ ٹائیفائیڈ بخار	بخار کی حالت میں اور اترنے کے تین دن بعد تک، ٹھوس غذا بند کر دیں۔صرف مائع یعنی پینے والی اشیاء مثلاً دودھ، جوس، گوشت اور سبزیوں کی یخنی، سا گودانہ وغیرہ استعمال کرائیں۔
۶۔ گردے کی بیماریاں	چاول،فولاد والی اشیاء مثلاً ٹماٹر، پالک وغیرہ
۷۔ ذیابیطس	تمام میٹھی اشیاء، میٹھے پھل، زمین کے اندر اگنے والی سبزیاں،کولڈڈرنک، کاربوہائیڈریٹس۔
۸۔ ہیپاٹائٹس	زیادہ پروٹین اور چکنائی والی غذائیں ، گوشت، چائے، کافی وغیرہ
۹۔ گنٹھیا، ہاتھوں، پاؤں یا چھوٹے جوڑوں کے درد	گوشت اور جانوروں کے Bye-Products مثلاً سری پائے، گردے وغیرہ
۱۰۔ قبض	کچی اور پکائی ہوئی سبزیاں اور پھل زیادہ استعمال کریں اور گوشت کم
۱۱۔ بواسیر	گوشت بہت کم، خاص طور پر بیف سے مکمل پرہیز، مرچ مصالحے بہت کم
۱۲۔ دل کی بیماریاں	ہر قسم کی چکنائی تیل، مکھن (Oil & Fats) وغیرہ۔نمک کم
۱۳۔ ہائی بلڈ پریشر	نمک اور چکنائی

مختلف غذاؤں کا امتزاج:۔

معدے کا ہائیڈروکلورک ایسڈ پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔جبکہ لعابِ دہن الکلی کی خوبیاں رکھتا ہے۔لعابِ دہن منہ میں کاربوہائیڈریٹس میں شامل ہوتا ہے اور معدے میں جا کر ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔لیکن اس وقت اگر تیزابی اثر والے پھل (مالٹے، سیب، خوبانی، سٹرابری، انناس، آلو بخارا اور ٹماٹر) شامل کئے جائیں تو یہ غذا کا مکسچر (Mixture) آسانی سے ہضم نہیں ہوگا اور تبخیر کا عمل (Fermentation) پیدا ہوگا۔جس سے اپھارہ، ریاح اور گیس پیدا ہوگی۔مضبوط نظام ہضم رکھنے والوں کو تو شائد زیادہ مشکل پیش نہ آئے لیکن کمزور

معدے والے لوگ جو تھکاوٹ، اعصابی کمزوری یا بےخوابی کا شکار ہوں، انہیں مشکل پیش آسکتی ہے۔ سفید چینی ہر انسان کے لئے نقصان دہ ہے، شکر یا گڑ (Brown Sugar) جن میں زیادہ کیمیکل استعمال نہ کئے گئے ہوں، صحت کے لئے بہتر ہیں۔ خالص شہد جن لوگوں کو موافق ہو، انہیں ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ خالص شہد سے مراد وہ شہد ہے جو درختوں پر قدرتی طریقے سے شہد کی مکھیاں بناتی ہیں۔ چائے زیادہ تیز اور باسی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن ہر مریض کو چائے موافق نہیں آتی۔ کھانے کے دوران اور فوراً بعد پینے والی اشیاء مثلاً چائے، کافی، پانی، کولڈ ڈرنک وغیرہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ کھانے سے آدھ گھنٹے پہلے اور دو گھنٹے بعد پانی یا مائع اشیاء پینے میں کوئی حرج نہیں۔ دو کھانوں کے درمیان خوب پانی پینا چاہیئے۔ ایک یورپین محقق کے مطابق کمزور معدے والوں کے لئے رات سونے سے پہلے اور صبح سو کر اٹھنے کے بعد، گرم پانی کا بھرا گلاس ایک ایک گھونٹ پینا مفید ہے۔ ہمیشہ مریضوں کو سادہ اور زود ہضم غذا استعمال کرنے کا مشورہ دیا جانا چاہیئے۔ ایسا آٹا جس میں سے چوکر وغیرہ نکالا جا چکا ہو، مثلاً فائن آٹا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح بیکری کی اشیاء اور مٹھائیاں روزمرہ کی خوراک میں شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن قوت ہاضمہ کے مطابق کبھی کبھار استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دماغی اور جسمانی صحت کو برقرار رکھنے والے غذائی عناصر:۔

انسان کا دماغ ہمہ وقت کام کرتا رہتا ہے۔ اور اپنے کام کے دوران جسم کے اندر کیمیائی تبدیلیاں لاتا رہتا ہے۔ انسانی دماغ اور اعصابی نظام پورے جسمانی نظام پر اثر انداز ہو کر کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر ان کی غذائی نشوونما کی ضروریات پوری کرنے پر توجہ نہیں دی جاتی۔ اس سلسلے میں کچھ تسلیم شدہ حقائق کا تذکرہ نہایت اختصار سے کیا جا رہا ہے:۔

دنیا میں زمین، ہوا اور پانی 92 مختلف معدنی عناصر (Mineral Elements) سے مل کر بنے ہیں اور اس طرح انسانی جسم بھی اس حقیقت سے مستثنیٰ نہیں۔ ذیل میں کچھ معدنی عناصر اور نمکیات کا ذکر کیا جا رہا ہے جو صحت انسانی کو برقرار رکھنے کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں:۔

ا۔ پوٹاشیم (Potassium):۔

یہ انسان کے اعصابی نظام میں موجود ہوتا ہے اور برقی کرنٹ اور مقناطیسی قوت پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ انڈے، دودھ، پنیر اور کچھ سبزیوں میں پایا جاتا ہے اس کے علاوہ شہد، انگور اور

کچھ دوسرے پھلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔لیکن سبزیوں کو تیز آنچ پر ابالنے سے 50 سے 70 فیصد تک ضائع ہو جاتا ہے۔ عام کھانے کا نمک زیادہ استعمال کرنے سے بھی بڑی مقدار میں ضائع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اکثر بغیر کسی خاص وجہ کے تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں ان میں پوٹاشیم کی کمی ہو سکتی ہے۔

۲۔ فولاد (Iron):۔

یہ اعصابی نظام کو طاقت دیتا ہے۔کنسنٹریٹڈ (Concentrated) گولیوں کی شکل میں استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔کیونکہ یہ انتہائی طاقتور ہونے کی وجہ سے اچھی طرح جذب نہیں ہوتا۔ اس لئے زیادہ مقدار ضائع ہو کر خارج ہو جاتی ہے اور قبض کا باعث بھی بنتی ہے۔قدرتی ذرائع سے حاصل کردہ فولاد بہتر طریقے سے اور آہستہ آہستہ جذب ہوتا ہے۔ یہ خشک انجیر، گنے کا شیرہ، کھجور، زیتون، مولی، اخروٹ، چنے، رس بھری اور سلاد میں پایا جاتا ہے۔ یہ دماغی خلیے بننے اور خون میں سرخ ذرات پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔اس کی کمی سے جسمانی کمزوری اور یادداشت کی کمی پیدا ہو جاتی ہے۔لیکن فولاد کو جذب کرنے کے لئے تانبا (Copper) کی موجودگی ضروری ہے۔لہٰذا ایسی خوراک جس میں یہ عنصر موجود ہو مثلاً بادام، خوبانی، بکرے کی کلیجی، خشک انجیر، انڈے کی زردی اور مغزیات استعمال کرنے چاہئیں۔

۳۔ کلورین (Chlorine):۔

کلورین کی کمی سے قوتِ ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔دانت اور بال جلدی گر جاتے ہیں پٹھے کمزور ہونے سے جسمانی قوت کم ہو جاتی ہے اس کی زیادتی سے آیوڈین (Iodine) اور وٹامن E تیزی سے ضائع ہو جاتے ہیں۔جس سے جسمانی طاقت اور قوت برداشت کم ہو جاتی ہے۔ عام تاثر یہ ہے کہ کلورین کو Pituitary Gland استعمال کرتا ہے۔لیکن کس کام کے لئے؟ اس پر مختلف آراء ہیں۔ یہ دودھ، پنیر، مکھن، پکے ہوئے زیتون، مولی اور چقندر میں پایا جاتا ہے۔

۴۔ نمک (Sodium):۔

یہ اعصابی نظام کو قدرے سکون پہنچاتا ہے لیکن کھانے کے نمک (Table Salt) کی صورت میں نقصان دہ ہے۔قدرتی نمک بہتر ہے۔اس کی زیادتی بلڈ پریشر کو بڑھاتی ہے۔

۵۔ فاسفورس (Phosphorus):۔

یہ دماغ اور اعصاب کو طاقت دینے کے لئے مشہور ہے۔دماغی خلیوں میں 100 mg

اونس فاسفورس موجود ہوتی ہے۔ لیکن اس کی زیادتی خطرناک بھی ہے۔ یہ Cell اور خون، ہڈیوں اور اعصابی خلیوں کے لئے ضروری Neucleuic Acid کا اہم حصہ ہے۔ یہ پنیر، مولی، Shrimp سویابین، سالمن مچھلی، کلیجی، انڈے، دودھ اور مونگ پھلی میں پایا جاتا ہے۔ اس کا کیلشیم کے ساتھ تناسب ضروری ہے۔ بالغوں کی خوراک میں ایک حصہ کیلشیم اور ڈیڑھ حصہ فاسفورس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ تناسب بگڑ کر فاسفورس کا تناسب 1:6 کیلشیم ہوجائے تو Rickets کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے۔ وٹامن D اس تناسب کو بہتر طریقے سے برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

۶۔ آیوڈین (Iodine):۔

اس کی کمی سے دماغی اور اعصابی فعل کمزور ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی زیادتی زہریلا (Toxic) اثر کرتی ہے۔ یہ اعصاب کو سکون پہنچاتی ہے، کئی لوگ اس کی کمی سے موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ سمندری غذاؤں (Sea Food) میں آیوڈین موجود ہوتا ہے۔

۷۔ کیلشیم (Calcium):۔

اس کی کمی سے ہسٹریا (Hysteria) اور اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن میں کیلشیم کی کمی ہو انہیں چاکلیٹ، کوکو اور پالک استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ خلیوں کی دیوار میں مائع کی روانی پیدا کرتا ہے۔ یہ نہ صرف ہڈیوں، دانتوں، بالوں اور ناخنوں کا اہم جزو ہے بلکہ خون کو جمانے (Blood Cloting) اور اعصابی اور پٹھوں کے فعل (خاص طور پر دل کے پٹھوں کے فعل) کو درست بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بادام، پھلیوں (Beans)، دودھ، پنیر، انڈے، سویابین، لیموں اور دہی میں پایا جاتا ہے۔ پھلوں میں خوبانی، انجیر، انگور، سٹرابیری اور مالٹے میں پایا جاتا ہے۔

۸۔ سلفر (Sulphur):۔

یہ دماغی اور اعصابی فعل کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ آکسیجن زیادہ استعمال کرتا ہے۔ لیکن کسی حد تک جلاب آور (Laxative) ہے۔ یہ پروٹین کو جذب کرنے کے لئے بھی اہم ہے۔ نظر کی کمی اور کچھ جلدی امراض سلفر کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ جلدی بیماریوں، خاص طور پر خارش اور ایگزیما میں مفید ہے۔ یہ کھیرا، گاجر، ناریل، انڈے کی زردی خشک انجیر، پیاز، آلو، اناس میں موجود ہوتا ہے۔

۹۔ میگنیشیم (Magnesium):۔

کیمیائی عمل اور کاربوہائیڈریٹس کو جذب کرنے میں مدد دیتا ہے اس کی کمی بے خوابی (Insomnia) اور اعصابی کمزوری پیدا کرتی ہے۔اس کی زیادتی اعصابی نظام کو کمزور کر دیتی ہے۔ میگنیشیم ، فاسفورس کے ہمراہ وٹامن B کمپلیکس کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ پٹھوں کی بافتوں (Muscles Tissues) کے فعل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ شہد، ڈیری کی مصنوعات اور مکمل اناج میں پایا جاتا ہے۔

۱۰۔ سلیکون (Silicon):۔

اسے کچھ مصنف Silica بھی کہتے ہیں۔اس کے بغیر اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔یہ ان لوگوں کے لئے مشہور ہے جن پر دماغی کاموں یا پڑھائی کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے۔لیکن مرگی کے لئے مفید نہیں ہے۔ یہ کھیرے، کلیجی، دودھ، مولی، سورج مکھی کے پھول ، ٹماٹر ، کھمبیوں (Mushroom) میں پایا جاتا ہے۔

۱۱۔ فلورین (Fluorine):۔

یہ ایک خاص عنصر ہے۔ یہ فلورائیڈ سے مختلف ہے۔لہسن میں قدرتی طور پر موجود ہے لیکن اس کی زیادہ مقدار جسم میں جمع ہو جائے تو حرام مغز کے لئے مضر ہے۔فلورین دانتوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔لیکن اگر یہ سلاد کی صورت میں استعمال کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ پانی میں ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۲۔ ایلومینیم (Aluminium):۔

یہ جسم کے اندر مصنوعی انداز میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال ہے۔ان برتنوں کا استعمال انتہائی مضر ہے۔ایلومینیم کے برتنوں میں پکانے سے غذا زہریلی ہو جاتی ہے۔ جس سے نہ صرف ذہنی عوارض پیدا ہوتے ہیں بلکہ غذا میں Aluminium Oxide شامل ہونے کی وجہ سے معدے کی گیس اور دیگر عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے ایک قسم کی الرجی بھی پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے کئی دفعہ ہومیو پیتھی کی دوا بے اثر ہو جاتی ہے۔ زیادہ حساس مریضوں میں یہ مسئلہ اکثر پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ہومیو پیتھ معالجین کو چاہیے کہ اپنے مریضوں کو ایلومینیم کے برتن استعمال کرنے سے سختی سے منع کریں۔

مندرجہ بالا معدنی عناصر کے علاوہ انسانی جسم کی کیمسٹری میں دیگر عناصر مثلاً کوبالٹ

(Cobalt)،نکل (Nickle)،نائیٹر (Nitre)،وینڈیم (Vanadium)،اور کرومیم (Chromium) بھی پائے جاتے ہیں۔سنکھیا (Arsenic) بھی بہت کم مقدار میں جسم میں پایا جاتا ہے جو فاسفورس کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔سنکھیا بہت معمولی مقدار میں چینی کے علاوہ تمام غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔

وٹامنز - Vitamins:۔

عام لوگ جب غذا کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہ بات لفظ وٹامن سے شروع ہوتی ہے اور اسی پر ختم ہوتی ہے۔وٹامن انسانی دماغ اور جسم کی نشوونما کے لیے لازمی جزو ہیں۔ان کی کمی بیشی سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔وٹامن حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ قدرتی غذائیں ہیں۔خاص طور پر پھل اور سبزیاں۔اب سنتھیٹک وٹامن بھی آگئے ہیں جن کا بے تحاشا استعمال ہو رہا ہے۔قدرت کے اصول کے مطابق غذا سے حاصل کردہ وٹامن شاز و نادر ہی نقصان دہ ہوتے ہیں۔کیونکہ انسان کے اندر ایسا نظام موجود ہے جو غذا سے قدرتی طور پر حاصل کردہ وٹامنز اور دیگر عناصر کو جسم میں جذب کر کے زندگی کو جاری وساری رکھنے کا فعل سرانجام دیتا ہے۔اس نظام کے تحت صرف اتنی ہی مقدار میں وٹامنز وغیرہ حاصل ہوتے ہیں جتنا کہ جسم کو ضرورت ہے۔زائد وٹامنز اور کیمیکلز اخراج کے نظام(Excretory System) کے ذریعے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔لیکن سنتھیٹک وٹامنز کے کثرت استعمال سے یہ نظام خراب اور کمزور ہو جاتا ہے اور جسم کے اندر قدرتی غذا سے وٹامنز حاصل کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔بلکہ بعض اوقات بالکل ختم ہو جاتی ہے۔جیسا کہ ذیابیطس کے مریضوں کو انسولین دینے کے بعد ہوتا ہے۔ایک ہومیو پیتھک معالج کے لیے ضروری ہے کہ اسے ہومیو پیتھی کے اصولوں پر پابندی کرتے ہوئے صرف قدرتی غذاؤں اور قدرتی طریقہ علاج پر بھروسہ کرتے ہوئے مریضوں کو صحت یاب کرنے کی کوشش کرے۔یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہومیو پیتھی کے قوانین قدرت کے اصولوں کے مطابق ہیں۔یہ حقیقت لمبے عرصے کے تجربات سے درست ثابت ہو چکی ہے۔

ذیل میں چند ایسے وٹامنز کا ذکر کیا جارہا ہے جو دماغ اور اعصابی نظام پر خاص اثرات مرتب کرتے ہیں:۔

وٹامن B-1 (Thiamin):۔

یہ اعصابی نظام کو قائم رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔اس کی کمی سے بیری بیری

(Beri Beri) لاحق ہو جاتا ہے جس کی علامات میں اعصابی درد، فالج، عضلاتی کمزوری، دماغی عوارض اور آخر میں دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ یہ مرض ان ملکوں میں پایا جاتا ہے جہاں بنیادی خوراک (Staple Diet) پالش کئے ہوئے چاول ہوں۔ اگر وٹامن B-2 کی کمی ہو تو ایک جلدی بیماری "ورشت جلدی" (Pellagra) ہوجاتی ہے۔ جس میں چہرے کی جلد متورم ہوجاتی ہے۔ حرام مغز کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوتی ہے خون کی کمی اور دماغی عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دونوں وٹامنز گیہوں اور Yeast میں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

وٹامن B-3 (Niacin):۔

یہ دماغی فعل کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔ یہ سکائزوفرینیا (Schizophrenia) بیماری کا علاج ہے۔ جس میں فکر و عمل میں تضاد اور بے تعلقی پیدا ہوتی ہے۔ مریض وہمی اور پاگل پن کی حرکات کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ تر وقت ہسپتال میں گزارتا ہے۔ زیادہ مقدار میں نیاسن (Niacin) کی بھاری خوراک دینے سے مرگی، سکائزوفرینیا اور منشیات کے عادی لوگوں کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ نیاسن دماغ میں دوران خون بہتر کرتا ہے اور کولیسٹرول کو کم کرتا ہے اور وجع المفاصل (Arthritis) کو ختم کرتا ہے۔ جسم میں کسی بھی جگہ خاص طور پر باریک شریانوں (Capillaries) میں دوران خون بہتر کرتا ہے۔ یہ ایک بہترین سکون آور (Tranquilizer) بھی ہے۔

وٹامن C (Ascorbic Acid):۔

ایک اچھے اعصابی نظام کے لیے وٹامن C بہت ضروری ہے۔ اس کی کمی سے چڑچڑاپن، جلدی اور دیگر اعصابی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جسم میں جمع نہیں رہتا۔ لہٰذا روزانہ خوراک کے ذریعے اس کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ زیادہ تر مالٹے، آم، لیموں، ٹماٹر، کچی سبزیوں، گاجر، رس بھری، بلیک بیری، سیب، اناس، دودھ اور کلیجی میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ لیکن تیز آنچ میں پکانے سے تقریباً 50% سے زیادہ مقدار ضائع ہوجاتی ہے۔

وٹامن E:۔

یہ تولیدی قوت، دل اور پٹھوں کے لیے بہت مفید ہے۔ یہ اعصابی نظام کو طاقت دیتا ہے۔ اس کو وٹامن A کے ساتھ لینا زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے۔ یہ مکمل گندم (Whole Wheat)، سیلا چاول، انڈے اور تل میں پایا جاتا ہے۔

ریڈی ایستھیسیا یعنی پنڈولم کا علم

RADIESTHESIA

ازل سے بدلتی دنیا میں بے شمار تغیر وتبدل آئے لیکن پچھلے 70 سالوں میں جتنی تیزی سے تبدیلیاں آئی ہیں اتنی پچھلے 5000 سالوں میں نہیں آئیں اس سے حیرانی ہوتی ہے کہ ہم کہاں جارہے ہیں۔ انسان پتھر کے زمانے سے ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اب انفارمیشن اور سیلولر Cellular ٹیکنالوجی کے حیرت انگیز دور میں پہنچ چکا ہے اور ترقی کی رفتار اس قدر تیز ہو چکی ہے کہ ہر صبح ایک نئی حیران کر دینے والی ایجاد سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان پیچھے رہ گیا ہے اور سائنس آگے نکل چکی ہے۔ اسی طرح پنڈولم جو ہزاروں سالوں سے مختلف طریقوں سے انسان کے زیر استعمال رہا، اب اس کا استعمال نہایت سائنٹفک طریقوں سے ہو رہا ہے۔ اس کی سائنس ریڈی ایستھیسیا کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ سائنس ابھی تک اپنی ارتقائی منازل طے کر رہی ہے اور اکثر محققین اس بات پر متفق ہیں کہ آنے والے دور میں اسے میڈیکل کے شعبے میں نمایاں مقام حاصل ہوگا۔

ریڈی ایستھیسیا کی تعریف:۔

ریڈی ایستھیسیا کا مطلب ہے لطیف ترین لہروں کا ادراک

Perception to Subtle Radiation

اکثر لوگ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور پوچھتے ہیں یہ کیا چیز ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ویسے تو اس سائنس کے بارے میں پچھلے 200 سال میں یورپ اور امریکہ میں محققین نے بے شمار کتب لکھی ہیں لیکن اس کے استعمال کا صحیح اور آسان طریقہ بہت کم کتب میں ملتا ہے۔ فرانس کے Abbe Mermet نے میڈیکل کے شعبے میں پنڈولم کا استعمال متعارف کرایا۔ اس کے بعد کئی ایک مصنفین نے تفصیل سے لکھا لیکن آخر میں برطانیہ کے ڈاکٹر بروس کوپن نے پنڈولم کے عملی استعمال میں بہت کام کیا اور متعدد کتب تحریر کیں۔ پنڈولم کی

اپنی زبان ہوتی ہے جو پریکٹیشنر کچھ عرصہ کی ریاضت اور پریکٹس کے بعد سمجھ سکتا ہے اور محسوس کر سکتا ہے۔ اس زبان کو لفظوں میں تحریر کرنا ذرا مشکل ہے۔ اس سائنس کے کچھ بنیادی اصول ہیں۔ جن میں سے چند اہم کا ذیل میں تذکرہ کیا جا رہا ہے:۔

۱۔ دنیا اور کائنات کی ہر شے حرکت میں ہے اور اپنی مخصوص فریکوئنسی پر وائبریٹ (Vibrate) کرتی ہے جس کے نتیجہ میں اس میں سے نہایت لطیف (Subtle) شعاعیں نکلتی ہیں، ان کی اپنی فریکوئنسی اور wavelength ہوتی ہے۔ جو پنڈولم کے ذریعے شناخت (detect) کی جاسکتی ہیں۔

۲۔ جس طرح انسان کے باہر ایک کائنات ہے اسی طرح ہر انسان کے اندر بھی ایک پوری کائنات موجود ہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس کو Universe Within کہتے ہیں۔ ہر انسان دیکھنے میں ایک جیسا نظر آتا ہے لیکن اصل میں ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ابھی تک کوئی دو افراد ایک جیسے پیدا نہیں ہوئے جیسا کہ اربوں انسانوں میں ہر ایک کے انگلیوں کے نشانات (Finger Prints)، آواز (Voice Prints) اور پیروں کے نشان (Foot Prints) اور سوچنے کا انداز وغیرہ کسی نہ کسی طریقہ سے ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

۳۔ انسان کے جسم اور دماغ سے کئی قسم کی شعاعیں خارج ہوتی ہیں اور کئی قسم کی شعاعیں ہمہ وقت انسان میں جذب ہوتی ہیں۔

۴۔ ہر انسان کی اپنی مخصوص بنیادی شعاع (Fundamental Ray) ہوتی ہے جس میں Personal Vibratory Pattern ہوتا ہے جس سے اس کی شناخت ہو سکتی ہے۔ یہ شعاع اپنی مخصوص فریکوئنسی پر تھرتھراتی (Vibrate) ہے۔ یہ FR ریڈیانک سسٹم پر پنڈولم کے ذریعے شناخت (detect) کی جاسکتی ہے۔

۵۔ دماغ میں ٹیلی پیتھک قوت (Telepathic Power) موجود ہوتی ہے۔

۶۔ انسان کے جسم و دماغ کے ہر عضو (Organ) کی اپنی انفرادی پولیرٹی (Polarity) ہوتی ہے۔

۷۔ پولیریٹی (Polarity) تمام کائنات میں موجود ہے اور انسان کے اندر بھی موجود ہے۔ ہر انسان (مرد اور عورت) کی اپنی Polarity ہوتی ہے۔ کوئی مرد سو فیصد مرد نہیں ہوتا

کوئی عورت سو فیصد عورت نہیں ہوتی۔ مرد اور عورت میں ایک Sex Balance ہوتا ہے۔ جس کا نہایت پیچیدہ نظام ہے۔ اگر بعض حالات میں Sex Balance میں کوئی گڑ بڑ یا Disturbance ہو جائے تو اس سے کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے کچھ بیماریاں ایسی ہیں جو صرف مردوں یا صرف عورتوں کو زیادہ لاحق ہوتی ہیں جس کی تفصیل کئی ایک مصنفین نے اپنی مختلف تصانیف میں دی ہے۔ لیکن یہاں ہم صرف پنڈولم کے حوالے سے بات کرینگے۔

پنڈولم کی تاریخ:۔

ریڈی ایستھیسیا یا پنڈولم کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی۔ تاریخ کے اوراق سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ ہزار برس پہلے چین، جاپان اور مصر میں پنڈولم کا استعمال ہوتا تھا بلکہ اس سے بہت پہلے کی اقوام میں بھی پنڈولم کے استعمال کے شواہد ملتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس میں بھی ترقی ہوتی گئی۔ محققین نے اس پر بے شمار تحقیقی کتب لکھیں اور اسے مخصوص کاموں کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ مثلاً زمین کے اندر معدنیات یا پانی کے ذخیروں کا پتہ لگانے، زمین کے اندر دبا ہوا پائپ اگر کہیں سے ٹوٹ گیا ہے تو پنڈولم کے ذریعے ٹوٹے ہوئے مقام کی نشاندہی کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے استعمال کی فہرست لامحدود ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں زمین کے اندر دبی ہوئی مائنز کا پتہ لگانے کے لیے پنڈولم سے کام لیا جاتا تھا۔ گمشدہ فرد یا اشیاء کو تلاش کرنے کے لئے بھی پنڈولم کا استعمال ہوتا ہے۔

پنڈولم کی حرکات - Movement of Pendulum:۔

محققین کے مطابق پنڈولم کی 50 کے قریب مختلف قسم کی حرکات ہوتی ہیں۔ لیکن طبی مقاصد کے لئے صرف تین حرکات کا جاننا ہی کافی ہے جو یہ ہیں:

۱۔ مثبت۔۔۔ (The Driving Force) Clockwise

۲۔ منفی ۔۔۔ (The Latent Force) Anti-clockwise

۳۔ نیوٹرل۔ جو صرف آگے اور پیچھے حرکت کرتا ہے (The Joining Force)

پنڈولم کیسے کام کرتا ہے - سائنسی تجزیہ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ پوری کائنات میں ہر شے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی، حرکت (Vibrate) کرتی رہتی ہے۔ اس کی تھرتھراہٹ سے جو ریڈی ایشن خارج ہوتی
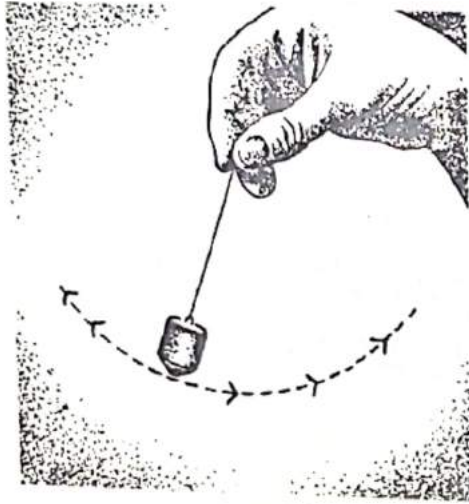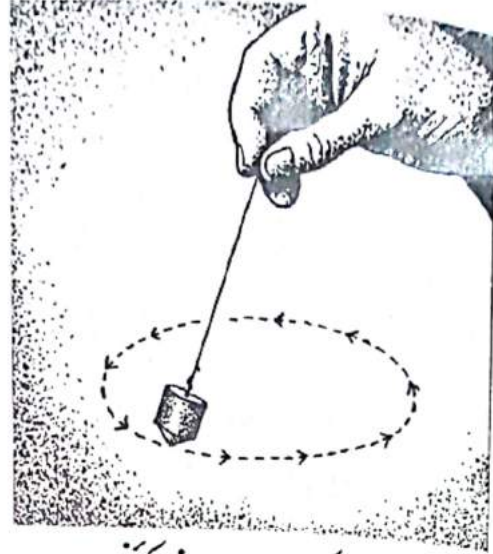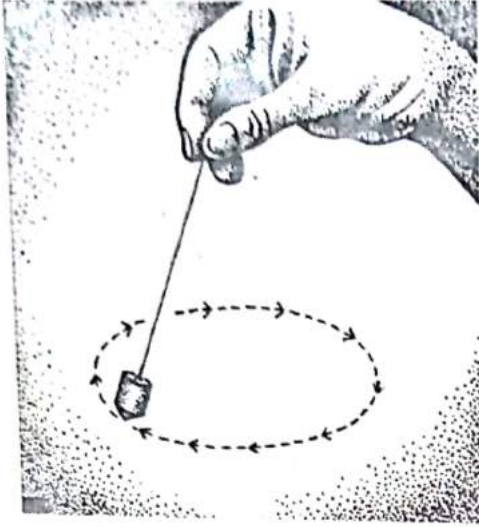
ہے اس کی اپنی فریکوئنسی اور wavelength ہوتی ہے جسے پنڈولم کے ذریعے شناخت کر کے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مخفی علم ہے۔ جب انسان اس کی تحقیق شروع کرتا ہے تو ایک نئی کائنات میں داخل ہوتا ہے جس کی وسعت کی کوئی حد نہیں۔ اس کو روحانیت اور جادو کہنا مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ کئی ایک سائنٹفک حلقوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اس کی اپنی سائنس ہے۔ سائنسی حلقوں میں اسے Metaphysics کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے اندر اور کائنات کی مخفی قوتوں کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ ریڈی ایستھیسیا کو ریڈیانکس کی پریکٹس کے لئے نہایت کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں اس کا استعمال کامیابی کی ضمانت ہے۔ یورپ اور دنیا کے کئی دوسرے ممالک میں صرف پنڈولم کے ذریعے انسانی بیماریوں کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل اگلے صفحات میں دی گئی ہے۔

یہ حقیقت ہر ڈاکٹر جانتا ہے کہ انسان کے دماغ میں شعور (Conscious) اور لاشعور (Sub-conscious) کی قوتیں کام کرتی ہیں۔ ریڈی ایستھیسیا یا ریڈیانک کی پریکٹس میں یہ امر بہت اہم ہے کہ آپریٹر کا لاشعور کس حد تک اس کے تابع ہے یا لاشعور آزادی کے ساتھ شعور کی رکاوٹ کے بغیر کس حد تک اپنا کام کر سکتا ہے۔ ریڈی ایستھیسیا کا آپریٹر اگر روزانہ پنڈولم استعمال

کرے تو کچھ عرصہ کی ریاضت کے بعد خود بخود لاشعور آزادی کے ساتھ، شعور سے متاثر ہوئے بغیر کام کرتا ہے۔ جس سے آپریٹر کی ESP (Extra Sensory Perception)، جس کو چھٹی حس بھی کہا جاتا ہے، بیدار ہو کر پنڈولم کو انسان کے کنٹرول سے آزاد کر دیتی ہے اور پنڈولم آزادی سے حرکت کرنے لگتا ہے جس پر پریکٹیشنر کا کنٹرول نہیں ہوتا۔ اگر ایسا نہ ہو تو پنڈولم بے مقصد گھومتا رہتا ہے۔ لاشعور کی قوت پنڈولم کو مختلف سمتوں میں گھما کر ہی ہمارے سوالوں کے جوابات مہیا کرتی ہے۔ یہ قوت انسان کے دماغ میں پیدا ہو کر اعصاب (Sympathetic Nervous System) کے ذریعے بازو اور انگلیوں سے ہوتی ہوئی پنڈولم میں داخل ہوتی ہے اور پنڈولم کی حرکت کا باعث بنتی ہے کیونکہ انسان کا جسم موصل (Conductor) بھی ہے۔ یہ حقیقت اس سادہ سے تجربہ سے ثابت ہو جاتی ہے۔ پنڈولم کے دھاگے کو کسی دوسری معلق شے سے باندھ دیں اور پنڈولم کے نیچے تقریباً ایک انچ کے فاصلے پر وہ شے رکھ دیں جس کو چیک کرنا ہے دھاگے کے دوسرے سرے کو پکڑ لیں جب تک دھاگے کو پکڑے رکھیں گے پنڈولم حرکت کرتا رہے گا اور جب دھاگے کو چھوڑ دینگے تو پنڈولم کی حرکت بند ہو جائیگی اور پنڈولم ساکن ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں پنڈولم کی حرکات میں زمین کی مقناطیسیت (Earth Magnetism) اور پولیریٹی (Polarity) کا بھی عمل دخل ہے۔

درحقیقت ہمارے چاروں طرف آس پاس بے شمار قسم کی برقی مقناطیسی لہریں (Electro Magnetic Waves) موجود ہیں۔ یہ لہریں ہمارے اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں اور وہاں سے ہوتی ہوئی دماغ تک جا پہنچتی ہیں۔ دماغ میں برقی مقناطیسی لہریں پیدا ہو کر اعصاب کے ذریعے انگوٹھے اور انگشتِ شہادت اور دھاگے سے گزرتی ہوئی پنڈولم تک آ جاتی ہیں اور وہاں مقناطیسی فلکس (Flux) بناتی ہیں۔ پنڈولم کے چاروں طرف مقناطیسی فیلڈ پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ سے پیدا ہونے والی برقی مقناطیسی لہریں جو کسی شے کا ادراک کرنے پر دماغ سے نکل کر پنڈولم پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی دوا کو چیک کرنا مقصود ہو کہ یہ مریض پر کیا اثر کرے گی تو اسے مریض کے ہاتھ پر رکھ کر اس کے اوپر پنڈولم لٹکا کر اس کی حرکات دیکھی جاتی ہیں۔ دوا سے نکلنے والی لہریں اور مریض کے ہاتھ سے نکلنے والی لہریں اگر آپس میں مطابقت رکھتی ہوں تو پنڈولم کلاک وائز (Clockwise) گھوم جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوا مریض پر مثبت اثر کرے گی۔ دوسرے لفظوں میں اس کا جسم یہ دوا مانگ رہا ہے۔

اگر یہ لہریں آپس میں بضد ہوں تو پنڈولم اینٹی کلاک وائز (Anti-clockwise) گھوم جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوا مریض پر منفی اثر کرے گی یعنی نقصان دے گی۔ اگر یہ لہریں آپس میں مطابقت بھی نہیں رکھتیں اور بضد بھی نہ ہوں تو پنڈولم نہ تو کلاک وائز گھومے گا نہ ہی اینٹی کلاک وائز، بلکہ سیدھا آگے پیچھے حرکت کریگا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس دوا کا اس مریض کو نہ فائدہ ہوگا نہ نقصان، ڈاکٹر کو کوئی اور دوا چیک کرنا پڑے گی۔ پنڈولم سے نہ صرف ہومیوپیتھی کی ادویات بلکہ کوئی بھی دوسری ادویات مثلاً جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ادویات یا ایلوپیتھی کی ادویات بھی اس طریقے سے چیک کی جا سکتی ہیں۔ ادویات کے علاوہ کوئی مرہم یا تیل وغیرہ جو جسم پر لگایا جائے، کے اثر کا پتہ لگایا جا سکتا ہے آیا کہ یہ مریض پر مثبت اثر مرتب کرے گا یا منفی یا کچھ نہیں۔

پنڈولم کے استعمال کے آسان طریقے:۔

پنڈولم کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں ہتھیلی کا رخ نیچے کی طرف ہو اور پاؤں زمین پر رکھیں۔ دونوں پاؤں کم سے کم چھ انچ کے فاصلے پر ہوں۔ آپریٹر کا رُخ عمل کے دوران زمینی مقناطیسی لہروں کی سمت میں ہونا چاہیے۔ مختلف مقامات یا شہروں میں مقناطیسی لہروں کی سمت مختلف ہوتی ہے۔ پاکستان میں اکثر مقامات پر شمال یا مغرب کی طرف رُخ کر کے عمل کرنے سے پنڈولم اچھا ردِعمل ظاہر کرتا ہے۔ یہ آپریٹر کو اپنے تجربے سے معلوم ہو جائیگا۔ کچھ آپریٹر کرسی پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر عمل کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔ بہر حال کچھ عرصہ پریکٹس کے بعد آپریٹر کو خود ہی محسوس ہو جاتا ہے کہ کون سا طریقہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور کس سمت پنڈولم کا واضح ردِعمل ظاہر ہوتا ہے۔ دوران عمل آپریٹر کو اپنی پوری توجہ اپنے کام کی طرف مرکوز کرنی ہوتی ہے اور اس کے ذہن میں صرف وہ مقصد ہونا چاہیے جو وہ کر رہا ہے۔ اگر کسی مریض کو چیک کر رہا تو اس کے ذہن میں مریض کی شکل، بیماری یا وہ عضو جو چیک کیا جا رہا ہے، کے سوا اور کچھ نہ ہو تو بہترین نتیجہ ملتا ہے۔ اگر کمرے میں آپریٹر اکیلا ہو تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ دوسروں کے دماغ سے نکلنے والی شعاعیں پنڈولم پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ اسی لئے ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پبلک میں یا کسی دوسرے فرد کے سامنے پنڈولم استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ میز کے قریب ریڈیو یا ٹی وی نہ ہوں تو بہتر ہے کیونکہ ان کی میگنیٹک فیلڈ (Magnetic Field) پنڈولم کی حرکت کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس سے مکمل توجہ (Concentration) میں بھی مشکل پیش آتی ہے۔

اگر جوتے پہنے ہوں یا آپریٹر اوپر والی منزل پر بیٹھا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ربڑ سول

(Sole) والے جوتے نہ پہنے ہوں تو بہتر ہے۔ دائیں ہاتھ سے پکڑنے والا آپریٹر اگر اپنا دایاں پیر زمین سے اٹھالے گا تو پنڈولم کی حرکت رک جائیگی۔ اسی طرح بائیں ہاتھ میں پکڑنے والا اگر بایاں پیر زمین سے اٹھالے گا تو پنڈولم رک جائے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ پنڈولم اپنے آپ حرکت نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی دوسری طاقت اسے حرکت دیتی ہے۔ اسے لاشعور کی طاقت سے حرکت ہوتی ہے۔ کوئی کام، فن یا ہنر اس کے علم، پریکٹس اور ریاضت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ جس طرح ایک ماہر کھلاڑی یا ایک جمناسٹ اچھا کھیل پیش کرتا ہے یا ایک لوہار ہتھوڑی اور ترکھان تیشہ چلاتا ہے تو اس کے پیچھے سال ہا سال کی پریکٹس یا ریاضت ہوتی ہے۔ قدرت نے انسان کے دماغ، پٹھوں اور اعصابی نظام میں ایسی صلاحیتیں رکھی ہیں جو کام اور حالات کی مناسبت سے تبدیلیوں کو اپنا کر دماغ اور جسم کو Tune کرتی رہتی ہیں جس کو Adoptability Factor کہا جاتا ہے۔ اس لئے اگر پنڈولم کا استعمال بھی کچھ عرصہ تواتر کے ساتھ کیا جائے تو انسان کی دماغی قوتیں بھی اس کے مطابق Tune ہو جائیں گی۔ جتنی لگن Devotion اور Concentration کے ساتھ پریکٹس کی جائے اتنی ہی جلد مثبت نتیجہ نکلے گا۔ اس سے وجدانیت (Intuition) یا ٹیلی پیتھی کی قوتیں بھی اجاگر ہو جاتی ہیں۔ لوگوں کو شروع میں کچھ دشواریاں پیش آئیں گی لیکن عزم، ارادے اور لگن سے کام کیا جائے تو سب مشکلیں دور ہو جائینگی اور آہستہ آہستہ آپریٹر کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کیسے اس کو پنڈولم کے استعمال کی مہارت حاصل ہوگئی۔ لیکن پھر بھی یہ دیکھا گیا ہے اور کئی محققین نے اپنی تصانیف میں لکھا بھی ہے کہ اس کام میں انسان کی اپنی حساسیت (Sensitivity) کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔ ایسے حساس لوگ جن کو مال پیسے کی زیادہ لالچ نہیں ہوتی، محض تحقیق اور انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں، دوسروں کی نسبت بہت جلد پنڈولم کو استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔ پنڈولم کا عمل شروع کرنے سے پہلے ذہن کو نیوٹرل (Neutral) کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر پہلے سے کوئی تصور ذہن میں بسا ہوا ہے تو پنڈولم اسی طرح حرکت کریگا۔ اس لئے جب بھی پنڈولم استعمال کرنا مقصود ہو تو ذہن ہر قسم کے خیالات سے خالی ہونا چاہیے۔ اگر قبل از وقت کوئی رائے قائم کرینگے تو ساری محنت ضائع ہو جائیگی اور ناکامی و بدنامی ہوگی۔ ہمیشہ پوری توجہ لگن سے ذہن کو حاضر رکھ کر اور اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر کام کریں تو کامیابی ہوگی۔ جس سے 100% درست نتیجہ نکلے گا اور اس طرح آہستہ آہستہ اپنے کام پر اعتماد پیدا ہوتا جائیگا۔ انگریزی کے اس محاورے کو

مت بھولیں: Practice Makes the Man Perfect

آپ جتنی جی چاہیں کتابیں پڑھ لیں اصل فن پریکٹس اور تجربے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر بھی جتنی مرضی ڈگریاں حاصل کر لے لیکن پوری لگن (Devotion) کے ساتھ پریکٹس سے ہی ایک اچھا معالج بنتا ہے۔

ہمیشہ کھلے ذہن سے اور بغیر کسی شک وشبہ یا تعصب (Prejudice)، پراعتماد طریقے سے اور ذہن کو neutral رکھ کر پنڈولم استعمال کریں۔ یاد رکھیں پنڈولم کے رزلٹ (Result) میں کوئی چیز اتنی پریشان (upset) نہیں کرتی جتنا کہ منفی خیالات۔ شروع میں کوشش کریں کہ ایک ہی میز کرسی اور ایک ہی کمرہ استعمال کریں تا کہ بہتر طریقہ سے ریاضت کر کے دماغی قوتوں کو Tune کر سکیں۔ جب پنڈولم کے تجربات کامیاب ہونے شروع ہو جائیں تو جگہ تبدیل کر سکتے ہیں۔ پنڈولم سے صحیح رزلٹ لینے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپریٹر کی اپنی صحت نارمل ہو اور وہ پُرسکون ہو، ذہن پر کوئی ٹینشن یا پریشر نہ ہو اور اعصابی نظام درست اور نارمل ہو، ورنہ غلطی کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ شروع میں غلطیاں ہوں گی اگر آپریٹر مایوس نہ ہو اور اپنی غلطیوں سے سیکھے تو بہت جلد وقت آئیگا جب اسے اپنی محنت کا صلہ ملے گا۔ پنڈولم کی پریکٹس سے پہلے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ بیرونی اثرات (External Influences) پنڈولم کی حرکات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپریٹر نے موبائل فون جیب میں رکھا ہو یا بیٹری والی گھڑی یا کسی دھات کے زیورات پہن رکھے ہوں تو جسم سے اتار کر پرے رکھ دیں۔ کیونکہ ان کی شعاعیں انسانی برقی لہروں کو متاثر کرتی ہیں اگر آپریٹر عورت ہے تو خالص سونے کے زیورات پہن سکتی ہے لیکن مصنوعی زیورات (Artificial Jewellery) نہیں پہننا چاہیے۔

اوپر دی ہوئی پنڈولم کی حرکات دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے مردوں کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ عام طور پر مرد کا دایاں ہاتھ مثبت (Positive) اور بایاں ہاتھ منفی (Negative) ہوتا ہے اور عورت کا اس سے الٹ۔ لیکن کچھ لوگوں میں ایسا نہیں ہوتا جس کی وجہ کئی دفعہ Polarity کا غیر تناسب اور Sex Balance میں تبدیلی یا کسی ذہنی یا اعصابی بیماری ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ دنیا میں تقریباً دس فیصد افراد ایسے ہیں جو بائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں جن کو لیفٹی (Leftee) کہا جاتا ہے۔ ان مردوں میں تقریباً سب کا بایاں ہاتھ مثبت ہوتا ہے اور دایاں منفی، اور Leftee عورت میں اس

کا الٹ ہوتا ہے۔ لہٰذا ابتداء میں تجربات سے پنڈولم کی حرکت معلوم کر کے اس حقیقت کی تصدیق کر لینی چاہیے کہ آپ کا کونسا ہاتھ مثبت (Positive) ہے۔

پنڈولم کی قسمیں:

پنڈولم کئی قسم کا ہوتا ہے کام کی نوعیت کے مطابق مختلف قسم کے پنڈولم استعمال کئے جاتے ہیں لیکن یہاں ہم صرف میڈیکل ریڈی ایستھیسیا کے حوالے سے پنڈولم کا ذکر کرینگے۔ اس مقصد کے لئے عام قسم کا پنڈولم استعمال کیا جاتا ہے۔ بہترین پنڈولم وہ ہے جو شفاف پلاسٹک کا ہو یا مکمل سیاہ رنگ کا ہو۔ گہرے رنگ والے چمکدار پنڈولم استعمال نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان کی رنگت برقی مقناطیسی لہروں پر اثر انداز ہو کر غلط نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ پنڈولم کو باریک نائیلون کے دھاگے سے باندھ کر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر لٹکایا جاتا ہے۔ دھاگے کی لمبائی اپنی سہولت کے مطابق "5-"4 تک ہو سکتی ہے جس جگہ سے دھاگے کو پکڑا جائے۔ لیکن ہر ایک آپریٹر اپنی حساسیت کے مطابق دھاگے کی پنڈولم سے لمبائی پریکٹس سے جان سکتا ہے۔ شروع میں آپریٹر کو چاہیے کہ وہ مخصوص شے (جس کو چیک کرنا ہو) سے ایک یا ڈیڑھ انچ اوپر پنڈولم لٹکائے اور دھاگے کو پنڈولم سے ایک انچ کے فاصلے سے پکڑے۔ پنڈولم کا ردعمل دیکھے اور آہستہ آہستہ دھاگہ لمبا کرتے جائے ایک ایسی لمبائی آئیگی جب پنڈولم پوری قوت سے گھومنا شروع کریگا۔ آپ کے لئے پنڈولم کے دھاگے یہ لمبائی مناسب ہے۔ اس جگہ دھاگے کو ایک گانٹھ لگا دیں تا کہ پکڑنے سے دھاگہ سلپ نہ ہو جائے۔ پریکٹس کے ساتھ ساتھ آپ کی حساسیت بڑھے گی تو دھاگے کی لمبائی کم ہوتی جائیگی۔ کچھ آپریٹر لمبے عرصے کی پریکٹس کے بعد "1 یا "2 انچ کی لمبائی سے بہتر نتائج حاصل کر لیتے ہیں۔ دھاگے کو زیادہ مضبوطی یا زیادہ نرمی سے نہ پکڑیں بلکہ عام درمیانی حالت میں پکڑیں اور پنڈولم کو آزادانہ طور پر گھومنے کا موقع دیں۔ یاد رکھیں دھاگے کی جتنی لمبائی زیادہ ہو گی پنڈولم کے گھومنے کی قوت اتنی ہی کم ہوتی جائیگی۔

اس سلسلے میں یہ امر بھی مسلّمہ ہے کہ پنڈولم کا استعمال خالصتاً ایک ذاتی فعل ہے۔ اس لئے چند بنیادی اصولوں کے علاوہ کوئی ایسا قانون نہیں جو ہر ایک پر لاگو آتا ہے۔ یاد رکھیں ہر شخصیت اپنی جگہ یکتا ہے کسی دوسری شخصیت سے نہیں ملتی۔

پنڈولم کی مشقوں کے طریقے:

مندرجہ بالا ہدایات کو سامنے رکھتے ہوئے ذیل کی مشقوں کو شروع کریں۔ ان مشقوں کا

مقصد پنڈولم کی سائنس سے آگاہی ہے تاکہ آئندہ کے لئے بنیاد ثابت ہو۔ سب سے پہلے سمت کو درست کریں اور مناسب پرسکون ماحول، تنہائی اور یکسوئی کو یقینی بنائیں۔ جب طوفان بادوباراں ہو یا بجلی چمک رہی ہو تو پنڈولم استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ آپریٹر کی نشست کے نیچے بجلی، گیس یا ٹیلیفون وغیرہ کی تاریں نہ گزر رہی ہوں:۔

۱۔ ایک بال پوائنٹ پنسل میز پر اپنے سامنے متوازی رکھیں۔ جس کی سیاہی نظر نہ آ رہی ہو۔ میز کی لکڑی پر چونکہ کیمیکل کی کوٹنگ یا پالش کی ہوتی ہے، اس لئے میز پر شیشہ یا موٹا سفید کاغذ رکھیں۔ پنڈولم کو اوپر دی گئی ہدایت کے مطابق پکڑ لیں اور پنسل سے تقریباً "1 یا "1½ اوپر لٹکائیں اور پنسل کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آہستہ آہستہ سرکاتے جائیں۔ جہاں سیاہی ہوگی وہاں پنڈولم کلاک وائز (Clockwise) یعنی مثبت (Positive) حرکت کریگا۔ پنسل پر نشان لگائیں اور کھول کر دیکھیں تو آپ کی پریکٹس کی درستگی کی تصدیق ہو جائیگی۔ اس مشق کو بار بار کرنا ہو تو ہر دفعہ نئی پنسل لیں جس کی سیاہی کے مقام کا آپکو پتہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

۲۔ ٹارچ بیٹری کا سیل، جس میں پوری طاقت موجود ہو اپنے سامنے متوازی رکھیں۔ مندرجہ بالا مشق کی طرح پنڈولم کو اس کے اوپر لٹکائیں اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک آہستہ آہستہ سرکاتے جائیں۔ مثبت (+) سرے پر پنڈولم کلاک وائیز گھومے گا اور منفی (-) سرے پر اینٹی کلاک وائیز یعنی الٹا گھومے گا اور دونوں سروں کے درمیان والی جگہ پر نیوٹرل یعنی دائیں بائیں گھومے گا۔

۳۔ سادے اور سفید کاغذ پر پُرکار (Compass) سے گول دائرہ بنالیں جس کا قطر 10 سے 20 سینٹی میٹر ہو اب اس میں ایک لکیر A--B کھینچیں اور دوسری لکیر C--D کھینچیں۔ اس طرح دائرہ 4 حصوں میں تقسیم ہو جائیگا۔
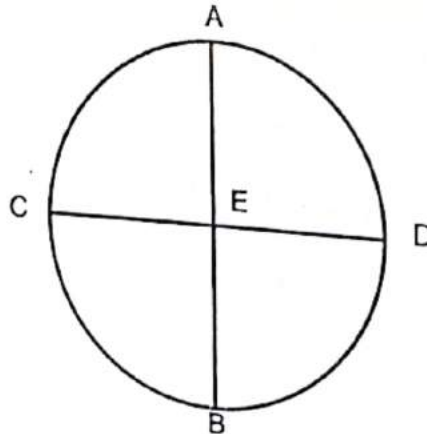
پنڈولم کو دائرے کے مرکز "E" پر لٹکائیں۔ پنڈولم کی دو حرکات ہوں گی یا خط A--B کی سیدھ میں حرکت کرنی شروع کر دیگا یا خط C--D کی سیدھ میں حرکت کریگا۔ ذہن کو نیوٹرل رکھیں۔ فرض کیا پنڈولم C--D کی سیدھ میں صرف C پر پہنچے گا جہاں پر محیط لائن ہے تو C سے D کی طرف روانہ ہوگا۔ اگر پنڈولم کو C اور D سے آگے لے جائیں گے تو حرکت بند ہو جائیگی۔ پنڈولم کا اصول ہے کہ وہ ایک لائن میں حرکت کر رہا ہو تو اس کی حرکت کے سامنے کوئی لائن کھینچ دی جائے تو پنڈولم اس کو عبور نہیں کریگا یہ لائن دیوار کا کام کریگی۔

۴۔ اپنے سامنے ٹیبل پر سفید کاغذ پر کسی دھات کا کوئی سکہ (Coin) رکھ دیں۔ اس کے اوپر ایک اور سفید کاغذ رکھیں تا کہ سکہ نظر نہ آئے اب پنڈولم کو اس کاغذ کے اوپر لٹکا کر آہستہ آہستہ سرکاتے جائیں۔ جہاں سکہ ہوگا اس پر پنڈولم مثبت (Clockwise) گھومے گا۔ اس مشق کو بار بار دہرائیں۔

جب آپ ایک ہاتھ سے پنڈولم استعمال کر رہے ہیں اور پنڈولم کی حرکت کے دوران اگر دوسرے ہاتھ کی انگلی پنڈولم کے نزدیک لائیں تو پنڈولم رک جائے گا کیونکہ آپ کی اپنی برقی مقناطیسی قوت کا دائرہ مکمل ہو جائے گا۔ پنڈولم کی پریکٹس کے لئے دیگر کئی ایک مشقیں بھی ہیں۔ مثلاً ٹیکنیکل مشقیں جو ذرا مشکل ہیں لیکن یہاں میں ان کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ شروع میں مندرجہ بالا مشقیں ہی کافی ہیں۔ ایک دفعہ پنڈولم کو استعمال کیا جائے تو یہ کسی حد تک آپریٹر کی اپنی Electromagnetic شعاعوں کی وجہ سے چارج ہو جاتا ہے لہٰذا اس کو دوبارہ نیوٹرل کرنے کے لئے چند لمحوں کے لئے دونوں ہاتھوں میں باری باری پکڑنا چاہیے پھر دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں۔

میڈیکل ریڈی ایستھیسیا - Medical Radiesthesia:۔

جیسا کہ شروع میں بتایا گیا کہ پنڈولم کا استعمال صدیوں سے ہو رہا ہے لیکن طبی شعبے میں اس کا استعمال بیسویں صدی کے اوائل میں ہوا جب کیلیفورنیا کے ڈاکٹر ابرام نے پہلی دفعہ ریڈیانک کی سائنس کو طبی مقاصد کے لئے استعمال شروع کیا جو پنڈولم کے بغیر ممکن نہ تھا۔ 1947ء میں سب سے پہلے برطانوی ڈاکٹر بروس کوپن نے ریڈیانک کمپیوٹر ایجاد کیا جو آجکل اپنی انتہائی ترقی یافتہ (Advanced) شکل میں دنیا کے بیشتر ممالک میں استعمال ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں ہومیو پیتھ کی اکثریت ریڈیانک کے ذریعے انسانی بیماریوں کی ریسرچ،

تشخیص اور ہومیو پیتھی ادویات کے ذریعے کامیابی سے علاج کر رہے ہیں۔ ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیا نک کے ذریعے ہومیو پیتھی کی پریکٹس نہ صرف آسان ہے بلکہ اس سے 100 فیصد کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ پنڈولم کے ذریعے انسانی امراض کی تشخیص بغیر ریڈیا نک کمپیوٹر کے بھی ایک حد تک کی جاسکتی ہے۔ یہ طریقہ، جس کا اگلے صفحات میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، یورپ، خاص طور پر فرانس میں کافی مقبول ہے۔ پنڈولم اور ریڈیا نک کمپیوٹر کے ذریعے تمام انسانی عوارض کی تشخیص اور وجوہات کا انتہائی گہرائی سے مطالعہ کیا جاتا ہے اور مختلف بیماریوں کو ان کے ظاہر ہونے سے قبل ہی معلوم کر کے ہومیو پیتھی کی Prophylactic ادویات سے ختم کی جاتی ہیں۔ کوئی بیماری یک دم یا کوئی سُوِچ (Switch) آن کرنے سے پیدا نہیں ہوتی۔ کسی بھی بیماری کی ظاہری، دماغی اور جسمانی علامات ظاہر ہونے میں وقت لگتا ہے کیونکہ اس کی وجوہات کچھ عرصہ سے اندر پیدا ہو رہی ہوتی ہیں جس سے انسانی خلیوں کا فعل متاثر ہوتا ہے۔ مثلاً وائرس یا جراثیم جب انسان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے جو طبعی تبدیلیاں یا نقصانات ہوتے ہیں، ان کی علامات ظاہر ہونے میں وقت لگتا ہے۔ ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیا نک کے ذریعے ان علامات کے ظہور سے بہت پہلے آنے والی بیماریوں کا پتہ لگا کر نہ صرف حفاظتی تدابیر کی جاسکتی ہیں بلکہ ہومیو پیتھی کی ادویات کے ذریعے ان کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً عام قسم کے زکام کی پہلی علامت کے ظاہر ہونے سے 36 گھنٹے پہلے پتہ لگا کر Prophylactic تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔ اگر آپ کے پاس ریڈیا نک کمپیوٹر نہیں ہے تو کوئی بات نہیں۔ صرف پنڈولم کے استعمال سے بھی آپ کسی حد تک ہومیو پیتھی کی پریکٹس کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق ہر انسان کے تین سطحیں (Self) ہوتی ہیں:۔

Lower Self i.e., Body

Middle Self i.e., Mind

Higher Self i.e., Spiritual Self

لوئر سیلف یعنی جسم، مڈل سیلف یعنی دماغ کے تابع ہوتا ہے اور مڈل سیلف یعنی دماغ، ہائر سیلف یعنی سپریچوئل سیلف کے تابع ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ریڈی ایستھیسیا کوئی طریقۂ علاج (Therapy) نہیں ہے۔ پنڈولم لوگوں کا علاج نہیں کرتا۔ یہ انسان کی اپنی ہی دماغی نفیس

قوتوں کی درست (Accurate) تشریح ہے جو وہ پنڈولم کی حرکات (Movement) سے اخذ کرتا ہے۔ اس لئے بغور مطالعے اور محنت سے ایک معالج، چاہے وہ طب کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، پنڈولم کے ذریعے اپنے طریقۂ علاج (Therapy) کو درست سمت پر ڈال کر حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ پنڈولم صرف قدرتی طریقۂ علاج میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی لئے دنیا میں بے شمار ہومیوپیتھ اپنی پریکٹس کی کامیابی کے لئے پنڈولم کا استعمال کر رہے ہیں۔ ہومیوپیتھی میں امراض کی تشخیص، ادویات اور ان کی پوٹینسی کے انتخاب وغیرہ، کے لئے یہ طریقہ کامیابی سے استعمال ہوتا ہے۔

پنڈولم کے ذریعے دوا اور پوٹینسی کا انتخاب:۔

ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں دو کام بنیادی حیثیت رکھتے ہیں جو نہایت مشکل، محنت اور وقت طلب ہیں۔ ایک صحیح دوا کا انتخاب اور دوسرا دوا کی درست پوٹینسی کا انتخاب۔ بالمثل دوا کے انتخاب کے لئے ریپرٹری Repertory کا طریقہ بہت مشکل اور وقت طلب ہے۔ لیکن اس سے بھی بالمثل دوا کے انتخاب کی کوئی گارنٹی نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ تجربے میں آیا ہے کہ اکثر اوقات نہ تو مریض پوری علامات سے ڈاکٹر کو آگاہ کر سکتا ہے اور نہ ہی ڈاکٹر مکمل معلومات لے سکتا ہے۔ اس لئے غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی کی صحیح دوا اور درست پوٹینسی کا حصول بھی مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ ڈاکٹر اپنی طرف سے تو بہترین لیبارٹری کی ادویات یا امپورٹڈ ادویات پر قناعت کرتا ہے لیکن کئی دفعہ ان ادویات سے مناسب نتیجہ نہیں ملتا کیونکہ ہر علاقے کی آب و ہوا اور مقامی حالات کے مطابق بنیادی میٹریل کی خصوصیات بھی تبدیل ہوتی ہیں۔ بنیادی میٹریل (Source Material) (معدنیات، پودے وغیرہ) جن کو مختلف ممالک سے حاصل کیا جاتا ہے کا Chemical Composition بھی مختلف ہو سکتا ہے۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر علامات اور اپنے تجربے کی بناء پر بالمثل دوا تجویز کرتا ہے لیکن کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ پھر بارہا دفعہ دوا اور پوٹینسی تبدیل کرنے کے باوجود کوئی مثبت نتیجہ نہیں نکلتا۔ اگر ڈاکٹر پنڈولم کے استعمال میں مہارت رکھتا ہو تو دوا کی درستگی کو بھی آسانی سے جان سکتا ہے۔ اس طرح اگر شروع میں صحیح دوا اور پوٹینسی کا انتخاب ہو جائے تو فوری علاج والے کیسز میں بھی کامیابی یقینی ہے۔ علامات لینے میں معمولی غلطی کی وجہ سے اکثر ایسے حالات سے واسطہ پڑتا ہے کہ اگر پیٹ میں درد یا گیس کا مریض آتا ہے تو اس کی علامات لینے کے بعد ہم دوائی تجویز کر دیتے ہیں لیکن مریض ٹھیک

نہیں ہوتا۔ اگر ہم نے Ipecacuanha یا Colocynthis دی ہے تو وقتی طور پر تھوڑی دیر کے لئے تو آفاقہ ہوگا۔ لیکن پھر تکلیف شروع ہو جائیگی اور پھر جب مختلف ادویات کے استعمال کے بعد پلساٹلا کی باری آتی ہے تو مریض مکمل طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے حالانکہ مریض بتاتا ہے کہ اس نے تو چکنائی والی اشیاء زیادہ استعمال نہیں کی بلکہ صرف آم کھایا ہے۔ ایک ایسا ہومیو پیتھ جو ریڈیانک سسٹم کا تجربہ رکھتا ہے اور پنڈولم کی مناسب ریاضت کی ہوئی ہے، صرف چند منٹوں میں مریض کی دوا (Pulsatilla) اوراس کی پوٹینسی حاصل کر لیتا ہے اوراس طرح ہومیو پیتھ اور ہومیو پیتھی کی کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی ہومیو پیتھ کے پاس ریڈیانک کمپیوٹر نہیں ہے یا ریڈیانک کی پوری معلومات نہیں رکھتا تو بھی فکر کی کوئی بات نہیں۔ بغیر ریڈیانک کمپیوٹر کے بھی عام امراض میں صرف پنڈولم کے استعمال سے بالمثل ادویات اور پوٹینسی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ایک اچھا ہومیو پیتھ جس کو میٹریا میڈیکا کا علم ہے وہ صرف پنڈولم کی مدد سے چندمنٹ میں مریض کی صحیح دوااوراس کی پوٹینسی دریافت کر لیتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے۔ مثال کے طور پر کوئی قے اور پیٹ درد کا مریض آئے تو اس کے ہاتھ پر چند متعلقہ دوائیاں مثلاً اپیکاک، آرسینک، پلساٹلا، کولوسنتھس ، وغیرہ پہلے 30اور پھر 200پوٹینسی میں، رکھ کر پنڈولم ان کے اوپر باری باری استعمال کریں اور دیکھیں کہ کس دوا پر پنڈولم مثبت یعنی Clockwise حرکت کرتا ہے۔ جس دوا پر پنڈولم کا مثبت نتیجہ ملے وہ مریض کی اصلی دوائی ہے جواس کا جسم اس وقت مانگ رہا ہے۔ ان تینوں دوائیوں کو باری باری مریض کے ہاتھ پر رکھ کر پنڈولم سے چیک کریں۔ جس دوا پر پنڈولم تیزی سے مثبت چکرلگائے یا زیادہ طاقت سے (forcefully) گھومے وہی مریض کی اصلی دوا ہے۔ اس دوا کی ایک خوراک مریض کو دیں۔ اس کے بعد دوسری دونوں دوائیاں باری باری چیک کریں تو مثبت چکر نہیں ظاہر ہونگے بلکہ نیوٹرل حرکت ہوگی کیونکہ مریض کو اس کی اصلی دوا مل گئی اوراس کو دوسری ادویات کی ضرورت نہیں رہی۔ بعض اوقات Food Poisoning کے مریض کو شروع میں آرسینک البم 30 چیک کر کے ایک خوراک دے دیں تو دوسری ادویات بہت اچھا کام کرینگی۔ مریض منٹوں میں بہتر ہو جائیگا۔ یہ طریقہ عام حادبیماریوں میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

پنڈولم سے مرض کی تشخیص کا طریقہ:۔

پنڈولم سے تشخیص (Pendulum Diagnosis) ایک آرٹ ہے جس پر یورپ میں

بے شمار تصانیف ملتی ہیں۔ یورپ میں اکثر ہومیو پیتھ ڈاکٹر یا Natural Diagnostician صرف پنڈولم کے استعمال سے مریض کے جسم اور دماغ کی تمام بیماریوں کی تشخیص کر لیتے ہیں اور دوا بھی تجویز کر دیتے ہیں۔ اکثر حاد امراض میں مرض کی تصدیق پنڈولم کے ذریعے آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ مثلاً اگر ڈاکٹر کے پاس کوئی ایسا مریض آتا ہے جس کو سر درد رہتا ہے جس کی علامات مبہم سی ہیں۔ معالج کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آیا اس کو سر درد میگرین کی وجہ سے ہے یا بلند فشار خون Hypertension کی وجہ سے ہے۔ ایسے کیس میں پنڈولم کے ذریعے بہت آسانی سے مرض کی تشخیص بھی ہو جاتی ہے اور بالمثل دوا کا انتخاب بھی ہو جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے میگرین کی دوا یا جو بھی ادویات ڈاکٹر مناسب سمجھے مریض کے ہاتھ پر رکھ کر پنڈولم سے چیک کرے۔ اگر مثبت نتیجہ ظاہر ہو تو معلوم ہو گیا کہ مریض کو سر درد میگرین کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اس کا جسم یہ دوا مانگ رہا ہے۔ اگر نتیجہ منفی ہو تو بلند فشار خون کی دوا چیک کرے اور اسی طرح گیس کی دوا چیک کرے۔ جو دوا مثبت ظاہر ہو گی وہ اس مریض کی دوا ہو گی۔ لہٰذا مرض کی تشخیص بھی ہو گئی اور علاج بھی آسان ہو گیا۔ اگر معالج کے پاس کوئی ایسا مریض آئے جس کو سرطان کے مرض کا شک ہو اور علامات سے کوئی نتیجہ نہ نکل سکے تو Carcinosinum 200 اس کے ہاتھ پر رکھ کر پنڈولم سے چیک کرے۔ اگر مثبت ظاہر ہو تو کینسر کے مرض کی تصدیق ہو گئی اور ہومیو پیتھ اور ہومیو پیتھی کی دھاک بیٹھ گئی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پریکٹیشنر کو پنڈولم پر عبور ہو ورنہ غلطی کا امکان ہے۔

پنڈولم سے امراض کی تشخیص کا ایک اور طریقہ بھی یورپ، خاص طور پر فرانس میں کافی مقبول ہے۔ اس کیلئے آپریٹر کو انسانی اناٹومی Anatomy اور پیتھالوجی Pathology کا خاطر خواہ علم ہونا ضروری ہے۔ مریض کو لٹا دیا جاتا ہے۔ کمرے میں آپریٹر اور مریض کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔ مریض کی علامات اور بیماری کی نوعیت معلوم کر کے آپریٹر پنڈولم کو مریض کے متعلقہ حصے پر استعمال کرتا ہے۔ مثلاً کسی مریض کو گردوں کی تکلیف ہے تو گردوں کی جگہ پر پنڈولم لٹکا کر مثبت اور منفی حرکات نوٹ کی جاتی ہیں۔ پہلے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ گردے مجموعی طور پر درست کام کر رہے ہیں اگر ایسا ہے تو پنڈولم مثبت Clockwise گھوم جائیگا۔ گردوں کے فعل کی خرابی کی صورت میں پنڈولم منفی Anti-clockwise گھومے گا۔ اسی طرح ہر گردہ علیحدہ علیحدہ چیک کیا جا سکتا ہے۔ آپریٹر اپنی تمام توجہ اپنے کام یعنی گردوں کی تشخیص پر مرکوز کرتا ہے۔ بیماری اور اس کی نوعیت یا شدت بھی چیک ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے آپریٹر اپنا سوال ذہن

میں لاتا ہے اور پنڈولم مثبت یا منفی حرکت کر کے جواب دیتا ہے۔ اسی طرح مریض کے دیگر اعضا (Organs) چیک کیے جاتے ہیں اور امراض کی تشخیص کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ ذرا مشکل ہے اس کے لئے کافی ریاضت اور مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔

پنڈولم سے غذا ٹیسٹ کرنے کا طریقہ:۔

پنڈولم کے ذریعے کسی قسم کی غذا یا کوئی شے جو انسان اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے یا جسم پر استعمال کرتا ہے، آسانی سے ٹیسٹ کی جاسکتی ہے۔ چونکہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے اس لئے ایک قسم کی غذا ہر انسان کو راس نہیں آتی مثلاً آپ نے دیکھا ہوگا کہ کچھ لوگوں کو چاول بہت راس آتے ہیں لیکن کچھ لوگوں کو نقصان دیتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو موٹا گوشت (Beef) راس آتا ہے لیکن دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اسی طرح کچھ پکوان اگر ایک شخص کو راس آتے ہیں لیکن دوسرے کو نقصان دیتے ہیں۔ اسی طرح مختلف اشیاء کو تیار کرنے کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ کسی کو اُبلے ہوئے (سفید) چاول راس آتے ہیں۔ لیکن پلاؤ راس نہیں آتا اگر کھانے سے پہلے اس بات کا پتہ چل جائے کہ کون سی غذا راس آئے گی تو کئی قسم کے مسائل اور بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔ طریقہ نہایت آسان ہے بشرطیکہ پنڈولم کی مہارت حاصل کی ہوئی ہو۔ جو غذا بھی چیک کرنی ہو اسے برتن میں یا اس کا نمونہ سفید کاغذ پر ڈال کر اس کے اوپر تقریباً ڈیڑھ انچ کے فاصلے پر اپنا یا مریض کا ہاتھ الٹا کر کے رکھیں۔ ہتھیلی نیچے کی جانب ہو۔ ہاتھ کے اوپر تقریباً ایک یا ڈیڑھ انچ کے فاصلے پر پنڈولم لٹکائیں اور اس کی حرکت کا انتظار کریں۔ تقریباً 10 سے 30 سیکنڈ میں پنڈولم حرکت شروع کریگا۔ اگر پنڈولم مثبت (Clockwise) حرکت کرے تو یہ غذا مفید ہوگی اور منفی (Anti-clockwise) حرکت کرے تو مضر ہوگی۔ اگر پنڈولم گھومنے کی بجائے سیدھا آگے پیچھے حرکت کرے تو غذا کا فائدہ نہ نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ پنڈولم جتنی تیزی سے مثبت یا منفی حرکت کریگا اتنا ہی مفید یا نقصان دہ اثر ظاہر ہوگا۔ ایسی غذا جو عام طور پر ایک شخص کو راس تو ہے لیکن وہی غذا اگر باسی ہو جائے۔ اس میں جراثیم پیدا ہو جائیں یا پکانے کا طریقہ مضر صحت (Unhygienic) ہو تو یہ بھی منفی ظاہر ہوگی۔ لہٰذا پنڈولم سے مضر صحت غذا کی کھانے سے پہلے ہی نشاندہی ہو جاتی ہے اور انسان بیماری سے بچ جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اشخاص کو کسی بیماری کی وجہ سے کوئی خاص غذا راس نہیں آتی تو پنڈولم سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی مریض کو معدے کا السر ہے تو اسے مرچ مصالحے والی اشیاء منفی یعنی نقصان دہ ظاہر ہونگی۔ اگر غذا اس طرح کی ہو کہ

اس پر ہاتھ نہ رکھا جا سکے تو اس کا ایک نمونہ صاف اور سفید کاغذ پر رکھ کر یا شفاف اور صاف شیشی میں ڈال کر چیک ہو سکتی ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی پر سفید کاغذ پر غذا کا نمونہ ڈال کر چیک کیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جو شے چیک کی جائے وہ ہاتھ کو Touch نہ کرے اگر ایسا ہو جائے تو پنڈولم نیوٹرل (Neutral) حرکت کریگا۔ اگر غذا کھائی ہو یا اس کا معمولی سا ٹکڑا منہ میں ڈال کر نکال دیں تو بھی پنڈولم کی حرکت نیوٹرل ہوگی۔

انسان کا قدرتی میلان - Aptitude :-

آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر انسان کا کسی مخصوص شعبہ یا کام کی طرف ایک قدرتی میلان (Aptitude) ہوتا ہے۔ اگر وہ اس کام یا شعبہ میں مصروف ہو جائے جس میں اس کا قدرتی میلان یا رجحان ہے تو اس کیلئے کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ اس کام کو دوسروں کی نسبت انتہائی اچھے طریقے سے کر سکتا ہے کیونکہ اس کی دماغی صلاحیتیں (Dormant Mental Faculties) بیدار ہو کر اس کی رہنمائی کرتی ہیں اور وہ اپنے کام میں حیران کن اختراعیں اور جدت (Innovations) پیدا کرتا ہے اور کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔ مغربی ممالک میں کسی شعبے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے Right Man for the Right Job کے اصول کو اپنایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں جہاں لوگوں کی اکثریت معاشی مسائل کو حل کرنے میں زندگی گزار دیتی ہے، کو اپنے میلان کے مطابق شعبے کے انتخاب کے مواقع کم ملتے ہیں۔ نتیجتاً اکثر لوگوں کو مرتے دم تک اپنے قدرتی میلان کے مطابق کام یا شعبے کا پتہ نہیں چلتا۔ لیکن اگر اپنے صحیح کام یا شعبے کا پتہ چل جائے تو کوئی ماہر کاریگر بن جاتا ہے تو کوئی ماہر فنکار یا ماہر ڈاکٹر بن جاتا ہے۔ طب کے شعبے میں بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ ذہین افراد میڈیکل کی ڈگری تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن ہر کوئی ماہر معالج نہیں بن سکتا جس کی سب سے بڑی مثال ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن کی ہے۔ وہ لاکھوں میں ایک ایسا ڈاکٹر تھا جس نے طبی شعبے میں ایک قدرتی اور انتہائی مفید سائنس کو متعارف کیا۔ اس زمانے میں یورپ میں ہزاروں ڈاکٹر تھے لیکن ہانیمن ایک ہی تھا جس کو قدرت نے خاص صلاحیتوں سے نوازا اور اس نے اپنی تمام زندگی ان صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ اسی طرح ریڈی ایستھیسیا بھی ایک ایسی قدرتی سائنس ہے جس میں انسان اپنی قدرتی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے مہارت حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے بھی اگر قدرتی میلان (Aptitude) ہو تو سونے پہ سہاگے کا کام کرتا

ہے۔ شعاعوں کو جانچنے کی حس (Ray Detecting Sense) تقریباً ہر انسان میں کم وبیش موجود ہوتی ہے۔ کسی میں کم، کسی میں زیادہ اور کسی میں مخفی (Dormant) جو پریکٹس اور ریاضت سے اجاگر کی جاسکتی ہے۔

ادراک - Perception:۔

انسان کے دماغ میں کچھ ایسی صلاحیتیں موجود ہیں جن کا ادراک ہی اسے دوسرے ذی روحوں سے منفرد بناتا ہے۔ انسان اپنے دماغ میں محسوس کرنے کی قوتوں (Sensory Powers) کی وجہ سے مختلف حسّوں کو جانتا ہے۔ مثلاً آنکھوں سے دیکھنے کی حس، کانوں سے سننے کی حس، ناک سے سونگھنے کی حس، زبان سے ذائقے کی حس اور جلد سے چھونے کی حس۔ ان کا مرکز دماغ ہی ہے۔ اس کے علاوہ انسانی دماغ میں کچھ اور قوتیں بھی ہیں جن کا بیرونی عوامل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ایسے نقوش جو ہمارے تجربات کی بنا پر عرصۂ دراز تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہتے ہیں مثلاً ذہنی تصورات کا مجموعہ، خیالات (Ideas)، تجربات ومشاہدات، تجزیہ یا فیصلہ کرنے کی قوت، رائے (Opinion)، اور یقین یا یقین کامل وغیرہ، جو ہمارے روزمرہ کے معمولات میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ ادراک (Perception) کے زمرے میں نہیں آتیں۔ ریڈی ایستھیسیا کو سمجھنے کے لئے ان حقائق کو سمجھنا بھی ضروری ہے کیونکہ ہمیں ایک مخصوص قسم کے ادراک سے واسطہ پڑتا ہے جو آہستہ آہستہ وجدانیت (Intuition) کی قوت کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ پنڈولم کے مسلسل استعمال سے انسان کے اندر ٹیلی پیتھی اور وجدانیت (Intuition) پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اچھا پنڈولم آپریٹر جو کچھ عرصہ پوری لگن اور جذبے سے ریڈی ایستھیسیا کی پریکٹس کرتا رہے تو اس کی ایسی دماغی صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں جن کو بروئے کار لا کر پنڈولم کے ذریعے غیر حاضر شخص کے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے اور دوائی تجویز کر سکتا ہے۔ اس کی وجدانیت (Intuition) اس حد تک کام کرنے لگتی ہے کہ آنے والے واقعات و خطرات کو بھی بھانپ لیتا ہے۔ وجدانیت کے مختلف مراحل یا منازل (Stages) ہیں۔ وہ انسان جو پاکیزہ زندگی بسر کرتا ہے اور خلق خدا کو دکھ نہیں پہنچاتا بلکہ انسانیت سے پیار کرتا ہے۔ دکھی انسانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتا ہے تو اس کے اندر ایسی روحانی طاقتیں پیدا ہو جاتیں ہیں جنہیں ایک نقطے پر مرکوز کیا جا سکتا ہے جس سے دکھی انسانوں کے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ بدکردار اور انسانوں کو دکھ پہنچانے والے افراد میں یہ

قوت پیدا نہیں ہوتی۔ وہ ساری زندگی ایک گوشت پوست کے پُتلے کی طرح گزار کر مر جاتا ہے۔ مذہب کی بھی یہی تعلیم ہے۔ انسان اگر صحیح معنوں میں اس تعلیم کو اپنائے اور اپنے اندر کی قوتوں کو منظم کر کے ان کو انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے وقف کر دے تو اس کے اندر اونچے درجے کی روحانی طاقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ہماری تاریخ میں ایسے ولی اللہ گزرے ہیں جنہوں نے زندگی بھر عبادت اور ریاضت میں اپنے آپ کو غرق کیے رکھا اور انسانوں کی قابل قدر رہنمائی کرتے رہے اور اپنے اندر کی روحانی قوتوں سے انسانوں کو فیض یاب کرتے رہے۔ اس لئے ریڈی ایستھیسیا کے محققین نے سچ کہا ہے کہ ہر انسان کے اندر ایک پوری کائنات موجود ہے جس کو تحقیق اور محنت سے آشکار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے پنڈولم ہی نہایت مفید اور مستند ٹول (Tool) ہے۔

پنڈولم کے پراسرار علم کے بارے میں اتنے دلچسپ اور مفید حقائق پڑھنے کے بعد یقیناً آپ اس پر تحقیق کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہونگے۔ اس سائنس کے علم سے نئی دنیا کو دریافت کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ چاہے صرف ریڈی ایستھیسیا تک ہی محدود رہیں یا ہومیوپیتھی کی پریکٹس کو کامیاب بنانے کے لئے ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیانک سسٹم کو بھی استعمال میں لائیں۔ دونوں صورتوں میں اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ بہت جلد ایک وقت آئے گا جب آپ کو اپنی کاوشوں کا صلہ ملے گا اور آپ محسوس کرینگے کہ آپ نے وقت ضائع نہیں کیا۔

"Do things with a good grace, and you will find that in helping others, you are helping yourself more than you think."

--- A British Scientist

ریڈیانکس

RADIONICS

ریڈیانکس کیا ہے؟

ریڈیانکس دوالفاظ کا مجموعہ ہے۔"ریڈیو" اور "الیکٹرونکس"۔

یہ حقیقت بارہادفعہ سائنس کی رو سے ثابت ہوچکی ہے کہ تمام کائنات،بشمول ہماری زمین اوران کے اندر ہر شے متواتر حرکت میں ہے۔کوئی شے ساکن (Stationary) نہیں۔ہر شے اپنی ایک مخصوص فریکوئنسی پر وائبریٹ (Vibrate) کررہی ہے۔یہ بھی حقیقت ہے کہ جو شے وائبریٹ کرتی ہے اس میں سے انرجی خارج ہوتی ہے اوراس کی اپنی Wave-Length ہوتی ہے جونہایت لطیف شعاع (Subtle Ray) کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔اس کی اپنی فریکوئنسی بھی ہوتی ہے۔اس کو Subtle Energy بھی کہاجاسکتا ہے۔قدرت کے اس اصول کی مزید تشریح کرنے کے لئے ہمیں ایٹم کی ماہیت کا مختصراً جائزہ لینا ہوگا۔تقریباً دوصدیاں قبل سائنسدانوں نے یہ حقیقت پائی تھی کہ کائنات کی ہر شے نہ نظر آنے والے چھوٹے چھوٹے ذرات (Atoms) سے مل کر بنی ہے۔اور یہ کہ ایٹم سب سے چھوٹا ذرہ ہے۔لیکن بعد میں یہ حقیقت بھی آشکار ہوئی کہ ایٹم سے بھی چھوٹے ذرات موجود ہیں جو الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون کی شکل میں ایٹم کے اندر موجود ہیں۔ جن سے ایٹم کی حرکت یا تھرتھراہٹ (Vibration) پیدا ہوتی ہے۔ہر شے ایٹم کے ایک خاص فریکوئنسی پر وائبریٹ کرنے سے وجود میں آئی ہے۔کیونکہ جب بہت سے ایٹم مل کر ایک خاص فریکوئنسی پر وائبریٹ کرتے ہیں تو اشیاء کا وجود ظہور پذیر ہوتا ہے۔یہ لازمی ہے کہ جہاں وائبریشن ہوگی وہاں انرجی پیدا ہوگی۔اس انرجی کا نام الیکٹرومیگنیٹک ویوانرجی (Electromagnetic Wave Energy) رکھا گیا ہے۔ایٹم کی وائبریشن اورالیکٹرون اور پروٹون کی وائبریشن یا حرکت کی کمی بیشی کی وجہ سے ہر شے کی شکل و ماہیت مختلف ہوجاتی ہے۔یہ بھی حقیقت ہے کہ ایٹم کبھی فنا نہیں ہوتا بلکہ مختلف حالات اور ماحول میں اپنی شکل تبدیل کرلیتا ہے۔مثلاً زمین کے اندر مختلف دھاتیں کس طرح بنتی ہیں۔یہ بھی ایٹم کی مختلف فریکوئنسی کی وائبریشن کا نتیجہ ہیں۔جب مختلف دھاتوں کو ملا کر ان کی

کیمسٹری تبدیل کر دی جاتی ہے تو ایک نئی شے بن جاتی ہے۔لیکن یہ عارضی ہوتی ہے۔اس طرح سے معرضِ وجود آنے والی ہر شے کی اپنی عمر ہوتی ہے۔اس کے بعد اس کا عارضی وجود فنا ہو جاتا ہے اور ایٹم اپنی اصل حالت میں آجاتا ہے۔ایٹم کے اندر اور باہر ایک شے، جس میں ایٹم وائبریٹ کرتا ہے، کو ایتھر (Ether) کہا گیا ہے۔ایتھر کائنات میں سب سے زیادہ ہے۔ایتھر ایک موصل (Conductor) بھی ہے۔ایتھر نہ نظر آتا ہے اور نہ ہی اسے محسوس کیا جا سکتا ہے۔لیکن جب اس میں ایٹم وائبریٹ کرتے ہیں تو ہر شے میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔لہٰذا کائنات میں دو ہی شے ہیں۔ایٹم اور ایتھر۔ایتھر ایک ایسا موصل (Conductor) ہے جس میں Time and Space کوئی معنے نہیں رکھتے۔ایتھر کے ذریعے جو لہریں سفر کرتی ہیں انہیں کائنات کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچنے میں وقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔مثلاً ریڈیائی ویوز یا ٹیلی پیتھی کی لہریں (Waves) جو انسانی دماغ سے نکلتی ہیں، نہایت لطیف (Subtle) ہوتی ہیں۔جن کی اپنی Wave-Length اور فریکوئنسی ہوتی ہے۔انہی لہروں کے ذریعے انسانی دماغ اور جسم کے مختلف اعضاء اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

کائنات کی تین قوتیں - Three Forces of Universe:۔

یہاں یہ بھی ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ کائنات میں بے شمار طاقتیں (Forces) کام کر رہی ہیں جن میں سے صرف چند ایک کا ہی ادراک ہو سکا ہے۔تقریباً ایک صدی قبل سائنسدانوں نے کائنات کی تین قوتیں (Three forces of Universe) دریافت کیں۔جو الیکٹریسٹی یعنی برقی قوت، گریویٹی یعنی کششِ ثقل یا مقناطیسیت اور پولیرٹی (Electricity, Gravity & Polarity) ہیں۔یہ تینوں قوتیں پوری کائنات میں موجود ہیں اور انسان کے اندر بھی موجود ہیں جن سے ہمارے جسم کا ہر عضو اپنا مخصوص فعل جاری رکھتا ہے اور زندگی کو قائم و دائم رکھتا ہے۔

انسانی دماغ بھی برقی قوت پیدا کرنے کا پاور ہاؤس ہے۔دماغی خلیوں کی پیدا کردہ برقی قوت اعصابی نظام کے ذریعے پورے جسم کو کنٹرول کرنے کا ذریعہ ہے۔اگر کسی دماغی بیماری کی وجہ سے یا بڑھاپے کی وجہ سے دماغی خلیے کم برقی قوت پیدا کریں تو اعصابی نظام، پوری برقی قوت نہ ملنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے اور انسان تھوڑا سا کام کر کے تھک جاتا ہے۔چھوٹے بچے کے دماغ میں بہت زیادہ برقی قوت پیدا ہوتی ہے۔بچہ اپنی عمر کے پہلے سال میں لیٹے ہوئے جیسے

ہاتھ پاؤں مارتا ہے ایک جوان انسان نہیں مار سکتا۔ جب بچہ چلنا شروع کرتا ہے تو وہ سارا دن دوڑتا رہتا ہے تو تھکتا نہیں ۔ وہ ہر کام دوڑ کے کرتا ہے۔ جوں جوں اس کی عمر بڑھتی ہے اس کے دماغ میں برقی قوت کی پیداوار کم ہوتی جاتی ہے اور جب دماغی پاور ہاؤس برقی قوت پیدا کرنا بند کر دیتا ہے تو موت واقع ہوجاتی ہے۔

زندگی حرکت کا نام ہے۔ جہاں ایٹم کے ذرات کی حرکت ہوگی وہاں برقی رو پیدا ہوگی۔ جہاں برقی رو پیدا ہوگی وہاں مقناطیسی فیلڈ (Magnetic Field) پیدا ہوگی۔ جہاں مقناطیسی فیلڈ پیدا ہوگی وہاں پولیرٹی (Polarity) ہوگی۔ کائنات میں کوئی جسم ایسا نہیں جس کے گرد مقناطیسی فیلڈ نہ ہو۔ پولیرٹی پوری کائنات میں موجود ہے اور انسان کے اندر بھی موجود ہے۔ ہر مقناطیس کے دو پول ہوتے ہیں۔ مثبت اور منفی، (North & South Poles)۔ مقناطیسی اصول کے مطابق نارتھ پول، نارتھ پول سے اور ساؤتھ پول، ساؤتھ پول سے دور بھاگتا ہے۔ اور نارتھ پول، ساؤتھ پول اور ساؤتھ پول، نارتھ پول کو کھینچتا (Attract) کرتا ہے اور قریب آ کر چمٹ جاتا ہے۔ انسان کے اندر پولیرٹی کی سب سے بڑی مثال انسانی جنس (Gender) ہے۔ اسی اصول کے تحت ہر ذی روح بشمول انسان کی دو اقسام ہیں: مثبت (Positive) اور منفی (Negative)۔ اس اصول کے تحت مرد یعنی مذکر مثبت اور عورت یعنی مؤنث منفی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذکر مؤنث کو attract کرتا ہے اور ہر مؤنث، مذکر کو Attract کرتی ہے۔ باپ کو بیٹے کی نسبت بیٹی کیوں زیادہ اچھی لگتی ہے؟ بیٹے کو باپ کی نسبت ماں کیوں زیادہ اچھی لگتی ہے؟ یہ سب مرد اور عورت کے دماغ اور جسم سے مثبت اور منفی شعاعوں کے اخراج کی وجہ سے ہوتا ہے جن کو برقی مقناطیسی شعاعیں (Electro-Magnetic Rays) کہا جاتا ہے۔

دراصل پولیرٹی کا قانون ہی کائنات کی تخلیق کی بنیاد ہے۔ صرف مرد اور عورت ہی بچہ پیدا کر سکتے ہیں۔ مثبت اور منفی برقی رو ہی روشنی پیدا کر سکتی ہیں۔ ایسڈ (مثبت) اور الکلی (منفی) ہی کیمیکل کمپاونڈ کی شکل میں ایک نئی حقیقت کا روپ دھار سکتے ہیں۔ قدرت کی تمام تخلیق دو قوتوں (جو ایک دوسرے سے متضاد ہوں) کے ملاپ سے وجود میں آتی ہیں۔ لہٰذا مثبت اور منفی پولیرٹی کا قانون ہی اصل بنیادی قانون قدرت ہے۔

کبھی ہم نے سوچا ہے کہ کسی اجنبی جگہ پر جہاں مختلف قسم کے افراد موجود ہوں تو اکثر ہمیں

کوئی خاص شخص، جسے ہم جانتے بھی نہیں یا اس سے کبھی بات بھی نہیں کی، سے انجانے احساس کے تحت زیادہ مرعوب ہوتے ہیں اور اس سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ جبکہ دوسرے کی فرد سے ایسا نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہم کسی انتظار گاہ میں بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں تو کوئی شخص پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے تو بے چینی سی محسوس کرتے ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ یا تو یہ آدمی یہاں سے چلا جائے یا ہم اٹھ کر کسی اور جگہ بیٹھ جائیں۔ جبکہ کوئی دوسرا اجنبی شخص قریب آ کر بیٹھ جاتا ہے تو ہمیں سکون اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ یہ شخص یہاں بیٹھا رہے اور اس سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ احساس ایسے شخص میں زیادہ عیاں ہوتا ہے جو حساس ہوگا۔ دوسرے کچھ بھی محسوس نہیں کرینگے۔ دراصل ہر انسان کی اپنی شعاعیں جو اس کے جسم سے خارج ہوتی ہیں وہ دوسروں پر منفی یا مثبت ردعمل پیدا کرتی ہیں۔ جو ہمارے احساسات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہر انسان کے دماغ اور جسم سے نکلنے والی شعاعیں اس کی اپنی مخصوص شخصیت کی عکاسی کرتی ہیں جو ہر دوسرے انسان سے مختلف ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہر انسان دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح ہر انسان کی اپنی مجموعی یا بنیادی شعاع (Fundamental Ray - FR) بھی ہوتی ہے جو دماغی و جسمانی شعاعوں سے مل کر بنتی ہے۔ یہ FR ہر انسان کی اپنی مخصوص اور منفرد ہوتی ہے جو کسی دوسرے کی FR سے نہیں ملتی۔ جیسے کہ کسی دو انسانوں کے انگلیوں کے نشانات (Finger Print) یا Voice Print وغیرہ، ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔

FR میں اس انسان کے دماغ، جسم اور روح کا مکمل Pattern ہوتا ہے۔ FR ایک رابطے کا ذریعہ بھی ہے۔ اگر کسی انسان کے خون کا نمونہ (Blood Specimen) حاصل کر لیا جائے تو وہ دنیا میں جہاں بھی چلا جائے تو اس کا رابطہ اپنے Specimen سے بذریعہ ایتھر قائم رہے گا اور اس طرح ریڈیانک کمپیوٹر کے ذریعے اس کے دماغ اور جسمانی امراض کی تشخیص کی جاسکے گی اور دوا براڈ کاسٹ (Broadcast) کی جاسکے گی۔ جب تک انسان زندہ رہے گا اس کا رابطہ اس کے Specimen سے بذریعہ FR قائم رہے گا اور جب اس کی موت واقع ہو جائے گی تو یہ رابطہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائے گا۔ بادی النظر میں بات غیر منطقی سی لگتی ہے۔ لیکن جب پریکٹس کی جائے تو اس حقیقت پر یقین ہو جاتا ہے۔ پچھلی کئی دہائیوں سے دنیا میں بے شمار پریکٹیشنرز اس سسٹم پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ Blood Specimen اچھی طرح محفوظ کر لیا جائے تا کہ کسی پرفیوم یا کیمیکل وغیرہ سے آلودہ

(Contaminated) نہ ہو جائے اور یہ خالص (Pure) حالت میں ہو۔

ریڈیانک انسٹرومنٹ (کمپیوٹر) - Radionic Instrument:۔

انسان کے دماغ اور جسم سے ہمہ وقت بے شمار قسم کی شعاعیں خارج ہوتی ہیں اور انسانی دماغ اور جسم میں ہر وقت بے شمار قسم کی شعاعیں جذب ہوتی ہیں۔لہٰذا انسانی دماغ اور جسم ایک قسم کا ٹرانسمٹر (Transmitter) بھی ہے اور ریسیور (Receiver) بھی ہے۔ یہ شعاعیں بشمول FR نہایت لطیف (Subtle) ہوتی ہیں جو پنڈولم اور ریڈیانک سسٹم سے detect کی جا سکتی ہیں۔انسانی دماغ اور جسم کا ہر عضو ہر وقت وائبریٹ کرتا ہے اور ہر ایک، چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے عضو کی وائبریشن کی طاقت (Vibratory energy) کی اپنی Wave-Length اور فریکوئنسی ہوتی ہے جو اس عضو سے نہایت لطیف شعاع (Subtle Ray) کی شکل میں خارج ہوتی ہے جس سے ہم ریڈیانک کمپیوٹر اور پنڈولم کی مدد سے اس عضو کی کارکردگی (Over-Function or Under-Function) کو نہایت درستگی سے (Accurately) چیک کر سکتے ہیں۔اسی طرح ہر بیماری جو سرگرم (Active) ہو اور انسانی دماغ اور جسم کے فعل پر اثر انداز ہو رہی ہو، تو اس کو بھی نہایت درستگی سے (Accurately) چیک کر سکتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ریڈیانکس کا تعلق نہایت لطیف قوتوں (Subtle Energies) سے ہے جو ہر زندہ اجسام سے ان کی انرجی کی لطیف شعاعوں (Subtle Rays) کی صورت میں خارج ہوتی ہیں۔جن کو شناخت (Detect) کرنے کا سب سے اچھا طریقہ ریڈیایستھیسیا اور ریڈیانک کمپیوٹر ہیں۔جن سے ان کی شناخت اور ماہیت کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور کے ریڈیانکس کے اصول امریکن ڈاکٹر البرٹ ابرامز (Dr. Albert Abrams 1863-1924) نے بیسویں صدی کے اوائل میں وضع کئے۔مختلف امراض کی نشاندہی کرنے اور ان کا مطالعہ کرنے کے لئے Variable Resistance Box بنایا۔مثلاً اس نے دریافت کیا کہ کینسر کے مرض کو 50 Ohm پر جانچا جا سکتا ہے۔اسی طرح دیگر امراض کی Resistance Values معلوم کیں،جن کی مدد سے ان امراض کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ڈاکٹر ابرامز نے مختلف امراض میں ہومیوپیتھی کی ادویات کی کارکردگی معلوم کرنے کے لئے ریڈیانکس کے اصول وضع کئے جو آج ترقی یافتہ شکل میں پوری دنیا میں استعمال

ہور ہے ہیں۔ مریض کا Specimen یعنی خون کا قطرہ یا لعاب وغیرہ، ریڈیانک کمپیوٹر (جو ایک Variable Resistance Box بھی ہے) کے مخصوص کپ میں رکھ کر پنڈولم کی مدد سے مختلف اعضاء کی کارکردگی (Over-function or Under-function) اور بیماریوں کو جانچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دماغ اور جسم کے تمام اعضاء (Organs) کی کارکردگی کو چیک کر کے امراض کی تشخیص کی جاتی ہے۔ ریڈیانکس کے ذریعے انسانی بیماریوں کی تحقیق اور تشخیص نہایت آسان ہوگئی ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کے بیکٹیریا، وائرس، طفیلی کیڑے (Parasites)، زہریلے مادے، الرجی، مختلف ادویات اور کیمیکلز کے اثرات، نہایت درستگی سے (Accurately) معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے اس کو ٹیکنیکل زبان میں Radionic Instrument کہا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر اسے ریڈیانک کمپیوٹر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ٹیکنیکل یا روایتی اصطلاح میں کمپیوٹر نہیں ہے۔

جرمن، برطانوی اور امریکن سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کی سال ہا سال کی کاوشوں کی بدولت آج ریڈیانک سسٹم نہایت ترقی یافتہ شکل میں موجود ہے جس سے دنیا بھر میں بے شمار پریکٹیشنرز اور ہومیوپیتھک معالج فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ریڈیانکس کے ذریعے نہ صرف انسانی امراض بلکہ حیوانات کی بیماریوں کی تحقیق اور علاج کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں زراعت کے شعبے میں نباتات کی بیماریوں کی تشخیص وتحقیق اور مناسب کھاد (Fertilizers) کا انتخاب ریڈیانکس کے ذریعے آسانی سے کیا جاتا ہے اور مناسب علاج کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں ریڈیانکس کی ریسرچ اور ترقی میں سب سے زیادہ نمایاں کردار برطانوی ڈاکٹر بروس کوپن [Dr. Bruce Copen (1923-1998)] کا ہے۔ جس نے 1947ء میں ریڈیانک انسٹرومنٹ (کمپیوٹر) ایجاد کیا اور ہومیوپیتھی اور ریڈیانکس کو یکجا کر کے نئی اختراعیں متعارف کرائیں۔

ریڈیانکس کا ہومیوپیتھی میں استعمال:۔

ریڈیانک سسٹم کو ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں نہایت کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ ریڈیانکس کے بنیادی اصول اور ہومیوپیتھی کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں جو بنیادی قدرتی اصول ہیں۔ ریڈیانکس کے استعمال سے ہومیوپیتھی کی پریکٹس میں حائل مشکلات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور

علاج میں درستگی (Accuracy) یقینی ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر انسانی بیماریوں کی تشخیص اور تجزیہ اتنی تفصیل اور گہرائی سے کیا جا سکتا ہے جو کسی دوسرے سسٹم میں ممکن نہیں۔ اس تشخیصی تجزیہ سے ہومیو پیتھ معالج کے لئے میٹریا میڈیکا کے مطابق ریمیڈی اور پوٹینسی کا انتخاب آسان بلکہ انتہائی درست (Accurate) ہو جاتا ہے۔ چونکہ ہومیو پیتھی میں انسانی عوارض پر تحقیق کے وسیع امکانات موجود ہیں اور ریڈیانکس میں بھی تحقیق نہایت آسان اور مستند ہوتی ہے، اس لئے دونوں سائنسز ایک دوسرے کے لئے Complimentary ہیں۔ ریڈیانکس کی سائنس طب کے دوسرے شعبوں میں بھی کامیابی سے استعمال ہوتی ہے۔ لیکن ہومیو پیتھی میں اس کا کردار نہایت مؤثر اور مفید ہے۔ ریڈیانکس اور ہومیو پیتھی میں قدرتی مماثلت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں شعبے بنیادی قوانینِ قدرت کے حامل ہیں۔ اس کے علاوہ ریڈیانکس کی سائنس دنیا میں کئی دیگر شعبوں میں بھی استعمال ہو رہی ہے۔

ریڈیانک کے مطالعے اور پریکٹس سے حیرانی ہوتی ہے کہ انسان قدرت کی پیچیدگیوں کو سمجھنے میں کس قدر گہرائی تک چلا گیا ہے اور آئندہ آنے والے وقتوں میں مزید گہرائیوں میں پہنچ کر کیا جانے کس قدر حیران کن انکشافات کریگا۔ ریڈیانک اور ریڈی ایستھیسیا یعنی پنڈولم، لگن اور تندہی کے ساتھ استعمال سے انسان کا وجدان (Intuition) اور اندرونی خفیہ قوتیں بیدار ہو کر معالج کو انسانی صحت کو درپیش عوارض کو ختم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ شاید پہلی دفعہ انسان کی روحانی طاقتیں اور سائنس مل کر نوعِ انسانی کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہیں؟

حساسیت - Sensitivity:۔

جیسا کہ ریڈی ایستھیسیا کے باب میں ذکر کیا گیا ہے کہ پنڈولم کا استعمال صرف ان حساس افراد کیلئے آسان ہوتا ہے جن کو مال پیسے کی زیادہ لالچ نہیں ہوتی اور انسانی خدمت اور بھلائی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ یہی اصول ریڈیانکس اور ہومیو پیتھی میں بھی کار بند ہوتا ہے۔ ریڈیانکس میں پریکٹیشنر کی حساسیت (Sensitivity) کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ ایک حساس پریکٹیشنر بہت جلد ریڈیانکس میں مثبت نتائج حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر کسی پریکٹیشنر کی حسّاسیّت کم ہے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ اگر وہ پوری لگن، تندہی اور توجہ (Devotion & Concentration) سے کوشش جاری رکھے تو اس کی حسّاسیّت بڑھتی رہتی ہے اور وہ بہت جلد حسّاسیّت کا مطلوبہ معیار حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے لئے ایک Radionicability

ٹیسٹ بھی موجود ہے جو ریڈیا نک کمپیوٹر پر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر اس کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ پریکٹیشنر خود ہی آہستہ آہستہ کامیابیوں کو محسوس کرنے لگتا ہے اور اس کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ایک ہومیو پیتھک پریکٹیشنر یا ایک عام مناسب پڑھے لکھے فرد کے لئے ریڈیانکس کو سیکھنا زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ اس لئے کسی خاص ٹریننگ کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف بنیادی اصولوں سے واقفیت ضروری ہے۔ ڈاکٹر بروس کوپن کی ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیانک کے موضوع پر تصانیف کا مطالعہ کیا جائے تو بہتر ہے۔ لیکن ہر صورت میں لگن، محنت اور ریاضت سے تھوڑے عرصہ میں مہارت آجاتی ہے۔ اگر پنڈولم کی پریکٹس ساتھ ہی شروع کی جائے تو بہت بہتر ہے۔ جب کچھ عرصہ کی پریکٹس کے بعد پریکٹیشنر میں اعتماد پیدا ہو جاتا ہے تو وہ خود ہی اپنے طریقے وضع کرتا ہے۔ انسان کی اناٹومی، فزیالوجی اور پیتھالوجی کا خاطر خواہ علم ریڈیانک کے ذریعے تشخیص اور تحقیق کے لئے ضروری ہے۔

نوٹ:۔

میں نے ریڈی ایستھیسیا اور ریڈیانکس کے بنیادی قوانین اور رہنما اصولوں کا اختصار سے ذکر کر دیا ہے۔ ان دونوں موضوعات پر میری ایک علیحدہ تصنیف بھی زیر طبع ہے جس میں پریکٹیشنرز کی رہنمائی کے لئے میرے اور ماہرین کے عملی تجربات کی تفصیل کے علاوہ کچھ آزمودہ فارمولے بھی دیئے جا رہے ہیں جو میری اور ماہرین کی زندگی کی کاوشوں کا نچوڑ ہیں۔ جن سے ہومیو پیتھک معالجین کے علاوہ دیگر پڑھے لکھے افراد اور محققین بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس زیر طبع کتاب میں ریڈیانکس اور ریڈی ایستھیسیا کے اسرار اور رموز کے علاوہ ان کے ٹیکنیکل مقاصد کے لئے استعمال اور انسانی بیماریوں پر ریسرچ اور علاج کے سلسلے میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، جو کسی اردو کی زبان میں موجود نہیں ہیں۔

چند اہم ہومیو پیتھک ادویات کے ذرائع

تصویروں کی زبانی

ABROTANUM

Synonyms: Artimisia abrotanum. Southernwood.
Source: It is a plant belonging to the natural order of Compositae.
Habitat: Grows on sunny hills in Southern Europe and cultivated in gardens. About 3 feet high; leaves covered with whitish silky hairs; taste bitter.
Preparation: Mother tincture is prepared from the fresh leaves, higher potencies are prepared from the mother tincture.
Proved by: Dr. Gatchell.

AETHUSA CYNAPIUM

Synonyms: Dog Parsley, Fool's Parsley.
Source: A common weed which resembles parsley. It is about a foot high. The juice from the leaves is acrid in taste. It belongs to the natural order of Umbelliferae.
Habitat: It is abundant throughout Europe.
Preparation: The Mother tincture is prepared from the whole plant when in flower.
Proved by: It was first proved by Nening, one of Hahnemann's fellow provers in 1828.

ALOE SOCOTRINA

Synonyms: Socotrine Aloes.

Source: It is a plant belonging to the natural order of Liliaceae.

Habitat: It is found growing upon the shores of the Indian Ocean and the Island of Socotra.

Preparation: The Mother tincture is prepared from the inspissated juice from the leaves of the plant.

Proved by: Dr. Helbig of Germany in 1833 but Drs. Hering, Raue and others added a great deal to the first report.

ALUMINA

Synonyms: Pure Clay, Aluminium Oxide-$A_{12}O_3$.

Source: Chemically prepared Aluminium Oxide from pure muriate of lime.

Preparation: Chemically prepared and triturated with sugar of milk like other insoluble substances.

Proved by: Hahnemann. It was chemically prepared in pure form by Hahnemann who gives the method of preparation of Alumina in Materia Medica Pura with the provings of the remedy.

ANACARDIUM ORIENTALE

Synonyms: Marking nut, Malacca Bean, Oriental Anacardium, Balador.

Source: The crushed seed of marking nut is the source of the drug. The seeds are heart shaped which differ from kidney shaped. A. Occidentale.

Habitat: The small tree of the marking nut grows in tropics and East Indies, especially Malacca.

Preparation: The juice of the crushed seeds of marking nut is used in preparing dilutions in water as the juice is soluble in water. The higher potencies are prepared with alcohol after 3 C.

Proved by: Dr. Hahnemann (1885) published the provings in "Chronic Diseases.

APIS MELLIFICA

Synonyms: Apium virus, Honey bee poison.

Source: The whole honey bee, or the drop of poison secreted from point of the sting.

Habitat: The honey bee is found all over the world.

Preparation: The live bees are put into a bottle and irritated by shaking, dilute alcohol is poured five times their weight and kept closed for eight days; shaking the bottle twice a day. The tincture is then poured off, strained and filtered, which represents the mother tincture. The Mother tincture may be prepared from a drop of the poison secreted by the bee if the bee is held in a forcep and the drop of poison poured in a tube or watch glass.

Proved by: Dr. Frederick Humphries in 1852.

APOCYNUM CANNABINUM

Synonyms: Indian Hemp, Spreading dogbane, American Hamp.
Source: It is a plant belonging to the natural order of Apocynaceae.
Habitat: It grows in most parts of the United States and Canada.
Preparation: Mother tincture is prepared from the root and higher potencies form the mother tincture.
Proved by: Dr. Black of England, Dr. J. Henry of U.S.A. and Dr. Marcy (in 3rd potency)

ARUM TRIPHYLLUM

Synonyms: Indian turnip, Memory root.
Source: It is a plant of the natural order of Araceae, and belongs to mustard family.
Habitat: It has fleshy globular root which is used as vegetable and for feeding cattle. The juice from the root is acrid in taste.
Preparation: Dr. Hale tells us that the juice does not make a stable tincture in pure alcohol but distilled water to which sufficient alcohol is added may preserve its properties. Higher potencies are prepared from the mother tincture.
Proved by: Dr. Lippe is one of the greatest authorities on this remedy.

ARNICA MONTANA

Synonyms: Leopard's Bane.

Source: It is plant which grows in mountains of northern hemisphere.

Habitat: It belongs to the natural order of compositae. The stem is hairy with radical leaves and orange flowers. The root has a faintly aromatic smell. The roots, leaves and full blown flowers are collected at the flowering time; special care is taken to remove Arnica fly larvae as they are poisonous.

Preparation: The whole plant is used in the preparation of the mother tincture. Potencies of higher denominations are prepared from the mother tincture.

Proved by: Dr. Hahnemann.

BELLANDONNA

Synonyms: Deadly nightshade, Atropa Belladonna.

Source: It is a plant belonging to the Natural Order of Solanaceae.

Habitat: It grows in shady places in Europe specially Greece, Italy and Britain.

Preparation: Tincture of the whole plant is prepared when the plant begins to flower.

Proved by: Dr. Hahnemann.

BERBERIS VULGARIS

Synonyms: Barberry.

Source: It is a plant of the natural order of Berberidaceae. The plant is 3 to 8 feet high. Branches well supplied with horns; leaves bristly. Flowers hang in clusters. Fruit, small, oblong scarlet colour with pleasant acid taste.

Habitat: The plant grows in Europe, especially it is indigenous to Great Britain.

Preparation: Mother tincture is prepared from the bark of the root.

Proved by: It was first proved by Dr. Hesse of Germany in 1834.

BOVISTA

Synonyms: Warted puff ball, Lycoperdon bovista.

Source: It is a globular fungus, when ripe becomes filled with black dust that breaks the husk which contains it, with a slight noise. Corresponding to this signature "bloatedness" puffy condition of body surface, a sense of "enlargement, flatulent distention and noisy passage of flatus" are leading features of the Bovista pathogenesis.

Habitat: Italy where it is eaten before it is ripe, and all over Europe.

Preparation: Potencies are prepared by trituration with sugar of milk upto 3C; Higher potencies are prepared with alcohol.

Proved by: It was first proved by Hartlaub one of the discipless of Hahnemann in 1828. The entire fungus was used to prepare the trituration.

BRYONIA ALBA

Synonyms: White bryony, Wild Hop, Vitis Alba.

Source: It is a high climbing perennial plant growing wildly in Germany and France. It belongs to the natural order of Cucurbitaceae.

Habitat: Europe especially in Germany and France.

Preparation: Mother tincture is prepared from fresh roots before the tree is in flowers.

Proved by: First proved by Hahnemann and reproved by Austrian Society of Homoeopaths.

CACTUS GRANDIFLORUS

Synonyms: Night blooming cercus.

Source: It is flowering plant belonging to the natural order of cactacceae.

Habitat: The plant is found in Mexico and West Indies Islands.

Preparation: Mother tincture is prepared from youngest and tenderest stems, flowers collected in summer.

Proved by: Dr. Rubini of Naples, Italy in 1864.

CALADIUM

Synonyms: American Arum, Arum Seguinum, Caladium Seguinum, Dumb Cane (South America)
Source: It is a plant belonging to the natural order of Araceae.
Habitat: It grows in North and South America.
Preparation: The mother tincture is prepared from the fresh whole plant.
Proved by: Dr. E.W. Berridge.

CARDUUS MARIANUS

Synonyms: St. Mary's Thistle; Silybum Marianum Gaertn.
Source: It is a plant belonging to the natural order of compositae.
Habitat: Europe.
Preparation: Tincture is prepared from the roots.
Proved by: It was a medicine in use since older times. Revived by Rademacher 1848.
Proved. by Dr. Buchmann in 1879.

CAULOPHYLLUM

Synonyms: Blue Cohosh.

Source: It is a perennial herb belonging to the natural order of Berberidaceae.

Habitat: Grows in rich woods in most parts of U.S.A.

Preparation: Mother tincture is prepared from the fresh roots of the plant. Higher dilutions and potencies are prepared form the mother tincture.

Proved by: Dr. Burt of U.S.A.

CISTUS CANADENSIS

Synonyms: Rockrose, Ice plant, Frostweed.

Source: It is a plant belonging to the natural order of Cistaceae.

Habitat: It grows at the pine rock, New Heaven U.S.A.

Proved by: Dr. J.H. Bute in 1836 under the supervision of Dr. C. Hering.

CHELIDONIUM

Synonyms: Celandine.
Source: It is a perennial plant having yellow flowers.
Habitat: Germany, France and U.S.A.
Preparation: The fresh whole plant is taken during flowering season. Mother tincture is prepared in rectified spirit or alcohol. Higher dilutions and potencies are prepared form mother tincture.
Proved by: Hahnemann.

COLLINSONIA

Synonyms: Collinsonia Canadensis, Stone Root.
Source: It is plant belonging to the Natural Order of Labiatae.
Habitat: It grows wildly in Canada and U.S.A.
Preparation: The mother tincture is prepared from the fresh roots of the plant. Higher potencies are prepared from the mother tincture.
Proved by: Dr. William H. Burt of Illinois of U.S.A.

CANTHARIS

Synonyms: Cantharis Vesicatoria, Blister fly, Spanish fly.

Source: The flies are killed by exposing them to fumes of boiling vinegar. They are then dried. They are powdered in pestle and mortar.

Habitat: The blister flies are found in Spain, Italy, Hungary and Russia as well as India.

Preparation: The powdered flies are triturated with sugar of milk or mother tincture is prepared in alcohol. Higher potencies are prepared form trituration or mother tincture.

Proved by: Dr. Hahnemann and reproved by others in U.S.A. The provings are given in full in Allen's Encyclopedia.

CROTALUS HOR[illegible]
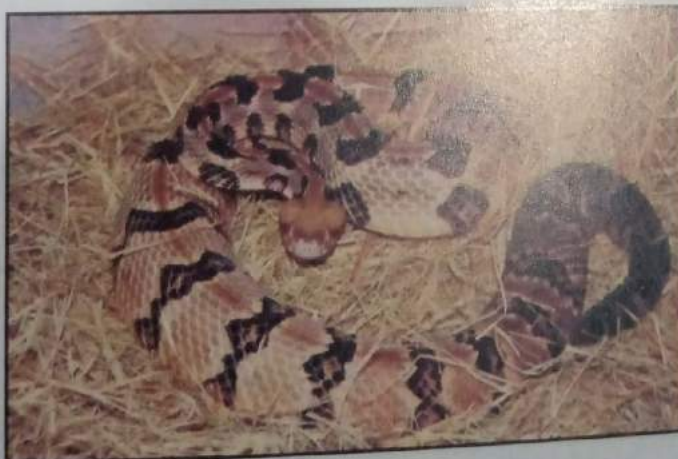
Synonyms: Poison of Rattle Snake.

Source: Venom of the Rattle snake belonging to the natural order of Crotalidae.

Habitat: North America.

Preparation: Trituration of sugar of milk saturated with the venom.

Proved by: Dr. Constantine Hering and five others assisting and report published in 1837.

DIGITALIS PURPUREA

Synonyms: Foxglove.

Source: It is a plant having flowers like thimble of ladies. It belongs to the natural order of scropulariaceae.

Habitat: It is cultivated in Europe and U.S.A.

Preparation: Mother tincture is prepared from the leaves of the second year of the plant. Higher potencies are prepared form the mother tincture.

Proved by: Hahnemann.

It was used as a specific heart remedy before **Hahnemann** by the orthodex medicine.

DIOSCOREA VILLOSA

Synonyms: Wild Yam, Colic Root.

Source: It is a creeper plant belonging to the natural order of Dioscoreaceae; leaves are heart shaped and somewhat pointed; flowers small greenish yellow in colour.

Habitat: U.S.A. and Mexico.

Preparation: Mother tincture is prepared from the fresh root.

Proved by: Dr. A.M. Cushing.

SEPIA
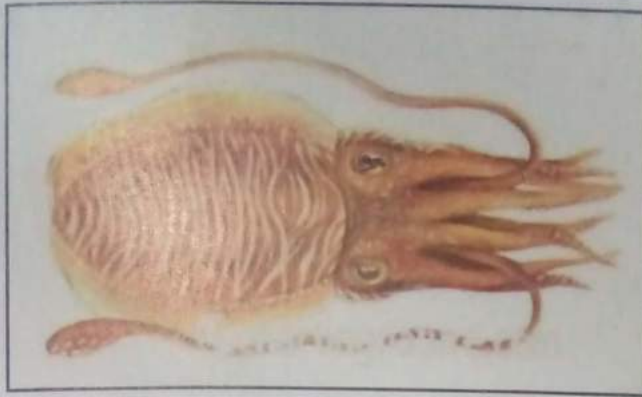
Synonyms: Cuttle Fish.
Source: It is the brownish black juice in the ink bag of the Cuttle Fish.
Habitat: Cuttle Fish is found in the sea.
Preparation: Triturations are prepared from the dried liquid from the ink bag of the Cuttle Fish.
Proved by: Dr. Hahnemann.

STRAMONIUM

Synonyms: Thron apple. Hindi – Dhatura.
Source: It is a plant belonging to the natural order of Solanaceae.
Habitat: It grows in the vicinity of cultivation on rank soil where refuse is dumped. It grows in both Eastern and Western hemispheres.
Preparation: Mother tincture is prepared from the fresh plant in flower and fruit. Higher potencies are prepared from the mother tincture.
Proved by: Dr. Hahnemann.

SULPHUR

Synonyms: Brimstone – Hindi – Gandhak.

Source: It is an element, occurring in nature as a brittle crystalline solid substance in mines or near volcanoes. It is a compound word consisting of "Sul" meaning salt and "Phur" meaning fire. Hence it means "The salt that burns". It is called "Gandhak" in Hindi because is has a smell of its own. The medicinal properties of Sulphur were known to Ayurvedic physicians of ancient India who used to prepare and use Makardwaja, a preparation of Sulphur, Mercury and gold to their patients. Sulphur is available in the market.

Preparation: Trituration of "Flower of Sulphur" are prepared with sugar of milk and higher potencies are prepared from 3c. A saturated solution of sulphur in absolute alcohol constitutes the mother tincture.

Proved by: Dr. Hahnemann. The first proving of Sulphur contained 151 symptoms in materia medica pura. Allens Encyclopedia contain 4.083 symptoms.

THUJA OCCIDENTALIS

Synonyms: Arbor Vitae, White Cedar, Tree of life.

Source: It is a tree belonging to the natural order of Coniferae. It attains a height of 20 to 50 feet and a diameter of about 10 to 20 feet.

Habitat: It abounds in the upper zones of North America, from Pennsylvania northwards.

Preparation: Mother tincture is prepared from the fresh green twings of the tree.

Proved by: Dr. Hahnemann.

یہ کتاب ان کے لئے ہے!

☆...... جو ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز ہیں اور اپنی پریکٹس کو

STATE OF THE ART

کا درجہ دینا چاہتے ہیں۔

☆...... جو ہومیوپیتھی کے جدید طریقوں اور اسرار ورموز سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔

☆...... جو ہومیوپیتھی کے طالب علم ہیں اور ہومیوپیتھی کو اپنا کیریئر بنا کر دکھی انسانوں کی خدمت کے ساتھ ایک کامیاب پریکٹیشنر کے طور پر اپنا نام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

☆...... جو ریڈیانکس اور پنڈولم کے بارے میں مستند بنیادی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

☆...... جو ہومیوپیتھی کے بنیادی اصولوں اور قوانین کے مطابق پنڈولم اور ریڈیانکس کو استعمال کر کے جدید تحقیق اور نئے سائنٹفک طریقوں کو استعمال کر کے اپنی پریکٹس کو سو فیصد کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔

☆...... ایسے پڑھے لکھے لوگ جو ہومیوپیتھی طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس علم کے بارے میں آگہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔